بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام میں والدین کے حقوق

تالیف

پیر طریقت حضرت
علامہ مولانا الحاج
محمد یوسف علی
صاحب نگینہ
مدظلہ العالی

ترتیب

منیر احمد
یوسفی
ایم اے

فون
۷۶۵۱۳۵۸
۷۶۵۱۳۶۲
۳۵۶۹۹۶

برائے

ایصالِ ثواب

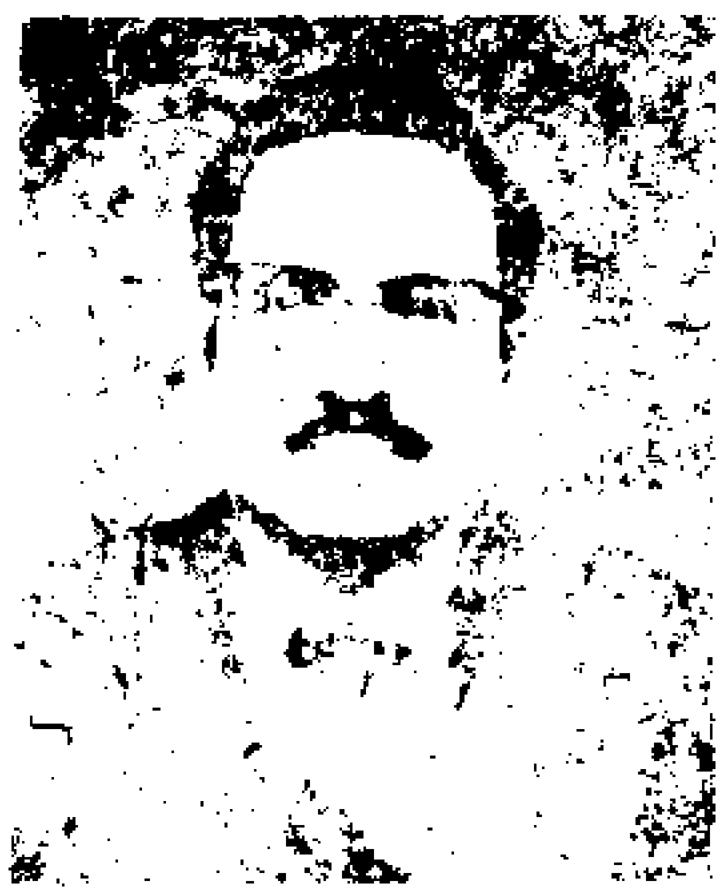

شیخ [illegible] حسین مرحوم

[illegible] مرحوم

[illegible]

[illegible]

اقبال [illegible]

ارطاف [illegible] مرحوم

شیخ منظور حسین مرحوم

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں وہ مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کریں۔ شکریہ

مبلغ [illegible] روپے نقد بھیج کر کتاب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

محمد ذیشان پائپ سٹور

ملتان گلی نمبر ۷ - نشتر روڈ لاہور - ۵۴۰۰۰ -

فون :- 7651358 - 7651362 - 356996

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	عرضِ حال	۷
۲	انتساب	۸
۳	پیش لفظ	۹
۴	پہلی فصل آیات قرآنی	۱۱
۵	فصل دوم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں ارشادات نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بارک وسلم	۳۴
۶	ماں باپ کا ساتھ حسن سلوک کا درجہ	۳۴
۷	ماں کے ساتھ نیک سلوک	۳۵
۸	ماں باپ کی طرف محبت سے دیکھنا حج مبرور کے ثواب کے برابر ہے۔	۳۶
۹	ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ	۳۷
۱۰	ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں	۳۷
۱۱	اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی رضامندی اور ناراضگی میں ہے	۳۸
۱۲	اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں۔	۳۸
۱۳	جنت کے دروازوں میں سب سے بہتر دروازہ والد ہے۔	۳۹
۱۴	والدین سے نرم گفتگو	۳۹
۱۵	ماں باپ سے حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تم سے حسن سلوک کرے گی۔	۴۰
۱۶	والدین سے نیکی کرو اگرچہ وہ ظلم کریں	۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۷	والدین کی دعا	۴۱
۱۸	والدین کا احترام	۴۲
۱۹	والدین سے حسن سلوک عمر و رزق میں برکت کا باعث ہے	۴۳
۲۰	جزائے والدین	۴۴
۲۱	گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا	۴۴
۲۲	اگر گناہ کا کام نہ ہو تو والدین کی اطاعت کی جائے ۔	۴۵
۲۳	جہاد اور والدین کی خدمت	۴۷
۲۴	ماں کی خدمت، جہاد اور جنت	۴۷
۲۵	ماں باپ کی خدمت میں حج، عمرہ اور جہاد کا ثواب	۴۸
۲۶	ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ہنسانے کی فضیلت	۴۹
۲۷	بیعت ہجرت کے لئے والدین کو روتا ہوا چھوڑنے والے کے لئے نصیحت	
۲۸	ماں باپ کے لئے سامان زیست کی تگ و دو کرنا جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب رکھتا ہے	۵۰
۲۹	ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے	۵۰
۳۰	والدین کو پلتے اور جنت میں نہ جاتے ۔	۵۱
۳۱	جو والدین پر لعنت کرے اس پر اللہ جل جلالہ کی لعنت	۵۲
۳۲	ماں باپ کو گھور کر تیز نظر سے دیکھنا	۵۳
۳۳	ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے	۵۳
۳۴	ماؤں کی نافرمانی حرام ہے	۵۴
۳۵	ماں باپ کے قاتل کے لئے سخت ترین عذاب	۵۴
۳۶	ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا ۔	۵۵
۳۷	والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے ۔	۵۵
۳۸	والدین کی وفات کے بعد حسن سلوک	۵۶
۳۹	ماں باپ کا مرنے کے بعد درجہ بلند ہونا ۔	۵۶
۴۰	والدہ کے لئے طلب مغفرت	۵۷

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۴۱	والدین کے لیے مرنے کے بعد اولاد کی دُعا۔	۵۷
۴۲	وصال شدہ والدین کے لئے دُعا کرنے والا نافرمان بیٹا بھی نیکوکار لکھا جاتا ہے	۵۹
۴۳	مرنے کے بعد اولاد کا صدقہ و خیرات کرنا۔	۵۹
۴۴	وصال شدہ ماں کے نام کنواں لگوانا	۶۰
۴۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گواہ بنا کر ماں کے نام باغ صدقہ کرنا	۶۱
۴۶	ماں باپ کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا۔	۶۲
۴۷	ماں باپ کی طرف سے حج و عُمرہ کرنا	۶۲
۴۸	وصال شدہ ماں کی طرف سے حج	۶۳
۴۹	باپ کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے کا حکم	۶۴
۵۰	ماں باپ کے سوتیلے بیٹوں کا احترام اور حُسنِ سلوک	۶۵
۵۱	رضاعی والدہ کا مقام	۶۵

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۵۲	ماں کی بہن سے حُسنِ سلوک	۶۶
۵۳	جس کے ساتھ باپ سلوک کرتا تھا اُس کے ساتھ سلوک کرنا	۶۶
۵۴	ماں باپ کی قبر پر جمعہ کو زیارت کے لیے حاضر ہونا۔	۶۷
۵۵	ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنے والے کو بھی برابر اجر ملتا ہے	۶۷
۵۶	جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر کی دوری سے۔	۶۸
۵۷	حدیث آمین	۶۹
۵۸	بے دین ماں باپ کی ہدایت کے لیے بزرگوں سے دُعا کروانا	۷۰
۵۹	کافر باپ کی طرف سے وصیت کے بارے میں حکم اور ایصالِ ثواب	۷۲
۶۰	ماں باپ کے لئے نفل نماز کا ثواب	۷۳
۶۱	والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والے کا درجہ	۷۳
۶۲	بیٹے کا مال	۷۴
۶۳	فصل سوم، واقعات اور حکایات	[illegible]

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر	نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۶۴	واقعہ نمبر ۱	۷۵	۸۲	چچا بمثل باپ کے واقعہ نمبر ۲۲	۹۷
۶۵	واقعہ نمبر ۲	۷۶	۸۳	ماں کی ناراضگی واقعہ نمبر ۲۳	۹۸
۶۶	حکایت نمبر ۳	۷۶	۸۴	ہر جمعہ کو ماں کی قبر کی زیارت	۹۹
۶۷	حکایت نمبر ۴	۷۸		واقعہ نمبر ۲۴	
۶۸	واقعہ ۵ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۷۸	۸۵	باپ کی توبہ کا سبب بیٹی	۱۰۰
۶۹	ماں کی ممتا حکایت نمبر ۶	۷۹		واقعہ نمبر ۲۵	
۷۰	حکایت نمبر ۷ - ۸	۸۰	۸۶	فصل چہارم اولاد کے حقوق	۱۰۲
۷۱	حکایت نمبر ۹	۸۱	۸۷	پہلا حق :- تحفظ جاں	۱۰۳
۷۲	ماں کی خدمت ماں کی دعا حکایت نمبر ۱۰	۸۲	۸۸	فوائد	۱۰۴
۷۳	حکایت نمبر ۱۱	۸۳	۸۹	دوسرا حق :- کان میں اذان	۱۰۷
۷۴	واقعہ نمبر ۱۲، ۱۳	۸۴	۹۰	تیسرا حق :- حق رضاعت	۱۰۹
۷۵	حضرت جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ۱۵	۸۵	۹۱	چوتھا حق :-	۱۱۰
۷۶	ماں باپ کی دعا کا اثر حکایت نمبر ۱۶	۸۷		اولاد کے درمیان عدل	
۷۷	ماں سے اجازت اور ماں کی	۸۹	۹۲	پانچواں حق :-	۱۱۱
	نصیحت حکایت نمبر ۱۷			رزق حلال پر پرورش	
۷۸	گائے کا قصہ واقعہ نمبر ۱۸	۹۰	۹۳	چھٹا حق :-	۱۱۲
۷۹	تین مسافروں کا قصہ واقعہ نمبر ۱۹	۹۲		اچھی تعلیم اور تربیت اخلاق	
۸۰	شفقت پدری واقعہ نمبر ۲۰	۹۵	۹۴	ساتواں حق :-	۱۱۹
۸۱	باپ کا قرض دینا واقعہ نمبر ۲۱	۹۶		نکاح اور شادی کی ذمہ داری	

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۹۵	اسناد اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ	۱۲۲
۹۶	اسناد دعائے نور	۱۲۵
۹۷	رات کو سوتے وقت کے عملیات	۱۳۰
۹۸	لوحِ قرآنی :	
	قوّتِ حافظہ کی دعائیں	۱۳۱
۹۹	قرآنِ کریم پڑھنے کی فضیلت	۱۳۲
۱۰۰	اسمائے مقدسہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم	۱۳۴
۱۰۱	اسناد دعائے قدحِ معظم مکرّم	۱۳۷
۱۰۲	پانچ نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح	۱۳۸
۱۰۳	دعائے قدحِ معظم مکرّم	۱۳۹
۱۰۴	آیات الخوف اور آیات الحرس	۱۴۷
۱۰۵	کوئی کام مشکل اور دشوار ہونے کے وقت کی دعا	۱۵۰
۱۰۶	دعائے جمیلہ	۱۵۷
۱۰۷	آیاتِ شفاء	۱۶۰
	حالتِ زچگی کی دعا	۱۶۳
	ایامِ حیض کی دعا	۱۶۴
	زبانیٔ علم کی دعا	〃
	زبان کی لکنت کی دعا	〃
	نفاق، ریا وغیرہ سے بچنے کی دعا	۱۶۵
	دعائے طلبِ اولاد	〃
	منڈی یا بازار میں داخل ہونے کی دعا	〃
	بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا	〃
	بیت الخلاء سے نکلنے کے وقت کی دعا	〃
	قوی قوت کے لیے	۱۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
	گناہوں کی بخشش اور عملی نا کو بھاری کرنے کیلئے دعا	〃
	تزکیۂ نفس کے لیے دعا	〃
	گھر سے سفر کے لیے نکلتے وقت کہئے	〃
	سواری پر سوار ہونے کی دعا	۱۶۶
	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	۱۶۷
	سخت مصیبت سے پناہ کی دعا	〃
	فکر وغم میں کہئے	〃
۱۰۸	سَیِّدُ الاِستِغفار	۱۶۸
	دعائے امن	〃
۱۰۹	عمل مجرب واکسیر	۱۶۹
۱۱۰	نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۷۰

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۱۱	نماز کے بعد کی دعائیں واذکار	۱۷۵
۱۱۲	اوقاتِ مکروہ	۱۷۶
۱۱۳	تعداد رکعات	۱۷۷
۱۱۴	نمازِ وتر	〃
۱۱۵	دعائے قنوت	۱۷۸
۱۱۶	جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے	〃
۱۱۷	نماز قضائے حاجات	۱۷۹
۱۱۸	دعا	۱۸۰
۱۱۹	کلماتِ خیر و برکت	۱۸۱
۱۲۰	اللہ جلّ شانہٗ کے ذکر کی فضیلت کا بیان	۱۸۲
۱۲۱	اسمِ اعظم اور دعا کی قبولیت میں اُس کے اثر کا بیان	۱۸۹
۱۲۲	فضائلِ درود شریف	۱۹۲

Marfat.com

عرضِ حال

"اسلام میں والدین کے حقوق" کے بارے میں یہ کتاب اراکین بزمِ ضیائے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خواہش پر سیدی مرشدی عالم علمی فاضل لوذعی ابنِ علم لدنی حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی نے تحریر فرمائی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اولادیں ماں باپ کے ادب واحترام اور حقوق کی ادائیگی کے بارے غافل ہیں اور اکثریت کو تو علم ہی نہیں کہ ماں باپ کے کیا حقوق ہیں یہ کتاب بفضلہٖ تعالیٰ حقوقِ والدین سے آگاہی کے لیئے بڑی مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی نے حرف بحرف کتاب پڑھ کر ضروری اصلاح بھی فرمائی اور پیشِ لفظ بھی تحریر فرماکر احسان فرمایا۔ جناب چوہدری محمد یوسف صاحب سلطانپورہ والوں نے کتاب کی اشاعت کے مختلف مراحل میں نگرانی فرماکر مہربانی فرمائی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبحمد اس کتاب کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے صدقہ سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہر پڑھنے والے کے لیئے ادائیگی حقوق میں ممد ومعاون ثابت ہو۔ آمین ثم آمین۔

کتاب کی اشاعت اور حوالہ جات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے پھر بھی اہلِ بصیرت سے التماس ہے کہ کسی قسم کی کوئی لفظی یا عبارت کی غلطی محسوس فرمائیں تو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

منیر احمد یوسفی عفی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

اِنتساب

"اِسلام میں والدین کے حقوق" نامی تالیفِ لطیف سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سیدی مرشدی امینِ علمِ لدنی پیرِ طریقت راہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی کے والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اور تمام ایمان والے والدین جو اس دُنیا سے وصال کر چکے ہیں کے نام منسوب کی جاتی ہے۔

نیاز آگین
مُنیر احمد یوسفی عفی اللہ تعالےٰ عنہٗ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اسلام، ہمہ گیر نظامِ زندگی کا نام ہے، وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے راہنما اصول بیان کرتا ہے۔ اس کا دائرہ فرد سے معاشرہ تک، ملک سے بین الاقوامی سطح تک بلکہ دنیا سے آخرت تک کے احکام زندگی پر محیط ہے۔ آج جب کہ دوسری قومیں اسلام کے زرّیں اُصول سے استفادہ کر رہی ہیں۔ ہم نے اسلامی احکام کا داخلہ اپنی زندگی میں بند کر رکھا ہے اور یہی ہماری اس وقت کی سب سے بڑی بد قسمتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ و بارک وسلم کی تعلیمات اور سُنتوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے ہر میدان میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں اور دنیا بھر کی ترقی یافتہ قوموں کو علم و عمل اور جنگ کے میدانوں میں شکست دی۔ ایک ہم ہیں کہ ہر میدان میں پیچھے ہی پیچھے جا رہے ہیں ؎

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ایسا کیوں ہے؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری مسجدوں، خانقاہوں اور دانش گاہوں میں تعلیم و تلقین کا وہ اہتمام نہیں، جو کسی وقت ہوتا تھا۔ حضرت مولانا الحاج

Marfat.com

محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی کا یہ کارنامہ قابلِ قدر ہے کہ وہ تقریری اور تحریری طور پر دین متین کے احکام کی تبلیغ کی حتی الامکان کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی پیشِ نظر کتاب "اسلام میں والدین کے حقوق" ہے جس میں انہوں نے قرآن پاک کی آیات طیبہ اور احادیث مبارکہ کے حوالے سے والدین کے حقوق بیان فرمائے ہیں اور آخر میں حقوق اولاد بیان کر کے اس کتاب کی تکمیل کر دی ہے

یورپ میں جس طرح اس مقدس رشتے کا آپریشن کیا گیا ہے عبرت ناک ہے۔ بوڑھوں کے لیے الگ کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ انہیں جوانوں کی بستیوں میں جا کر جوانوں کی کیف زا مسرتوں اور عیش و طرب کے نفس پرور لمحات کو مکدر کرنے کی اجازت نہیں ہے، اولاد کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی ملازمت کے چکر سے فارغ ہوتے ہیں تو کسی کلب کی رنگین اور خوابناک فضاؤں میں کھو جاتے ہیں۔ لے دے کر سال میں ایک دن ایسا آتا ہے جب بیٹے والدین کو کرسمس کارڈ کا تحفہ بھیج دیتے ہیں۔ یا ٹیلیفون پر ہیلو ہیلو کا تبادلہ کر لیتے ہیں۔

ہمارے ہاں بھی یورپ کی تقلید میں وہی لا اُبالی پن آتا جا رہا ہے والدین کی خدمت اور تعظیم و تکریم کو غیر ضروری خیال کیا جانے لگا ہے۔ خدا کرے کہ یہ کتاب ایسے لوگوں کیلئے ہدایت کا باعث ہو۔ اور انہیں احساس ہو کہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی طرف سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ ـــ اور کل جب ہم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھیں گے اور ہماری اولاد کا رویہ بھی ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوا بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا تو ہم پر کیا گزرے گی؟

از مکافاتِ عمل غافل مشو ۔۔۔ گندم از گندم بروید جَو ز جَو

محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ
۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پہلی فصل آیاتِ قرآنیہ

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

كِلٰـهُمَا فَلَا تَـقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝۲۴[1]

---

[1] پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۳ آیت ۲۳ ۔ ۲۴

Marfat.com

ترجمہ :۔ اور آپ کے رب نے (یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم) حکم فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں مت کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کر کہ میرے رب تو ان دونوں پر[1] رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

ف ۱ : ماں باپ کی خدمت کرتے رہنا شریعت اسلامی کے اہم ترین واجبات میں سے ہے تہذیب فرنگ کی طرح اسلامی تہذیب و شریعت کا یہ فتویٰ نہیں کہ لڑکا عاقل بالغ اور صاحب اختیار ہو جائے تو بیوی کے ساتھ اپنا الگ گھر بار کر لے اور اگر بوڑھے ماں باپ سے تعلق رکھے تو محض دور کا۔ فقہا نے لکھا ہے کہ والدین اگر مشرک ہوں جب بھی ان کے ساتھ حسن معاشرت واجب ہے۔ بجز اس کے کہ باب شرک میں ان کی اطاعت نہ کی جائے۔ آیت میں کوئی نسخ اور تخصیص نہیں۔ والدین اگر مشرک ہیں تو ان کے حق میں دعائے ہدایت جاری رہنی چاہیئے اور اگر مومن ہیں تو دعائے رحمت۔

آیت کا مدعا یہ ہے کہ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپکے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کسی کی پرستش نہ کی جائے۔ اس اہم اور عظیم الشان فرمان کے معاً بعد جو دوسرا حکم دیا جا رہا ہے وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کے متعلق ہے جب ماں باپ جواں ہوں اور اپنی ضروریات کے خود کفیل ہوں۔ اُس وقت تو

---

[1] تفسیر ابن جریر جز ۱۵ ص ۶۲

Marfat.com

بچے عموماً ان کے فرمانبردار ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کے دست نگر ہوتے ہیں لیکن جب بڑھاپا آتا ہے صحت بگڑنے لگتی ہے تو وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور اولاد کے سہارے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت سعادت مند اولاد کا فرض ہے کہ ان کی خدمت گزاری اور دلجوئی کے لیے اپنی کوششیں وقف کر دے اگر مرض طول پکڑ جائے اور ان کا مزاج چڑچڑا ہو جائے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو ان حالات میں بھی ان کی ناز برداری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھے اور خبردار کہیں اُکتا کر یا ان کی خفگی سے آشفتہ خاطر ہو کر تیری زبان سے اُف نکلے بلکہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے صدنے بوڑھے والدین کی خدمت کا موقع دیا ہے تو اسے غنیمت سمجھے۔ ان کے علاج معالجہ اور ان کو آرام و آسائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے۔ جب ان سے کلام کرے تو سخت کلامی سے بچے بلکہ ایسے محبت بھرے انداز سے ہم کلام ہو کر ان کے دل کا کنول کھل جائے۔ ان کا دل خوش اور آنکھیں روشن ہوں اور بے اختیار وہ دعا دیں معاشرے کا اجتماعی اخلاق ایسا ہونا چاہیئے جو اولاد کو والدین سے بے نیاز بنانے والا نہ ہو بلکہ ان کا احسان مند اور ان کے احترام کا پابند بنائے اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا سکھائے جس طرح بچپن میں وہ اُس کی پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں۔

اسلامی معاشرے کی ذہنی اور اخلاقی تربیت اور مسلمانوں کے آداب پر تہذیب میں والدین کے ادب اور اطاعت اور ان کے حقوق کی نگہداشت کو ایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے ان چیزوں نے ہمیشہ ہمیشہ یہ اصول طے کر دیا کہ اسلامی ریاست اپنے قوانین، انتظامی احکام اور تعلیمی پالیسی کے ذریعہ سے خاندان کے ادارے کو مضبوط اور محفوظ کرنے کی کوشش کرے گی نہ کہ

Marfat.com

اسے کمزور بنانے کی۔

دنیا میں اس سطح ارض پر ایسی ایسی مہذب قومیں بھی گذری ہیں جن کے ہاں یہ دستور تھا کہ جب والدین بوڑھے ہو کر قوم کے لئے بیکار بلکہ اس پر ایک بار ہو جاتے تھے تو بدبخت اولاد انہیں لے جا کر کسی سنسان پہاڑی پر چھوڑ آتی تھی کہ وہیں پڑے پڑے مر جائیں یا کسی جنگلی جانور کی غذا بن جائیں۔

بڑھاپے کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ اسی عمر میں والدین معذور ہو کر دوسروں کی خدمت کے محتاج ہو جاتے ہیں اور اسی عمر میں ان کی خدمت طبیعت کو گراں گزرنے لگتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد نے جب ان کے سامنے اُف کرنے کی بھی ممانعت قرار دے دی تو ظاہر ہے جو چیزیں اس سے بڑھ کر اُن کے مقابلے میں گستاخانہ یا ان کے حق میں تکلیف دہ ہیں۔ اُن کی ممانعت تو کہیں زیادہ ہو گی۔ حکم قرآنی سے مُراد یہ ہے کہ والدین کو قولاً فعلاً بڑی چھوٹی کسی قسم کی بھی اذیت پہنچانا ناجائز ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے فرمایا کہ تو اُن کے کپڑے وغیرہ سے گندگی اور پیشاب پاخانہ صاف کرتا ہے تو اس موقع پر اُف بھی نہ کہہ جیسا کہ وہ بھی اُف نہ کہتے تھے۔ جب تیرے بچپن میں تیرا پیشاب پاخانہ وغیرہ دھوتے تھے (درمنثور جلد ۴) اگر اولاد کو ان کا اگالدان دھونا پڑے تو تنگدل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس موقع پر صبر اور برداشت سے کام لینا اور ماں باپ کا دل خوش رکھنا اور رنج دینے والے ذرا سے لفظ سے بھی پرہیز کرنا بہت بڑی سعادت ہوتی ہے۔

ماں باپ سے خوب ادب سے بات کرنا اچھی باتیں کرنا۔ لب و لہجہ میں نرمی اور الفاظ میں توقیر و تکریم کا خیال رکھنا یہ سب قولاً کریماً میں داخل ہے۔

Marfat.com

تفسیر درِ منثور جلد ۴ ص ۱۷۱ پر چند بزرگوں کے اقوال تحریر ہیں :-

"حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قولاً کریماً کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ماں باپ تجھے بلائیں تو کہہ کہ میں حاضر ہوں اور تعمیلِ ارشاد کے لئے موجود ہوں"۔

"حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نرم لب و لہجہ میں سہل طریقے سے بات کرو"

"حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خطا کار زر خرید غلام جس کا آقا بہت سخت مزاج ہو۔ جس طرح اس غلام کی گفتگو اس کے آقا کے ساتھ ہوگی اسی طرح ماں باپ سے بات کرے تو قولاً کریماً پر عمل ہو سکتا ہے"۔

"حضرت عطا ابن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ماں باپ کے ساتھ بات چیت کرتے وقت ہاتھ اوپر نیچے مت اٹھا۔ جیسے برابر والوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے اٹھاتے ہیں"۔

"حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ماں باپ اگر تجھے گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں تو جواب میں یہ کہنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد آپ پر رحم فرمائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بےحد نے کس حکمت کے ساتھ جوان تندرست و تنومند اولاد کو خود اس کے بچپن کی بے کسی و بے بسی یاد دلائی ہے۔ قدرتاً یہاں پہنچ کر ہر انسان کو یہ خیال آئے گا کہ ایک دن مجھے بھی اسی طرح ضعیف اور معذور ہو کر خود اپنی اولاد کا محتاج اور دستِ نگر ہونا ہے۔ چنانچہ والدین کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہنے سے خود اپنے دل میں بھی ان کے متعلق جذبات محبت و کشش پیدا ہو جائیں گے اور پھر یہ دعا کرنا کہ " اے پروردگار ان پر رحمت فرما۔" گویا یہ دعا کرنا ہے کہ اے پروردگار انہیں دنیا اور

Marfat.com

آخرت کی بھلائی سے بہرہ ور فرمایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد نے آیت کریمہ میں اول حکم اپنی عبادت کا فرمایا اور شرائع انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات والطیبات کا سب سے بڑا حکم یہی حکم ہے اور اسی کی تعمیل کے لئے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰت والتسلیمات مبعوث فرمائے گئے۔ کتابیں اور صحیفے اُتارے گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی عبادت بہر حال فرض اور لازم ہے۔ اور اس نے چونکہ انسان کو وجود بخشنے کا ذریعہ ان کے ماں باپ کو بنایا ہے اور ماں باپ اولاد کی پرورش میں بہت کچھ دُکھ تکلیف اٹھاتے ہیں اس لئے رب کائنات جل شانہ' نے اپنی بندگی کے حکم کے ساتھ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے اور یہ حکم سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی تشریف آوری سے پہلے بھی ایسے ہی تھا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ
إِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

ترجمہ :۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

سلہ پ۱ البقرہ ع۱۰ آ۸۳

Marfat.com

ف: ماں باپ کے ساتھ زندگی میں احسان یہ ہے کہ ان کا ادب کرے ان کی جانی مالی خدمت کرے ان کے جائز کلموں کو ماننے ان کی خدمت کے لئے نوافل ترک کرسکتا ہے۔ فرائض واجبات نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر ماں باپ کسی گناہ یا کفر میں مبتلا ہوں تو ان کو اچھی تدبیر سے روکے۔ والدین کے مرنے کے بعد ان سے بھلائی یہ ہے کہ ان کی وصیتیں پوری کرے ان کے عزیزوں دوستوں کا احترام کرے۔ تلاوت قرآن پاک اور دیگر صدقات کا ثواب بخشتا رہے اور ان کے اچھے مراسم کو جاری رکھے۔ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ انکی قبر کی زیارت کرے۔ ماں باپ کی خدمت بہت ضروری ہے کہ رب نے اپنی عبادت کے ساتھ اُن کی اطاعت کا ذکر کیا ہے۔

اس سے ملتے جُلتے احکام توریت میں موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں" تو اپنے ماں باپ کو عزت دے"۔ (خروج ۲۰، ۲۱)

"اپنے باپ اور اپنی ماں کو عزت دے جیسا تیرے خدا نے فرمایا (استثنا ۵، ۲)

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبحید جل شانہٗ نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے ساتھ احسان کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں

۱۔ ماں باپ اولاد کی پیدائش اور پرورش کا سبب ہیں۔

۲۔ ماں باپ کا انعام اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبحید کے انعام سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسے :-

ا۔ حق تعالیٰ بندوں کو بلا طمع پالتا ہے ایسے ہی ماں باپ پالتے ہیں۔

ii۔ دوسرے یہ کہ محسن بدلہ کی اُمید پر احسان کرتے ہیں۔ مگر ماں باپ بغیر بدلہ کے احسان کرتے ہیں۔ مثلاً کافر ماں باپ جو قیامت، جنت و دوزخ کے منکر ہیں انہیں ثواب کی بھی اُمید نہیں مگر بچہ پالتے ہیں۔ علاوہ ازیں لڑکیوں اور بیٹے دوسرے

Marfat.com

ایا ہی بچوں کے پالنے میں کوئی دنیوی لالچ نہیں ہوتا۔

۳۔ حق تعالیٰ انسان کی پیدائش میں حقیقی کارگر ہے اور ماں باپ ظاہری۔

۴۔ حق تعالیٰ اپنے نافرمان بندے پر انعام کرنے سے ملول نہیں ہوتا ایسے ہی ماں باپ ناخلف اولاد کی شفقت اور خیر خواہی سے ملول نہیں ہوتے۔

۵۔ جس طرح مخلوق کے دو خالق نہیں اسی طرح بچے کے دو ماں باپ نہیں

۶۔ ماں باپ اولاد کی ترقی میں کمی نہیں کرتے اور حسد نہیں کرتے۔

۷۔ ماں باپ کی اطاعت سارے دینوں میں ضروری ہے۔

۸۔ ماں باپ اولاد کے مال کو بڑھاتے ہیں جیسے اللہ تبارک و تعالےٰ (واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) بندے کے نیک اعمال کو بڑھاتا ہے۔

(تفسیر عزیزی جلد ا ص۲۷۳) (تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۶۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ (واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کی عبادت شاہ و گدا، نبی و اُمتی سب پر فرض ہے۔ یونہی ماں باپ کی خدمت ہر وقت فرض ہے ان کی زندگی، تندرستی، بڑھاپے اور بعد موت بھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ (واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کی عبادت بدنی طور پر مالی اور جانی طور پر ہر طرح ضروری ہے۔ یوں ہی ماں باپ کی خدمت ہر طرح لازمی۔ جان جسم اور مال بلکہ ہر شے ان پر صرف کرے۔ صرف نوکروں پر نہ چھوڑ دے بادشاہ بھی ہو تو بھی اپنے ہاتھ سے اُن کی خدمت بجالائے۔ اگر کوئی غوث قطب ابدال ولی بھی ہو جائے تب بھی ماں باپ کی خدمت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

غرض کہ ماں باپ کی خدمت رب کی عبادت سے مشابہت رکھتی ہے ماں باپ دونوں کی اطاعت لازم ہے۔ ماں نے بچے کو اپنا دودھ پلا کر

Marfat.com

پالا ہے اور باپ نے زر خرچ کر کے پالا ہے۔ کافر ماں باپ کی بھی اطاعت اور تعظیم کرے اطاعت حقِ پرورش کی وجہ سے ہے اور یہ حق تو کافر ماں باپ میں بھی ہے

والدین کے ساتھ احسان تین قسم کا ہے۔

۱. اپنے قول و فعل سے ان کو ایذا نہ پہنچائے۔

۲. اپنے بدن اور مال سے ان کی خدمت کرے۔

۳. جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جائے۔

پہلی اطاعت بہر حال واجب ہے ماں باپ کو ایذا دینے والا ناخلف و نافرمان کہلاتا ہے۔

دوسری اطاعت واجب ہے۔ جب ماں باپ محتاج ہوں اور اولاد میں ان کی خدمت کی طاقت ہو۔ اگر ان کو حاجت نہیں تو واجب نہیں۔ لیکن اگر عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے مالی تحفہ پیش کرے گا ثواب و اجر کا مستحق ہو گا۔ یا اولاد میں طاقت نہیں تو یہ اطاعت واجب نہیں۔

تیسری قسم کی اطاعت کی شرط یہ ہے کہ ان کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے سے کوئی شرعی خرابی پیدا نہ ہو۔ مثلاً اگر نماز کا وقت جا رہا ہے اور وہ بلا رہے ہیں تو بڑے ادب و احترام سے اُن کی خدمت میں عرض کرے کہ پہلے میں نماز پڑھ لوں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔

۱. ماں باپ سے دلی محبت کرے۔

۲. بات چیت اور اُٹھنے بیٹھنے میں ان کا ادب کرے۔ راستے میں اُن کے آگے نہ چلے اُن کا نام لے کر نہ پکارے۔ بلکہ ادب سے ابوجان یا اباجی کہہ کر بلائے۔ جہاں تک ہو سکے اپنا مال و جان ان پر خرچ کرے۔ ہر کام اور ہر بات میں ان کی رضامندی کا خیال رکھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت

Marfat.com

پوری کرے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ ان کے لئے کبھی کبھی صدقہ و خیرات کرتا رہے۔ ان کی قبر کی زیارت کرے اگر ہو سکے تو سورۃ یٰسٓ پڑھ کر ان کو بخشے۔ ان کے دوستوں عزیزوں اور قرابت داروں سے محبت رکھے۔ ان کے ساتھ سلوک کرے۔ (تفسیر عزیزی جلد ۱ ص ۲۷۴)

اگر ماں باپ گناہ کے عادی ہوں۔ کسی بدمذہبی یا بدعقیدگی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ راہ راست پر لانے کی کوشش کرے اگر ماں باپ کافر یا منافق بھی ہوں تب بھی ان کا حقِ مادری و پدری ادا کرے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے اور اُن کے لئے ہدایت کی دُعا کرے اور بزرگوں سے دُعا کروائے۔

"حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا آذر جو سخت کافر تھا کی سختی کو برداشت کیا اور اُس سے نرم کلام فرمایا۔" حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ ابو عامر سخت کافر تھا۔ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت نہ دی۔" (تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۱۶۶ و عزیزی جلد ۱ ص ۲۷۳)

مسئلہ: ماں باپ کا اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مقابلہ ہو جائے تو اس وقت نہ ماں باپ کا لحاظ ہوگا۔ نہ قرابت دار کا۔ مثلاً ایک جنگ میں بیٹا غازی بن کر اور باپ کافروں کی طرف سے آیا ہے تو اب اس کے حق پدری کا لحاظ نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حق سب پر مقدم ہے۔ اسی لئے جنگِ اُحد میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی نے اپنے باپ جراح کو قتل کیا۔ حضرت علی، حضرت حمزہ اور ابو عبیدہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے اہل قرابت عتبہ، شیبہ اور ولید کو قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ بدر میں اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا۔

Marfat.com

(تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان سورۃ مجادلہ آخری آیت)

قرآن مجید فرقان حمید میں ایک مقام پر یہ بیان ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) تجھ سے (آپ سے) پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم) آپ فرما دیجئے جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ کے لئے......

اس آیت کی شانِ نزول میں بیان ہے کہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بہت مالدار تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا سے سوال عرض کیا کہ میں کیا خرچ کروں اور کس پر خرچ کروں تم ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (خزائن العرفان تفسیر نعیمی جلد ۲ صـ۴۰۳، در منثور جلد صـ) اسی آیت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ہمارے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک دینار ہے۔ کیا کروں فرمایا اپنی جان پر خرچ کر۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم دو ہیں فرمایا

۱۔ پ۲ البقرہ ع۲۶ آیت ۲۱۵

۲۔ تفسیر ابن عباس صـ۲۴ جلالین جلد ۱ صـ۹۱ تفسیر ابن جریر جلد ۱ صـ۳۴۲

۳۔ تفسیر حسینی جلد ۱ صـ۳۶

Marfat.com

اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔ عرض کیا۔ تین ہیں۔ فرمایا۔ اپنے خادم پر خرچ کر۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم چار ہیں۔ فرمایا۔ اپنے ماں باپ پر خرچ کر عرض کیا پانچ ہیں۔ فرمایا اپنے رشتہ داروں پر خرچ کر۔ اُس نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم چھ ہیں۔ فرمایا۔ راہِ الٰہی میں خرچ کر۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ صہ ۲۴ و روح المعانی جلد ۲ صہ ۲۵)

اس آیت کریمہ کی شانِ نزول میں جو واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُس میں سائل کی طرف سے ایک ایک کر کے ایک ایک درم کا مصرف پوچھا گیا اور جب آیۃ کریمہ کا نزول ہوا۔ تو ربِ کائنات نے دُنیا میں بڑے احسان والے ماں باپ کا ذکر فرمایا جن کی بدولت اِنسان نیستی سے ہستی میں آیا اور جن کے خون اور زر سے پل کر جوان ہوا۔

سُورۃ النساء میں ارشادِ ربانی ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

(پ ۴۔ النساء ع ۴ آ ۳۶)

ترجمہ: اور اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود (مطلق و بسیط و بلے حد) کی بندگی کرو۔ اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔

ف: اس آیت کریمہ سے پہلے میاں بیوی کے حقوق کا ذکر ہوا۔ آپس میں حُسن سلوک اور حُسنِ معاشرت کی تاکیدیں ہوئیں۔ اصلاح احوال کی تدبیریں بتائی گئیں۔ اب مخاطب کو یہ یاد دلایا جا رہا ہے کہ تیرا قطعی تعلق صرف گھر اور گھر والی سے ہی نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ تیرا تعلق اپنے خالق سے بھی ہے اور اس کی دوسری مخلوق سے بھی ان کے حقوق کی ادائیگی بھی تم پر لازم ہے۔ اپنے خالق کا حق تو

Marfat.com

تجھ پر یہ ہے کہ اس کی یاد اُس کے ذکر اور اس کی عبادت میں سرشار رہے اور کسی کو کسی حیثیت سے بھی اس کا شریک نہ بنائے اور اس کی مخلوق کا تجھ پر یہ حق ہے کہ سب کے ساتھ احسان اور مروّت کا برتاؤ کرے۔ کسی کو ضرر اور دُکھ نہ پہنچائے اور مراتب کی ترتیب کے لحاظ سے ماں باپ کی سب سے پہلے بدنی اور مالی خدمت بجا لائے۔ چونکہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہمارا خالق ہے اور ماں باپ خلق کا ذریعہ۔ نیز تمام مخلوق و قرابت داروں میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے کہ تمام نسبتی رشتے ماں باپ کے ذریعے سے ہیں۔ نیز ماں باپ ہماری بے کسی کے وقت کے محسن ہیں۔ اس لئے اپنی عبادت کے ساتھ ماں باپ سے سلوک کا حکم دیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج .... [1]

فرما دیجئے (یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم) آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا۔ کہ اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ....

ف :- والدین کے ساتھ زندگی کی قید نہ لگائی۔ یہ نہ کہا گیا کہ زندہ ماں باپ سے ہی سلوک کرو، بلکہ بعد وفات ان کے قرضے ادا کرنا۔ ان کے وعدے پورے کرنا ان کے عزیزوں دوستوں سے محبت کرنا۔ ان کے نام پر کنویں اور مسجدیں بنانا سب

---

[1] پ الانعام ۱۹ ع ۶ آیت ۱۵۱

[2] تفسیر مظہری جلد ۳ صـ۳۰۳۔ تفسیر ابن عباس صـ۹۷۔ تفسیر ابن جریر جلد ۸ صـ۸۱

Marfat.com

اسی میں داخل ہے۔ اور احادیث کریمہ میں موجود ہیں۔
سورۃ لقمان شریف میں رب ذوالجلال کا ارشادِ عظیم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا
عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ
إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ
إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(پ ۲۱ لقمٰن ۲ آ ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے تاکید فرمائی اور اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا۔ کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے۔ ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اُس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں آنا ہے۔ تو میں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے۔

ف۔ بے شک ماں باپ کا اپنی اولاد پر بڑا حق ہے۔ لیکن دونوں میں سے ماں کا حق زیادہ ہے۔ نو مہینے تک وہ بچے کو پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے

Marfat.com

حمل کی گرانی اس کو کمزور اور ناتواں کر دیتی ہے۔ اس طویل عرصہ میں آئے دن اُسے، دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر پیدائش کا لمحہ بہت ہی جانگسل اور صبر آزما ہوتا ہے۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے فضل و کرم سے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم کی رحمت کے صدقہ سے ان پُر خطر مرحلوں سے گزر جائے تو پھر قرآنِ پاک کے ارشاد کے مطابق دو سال تک دُودھ پلاتی رہتی ہے۔ (اس سلسلہ میں مزید آیات تفصیلی ذکر کے ساتھ آگے آ رہی ہیں)

علاوہ ازیں ماں باپ اپنے نورِ نظر کی خدمت میں دن رات گذارتے چلے جاتے ہیں اور یہ ساری خدمات اور مشقتیں کسی احسان جتلانے کے خیال سے یا کسی لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ محض محبت اور پیار کے مثالی جذبہ سے سرشار ہو کر سرانجام دی جاتی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جَلّ جَلالہٗ نے انسانوں کو اپنا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کا شکر ادا کرنے کا حکم بھی ملا دیا ہے اس طرح بندہ نوازی کی حد کر دی اور اسلامی معاشرہ میں والدین کا جو اعلیٰ اور ارفع مقام ہے اس کی وضاحت فرما دی۔ اس کے بعد بھی اگر مسلمان بچے اپنے ماں باپ کی خدمت میں کوتاہی کریں اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کر کے ان کی دعائیں نہ لیں تو بڑی بدقسمتی ہے۔ حضرت سفیان ابن عُیینہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے شکر کے لئے پنجگانہ نماز پڑھو اور ماں باپ کے شکریہ کے لئے نمازوں میں اُن کے واسطے دعائے مغفرت کرو رب اغفرلی ولوالدی۔ (نور العرفان)

والدین کی اطاعت کا بار بار تاکیدی حکم قرآن کریم میں دیا گیا۔ اس سے یہ

Marfat.com

غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی کہ والدین کا ہر حکم ماننا اور ہر خواہش پوری کرنا ضروری ہے اگرچہ وہ شرک کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبحید اور رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی نافرمانی کرنے کا بھی حکم دیں۔ اس آیت میں اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبحید کے ساتھ شرک کرنے کے لئے اصرار کریں یا کسی ارشادِ الٰہی یا ارشادِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرتابی پر مجبور کریں تو اس وقت ان کی اطاعت نہیں کیونکہ وہ اپنی حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے مخلوق کی ایسی اطاعت نہ کرو جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد کی نافرمانی ہوتی ہو۔

دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے قربان جائیں۔ خالق و مالک کے سرکش اور شرک کرنے والے والدین سے قطع تعلق ہونے کا حکم نہیں دیا تعلق شفقت ومحبت ختم کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ان کی یہ بات نہ مانو اس کے علاوہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کے سارے تقاضے پُورے کرو۔ بیمار ہوں تو اُن کی تیمارداری کرو وہ مفلس ہوں تو اگر تم میں طاقت ہو تو مالی امداد کرو اخراجات کا بوجھ اٹھاؤ۔ ان کا ادب واحترام ہر حالت میں ملحوظ رکھو۔ ان کی زیادتیوں کے باوجود تمہاری طرف سے تلخ کلامی نہ ہو۔ سُبحان اللہ! کیسی پیاری تعلیمات ہیں کہ باوجود اس کے کہ ماں باپ شرک کی دعوت دیتے ہوں مگر پھر بھی ماں باپ کے ناطے اُن کا حق ادا کرنا ہے۔ اگرچہ اُن کے غلط احکام کی تعمیل کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں۔ کیونکہ بہرصورت حق تبارک وتعالیٰ کا اور رسُول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حق ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ کلام مجید کی کتنی پیاری تعلیم ہے کہ دعوتِ شرک دیں تو اطاعت نہیں مگر دنیا کے معاملات میں خوبصورتی سے ساتھ دینا ہے۔ معروفا

Marfat.com

شرع کے مطابق و موافق یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بحد کی رضا کے لیے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا اُس کا بڑا اطاعت گزار تھا جب مجھے ربِ کائنات نے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اور دامنِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم سے وابستہ ہو گیا۔ تو میری ماں سخت برافروختہ ہوئیں اور کہنے لگیں مجھے خبر پہنچی ہے تو صابی ہو گیا ہے۔ یعنی تو نے اپنا دین بدل ڈالا ہے پس جب تک تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم کا منکر نہ ہو جائے گا۔ اُس وقت تک نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور نہ ہی سایہ میں بیٹھوں گی۔ یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تجھے اپنی ماں کا قاتل کہہ کر عار دلائیں گے۔ اور تو ملک بھر میں رسوا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل تنگ ہوا اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا۔ خوشامدیں کیں لیکن وہ بضد رہیں دن بھر نہ کچھ کھایا پیا۔ رات بھی یوں گزر گئی۔ جس کے باعث وہ کمزور ہو گئیں دوسرا دن اور رات بھی فاقہ میں گزار دیا۔ یہاں تک تین دن کا فاقہ ہو گیا اور ان کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی۔ اگرچہ لوگ زبردستی اُن کے منہ میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتے تھے میں نے کہا۔ میری اچھی اماں جان سنو! آپ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

لہ الادب المفرد ص۶ نزہۃ المجالس۔ ابنِ کثیر۔ طبرانی (کتاب العشرہ) جلد ص۱۳ جلد ۲ ص۳۲۸
جلد ۱ ص۱۹۶ عربی

Marfat.com

لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہیں ۔ اے اماں جان آپ خوب جان لیں ۔ اگر آپ کی سو جانیں ہوں اور اسی بھوک اور پیاس میں ایک ایک کر کے نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک خدا کی قسم اپنے سچے دین کو نہیں چھوڑوں گا ۔ اب آپ کی مرضی ہے کھائیں یا نہ کھائیں ۔ میرا عزم مصمم دیکھ کر میری ماں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی اور کھانا پینا شروع کر دیا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط دب لے حد دینِ حق پر ہمیں بھی اسی قسم کی استقامت عطا فرمائے ۔ آمین

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝[۱]

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی ۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا ۔ اسے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان ۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے ۔ تو میں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے

فا : ۔ دنیا میں اچھا برتاؤ کرنا اس بات پر موقوف نہیں ہے کہ ماں باپ مسلمان اور متقی پرہیزگار ہوں ۔ اگرچہ وہ کافر بھی ہوں تب بھی حق مادری و پدری ضرور ادا کرے ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حق فرزندی ہر قوم میں مانا گیا

---

[۱] پ ۲۰ العنکبوت ع ۱۱ آیت ۸

اسی لئے وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ فرمایا گیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے قریش مکہ سے صلح کر رکھی تھی یعنی صلح حدیبیہ، میری ماں میرے پاس (مدینہ منورہ میں) اسلام سے اعراض کرتی ہوئی اور بعض نے کہا اسلام سے کراہت کرتی ہوئی آئیں۔ بہرحال اُس وقت وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں آئی ہے اور وہ کافرہ ہے تو کیا میں اُس سے میل جول رکھوں اور سلوک کروں۔ ان کی خواہش ہے میں مال سے ان کی خدمت کروں۔ فرمایا۔ ہاں! تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ اُن کا نام قتیلہ تھا اور بعض نے قتلہ بتلایا ہے۔[1]

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙلا

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ

---

[1] بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۴، نزہۃ المجالس عربی جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

Marfat.com

لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اِنِّیۡ مِنَ
الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝۱۵ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡہُمۡ اَحۡسَنَ
مَا عَمِلُوۡا وَ نَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِہِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ
الۡجَنَّۃِ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ۝

پ ۲۶ الاحقاف ع ۲ آیت ۱۶-۱۵

ترجمہ :- اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں تکلیف سے رکھا۔ اُس کو تکلیف سے جنم دیا اور اُسے اٹھائے پھرنا اور اُس کا دودھ چھڑانا تیس ۳۰ مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور اُن کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے۔ جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

ف :- اس آیت سے اہلِ علم نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ حمل کی مدت کم از کم چھ ماہ ہے۔ کیونکہ یہ تیس مہینے حمل اور دودھ پلانے کی مجموعی مدت ہے دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت دو سال متعین ہے۔

وَالۡوٰلِدٰتُ یُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ حَوۡلَیۡنِ کَامِلَیۡنِ

Marfat.com

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط پ۲ البقرہ ۲۳۳
اور مائیں دودھ پلائیں اولاد اپنی کو دو سال پورے واسطے اس کے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے شیر خوارگی کو۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی سورۃ لقمان کی آیت وَفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اور سورت الاحقاف کی محولہ بالا آیت اور وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ کو ملا کر استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۶ ص ۱۹۳)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک عورت پیش کی گئی جس نے شادی کے چھ ماہ بعد بچہ جنا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا اس پر کوئی رجم نہیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و یجہ نے فرمایا ہے وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اس کے حمل اور فصال کی عمر تیس ۳۰ ماہ ہے پھر فصال کی مدت کے متعلق فرمایا وَفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ دودھ چھڑانے کے بعد حمل کے لئے صرف چھ ماہ رہ جاتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔
(تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۴۰۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب کسی عورت کو نو مہینے میں بچہ ہو تو اس کی دودھ پلائی مدت اکیس ۲۱ ماہ کافی ہیں اور سات ماہ میں ہو تو مدت رضاعت تیئس ۲۳ ماہ اور چھ ماہ میں بچہ ہو جائے تو مدت رضاعت دو سال کامل۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ۳۰ ماہ ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۶ ص ۱۹۳)

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا قرآن مجید میں ہے

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ
يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ پ ۱۳ ابراہیم ع ۱۸ ۶ آیت ۴۱

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

ف:۔ یہاں والدین سے مراد جناب ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدِ ماجد حضرت تارخ اور والدہ ماجدہ حضرت متلی بنت نمر ہیں یہ دونوں موحد تھے۔ ان کے لئے آپ نے بڑھاپے میں دعائے مغفرت کی۔ قرآن مجید میں اب اور اُم ماں باپ، دادا دادی چچا وغیرہ سب کو اَب اور اُم کہہ دیا جاتا ہے مگر والدین صرف سگے ماں باپ کو ہی کہا جاتا ہے۔ آذر آپ کا دور کا چچا تھا جس سے آپ اپنی جوانی ہی میں بیزار ہو چکے تھے۔ اور وہ کفر پر مر چکا تھا۔ اس لئے محولہ بالا آیت میں آذر کا ذکر نہیں۔ بلکہ آپ کے ماں باپ حضرت تارخ اور حضرت متلی بنت نمر کا ذکر ہے۔ نیز حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کی دُعا سے پتہ چلا کہ اپنی دُعاؤں میں ماں باپ کا ذکر ہوتے رہنا چاہیئے۔ اور قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد ہے۔

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

Marfat.com

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ٥

پ ۱۹ النمل ع ۱ س ۱۹

حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کی بارگاہ میں عرض کی "اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل فرما جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

Marfat.com

فصل دوئم

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

کے بارے میں

ارشاداتِ نبی آخر الزماں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا درجہ

[۱] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے. فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ (تو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) نے ارشاد فرمایا" وقت پر نماز ادا کرنا" میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۴۱۸ . بخاری جلد ۲ ص ۸۸۲ مسلم جلد ۱ ص مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ۳۶۳ ، الادب المفرد ص ۳ . ترمذی جلد ۲ ص ۱۱

Marfat.com

محبوب ہے ۔ فرمایا[۱] والدین کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل رب کائنات کو زیادہ محبوب ہے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود ومطلق دبسیط و بے حد) کی راہ میں جہاد کرنا ۔ فرمایا مجھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنار) نے یہ باتیں بتائیں ۔ اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ بتاتے ۔

ماں کے ساتھ نیک سلوک

[۱] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) کے رسُول (صلی اللہ علیک وسلم) میرے حُسن سلوک کا سب سے زیادہ کون لائق ہے ۔ اُس کے جواب میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہاری والدہ[۱] تمہارے حُسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے ۔ سائل نے پھر عرض کیا پھر کون ؟ ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا[۲] تمہاری والدہ ۔ اس نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا پھر کون فرمایا ، تمہاری والدہ[۳] سائل نے چوتھی دفعہ پوچھا پھر کون ۔ فرمایا۔ اپنے باپ[۱] کے ساتھ حُسن سلوک کر۔ پھر فرمایا باپ کے بعد رشتہ داروں میں جو سب سے زیادہ قریب ہو اُس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو اور اُس قریب کے رشتہ دار کے بعد جو قریب ہو اُس سے حُسن سلوک کرو۔

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸ ، بخاری شریف جلد۲ ص۸۸۳ ، مسلم جلد۲ ص۳۱۲ ، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ ص۵۱۵ ۔ ابن ماجہ ص۲۶۸ ۔ ابوداؤد جلد۲ ص۳۵۲ ۔ مسند احمد جلد۲ ص۳۴۵ ، درمنثور جلد۴ ص۱۷۲

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد ص۳ پر اسی طرح کی روایت بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کی ہے۔

ف:۔ اس فرمان عالی شان سے معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ کیونکہ ماں بچہ پر تین احسان کرتی ہے۔

۱۔ پیٹ میں رکھنا ۲۔ جننا ۳۔ پرورش کرنا اس کے مقابلے میں باپ ایک احسان کرتا ہے۔ یعنی صرف پرورش کرتا ہے۔ باپ تین بیویاں اور کرسکتا ہے اور ان سے اولاد بھی اس کی ہوگی۔ جب کہ بچے کی اصل ماں ایک ہی ہے۔

ماں باپ کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھنا حج مبرور کے ثواب کے برابر ہے

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ماں باپ سے حسنِ سلوک کرنے والی اولاد جب بھی نظرِ رحمت سے اپنے ماں باپ کو دیکھے تو ہر نظر کے بدلے میں مقبول حج کا ثواب اُس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد، لکھ دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اگرچہ ہر دن سو بار دیکھے فرمایا ہاں۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) بہت بڑا ہے (وہ جو کسی کو چاہے دے سکتا ہے اور وہ بہت زیادہ پاک ہے) اس کی طرف نقصان اور کمی کی نسبت کسی طرح درست نہیں۔

---

۱ ترمذی جلد۲ ص۱۱، ابوداؤد جلد۲ ص۳۵۲، مشکوٰۃ جلد۲ ص۴۲۰، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۲۷۔

۲ مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ص۵۴۲

Marfat.com

ف :۔ غور کا مقام ہے کہ جب ماں باپ کے دیکھنے کا اتنا ثواب ہے تو جنہوں نے اپنی آنکھوں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو دیکھا ہے اُن کا مقام کیا ہو گا۔

ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ میں نے اُس وقت قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سُنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے عرض کیا حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔

ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں

۲ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا دونوں تیری جنت ہیں اور تیری دوزخ ہیں۔

---

۱ مشکوٰۃ صہ ۴۱۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۲۵۔

۲ ابن ماجہ صہ ۲۶۹، مشکوٰۃ صہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۴۰

Marfat.com

ف ۱: یعنی اگر تو نے انہیں دکھ نہ پہنچایا اور وہ تجھ سے خوش رہے تو تو جنتی ہے اور اگر انہیں تکلیف پہنچائی، ناراض کر لئے تو تیرا یہ عمل تجھے جہنم میں لے جائے گا

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی رضامندی اور ناراضگی میں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی خوشی باپ کی خوشی میں

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

---

۱ در منثور جلد ۴ ص ۱۷۱، ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۲

۲۔ الادب المفرد ص ۳

Marfat.com

جنّت کے دروازوں میں سب سے بہتر دروازہ والد ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ (یعنی سب سے اچھا) دروازہ ہے۔ اب تو اگر چاہتا ہے تو (باپ کی فرمانبرداری سے) اس کی حفاظت کرلے یا نافرمانی کرکے اس کو ضائع کردے۔

والدین سے نرم گفتگو

حضرت طیلۃ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جنگِ دولاں میں بعض گناہ سرزد ہوئے جب مجھے گناہِ کبیرہ ہی معلوم ہوتے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا وہ گناہ کیا ہیں۔ میں نے کہا یہ یہ ہیں۔ فرمایا یہ تو گناہِ کبیرہ نہیں ہیں۔ گناہِ کبیرہ تو نو ہیں ۱۔ شرک کرنا۔ ۲۔ کسی جان کو قتل کرنا۔ ۳۔ میدانِ جہاد سے بھاگنا ۴۔ شریف عورت پر زنا کا الزام لگانا۔ ۵۔ سُود کھانا۔ ۶۔ یتیم کا مال کھانا۔ ۷۔ مسجد میں الحاد۔ ۸۔ (دین کا) مذاق اڑانا۔ ۹۔ بیٹے کی نافرمانی جس کی وجہ سے ماں باپ رو پڑیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم جہنم سے ڈرتے ہو اور

ل ترمذی جلد ۲ ص ۱۲، ابن ماجہ ص ۲۶۹، درمنثور جلد ۴ ص ۱۰۳، مشکوٰۃ ص ۴۱۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۲۲۔

ل۔ الادب المفرد ص ۴۔

Marfat.com

چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ۔ کہا خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ کہا والدہ ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم اگر تم اُس سے نرمی سے باتیں کرو اور اس کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے۔ بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرو۔

ماں باپ سے حُسن سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے حُسن سلوک کریگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسرے لوگوں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاک دامن رہو۔ ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ تم اپنے باپوں سے حُسن سلوک کرو ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ حُسن سلوک کریں گے۔ اور جس شخص کے پاس اس کا اسلامی بھائی معذرت خواہی کے لئے آئے تو اس کی معذرت قبول کرے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر۔ اگر ایسا نہ کیا (یعنی معذرت قبول نہ کی) تو میرے حوض (کوثر) پر نہ آئے گا۔

والدین سے نیکی کرو اگرچہ وہ ظلم کریں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے

لہ مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۱۵۴

۲ الادب المفرد صفحہ ۴، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۱۴۔ درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۴، ۱۷۲، نزہۃ المجالس جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔

Marfat.com

کہ جس مسلمان شخص کے ماں باپ ہیں اور وہ صبح کو ان کی خیریت دریافت کرتا ہے اور والدین کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد) کا فرمانبردار ہے۔ (یعنی حکمِ شریعت کے مطابق اُن سے حُسنِ سلوک کرتا ہے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد اُس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہے تو ایک دروازہ۔ اور جو اس حالت میں صبح کرے کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالےٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد) کا نافرمان ہے تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھولدیئے جائیں گے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ۔ اور اگر اُس نے والدین میں سے کسی کو ناراض کر دیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) اُس وقت تک اُس سے راضی نہ ہوگا جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا گیا۔ اگرچہ ماں باپ ظلم کریں (تب بھی یہی حکم ہے) فرمایا اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ ماں باپ نے اُس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔

والدین کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے[۱] کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دُعائیں مقبول ہیں۔ ان کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں۔ ۱۔ والد کی دُعا ۲۔ مسافر کی دُعا ۳۔ مظلوم کی دُعا۔

---

[۱] ترمذی شریف جلد ۲ صہ ۱۲، ابوداوٗد شریف جلد ا صہ ۲۲۲، ابن ماجہ صہ ۲۸۳، مشکوٰۃ صہ ۱۹۵، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صہ ۳۰۱، مسند احمد جلد ۲ صہ ۲۵۸، ۳۴۸، ۴۳۴، درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۲

Marfat.com

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ تین دُعائیں بلاشبہ مقبول ہیں
۱۔ مظلوم کی دُعا۔ ۲۔ مسافر کی دُعا ۳۔ اولاد کے حق میں والدین کی دُعا۔
ف ۱:۔ یہ تین دُعائیں بذاتِ خود مقبول ہیں۔ مزید برآں ان کی قبولیت کا
سبب دعا مانگنے والوں کی برکت بھی ہے۔
ف ۲:۔ مظلوم کو ستانے والے کے لئے بددُعا اور مدد کرنے یا بچانے والے
کے لئے دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔

والدین کا احترام

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ آدمی تھا۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وبارک وسلم نے پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ کون ہے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم میرے والد محترم ہیں۔ حضور پُرنُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے باپ کے آگے مت چلنا (جب بیٹھنے لگو) تو باپ سے پہلے مت بیٹھنا۔ اپنے والد کو نام لے کر مت پکارنا اور اس کی وجہ سے کسی کو گالی مت دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو

۱؎ الادب المفرد ص۵
۲؎ تفسیر درمنثور جلد۴ ص۱۷۱
۳؎ الادب المفرد ص۱۰

Marfat.com

دیکھا اور اُن میں سے ایک سے پوچھا یہ تیرے ساتھ والا کون ہے اُس نے جواب دیا میرے والد محترم۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے فرمایا۔ ان کا نام لے کر نہ بلانا۔ ان کے آگے آگے نہ چلنا اور ان کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھنا۔

والدین سے حُسنِ سلوک عُمر و رزق میں برکت کا باعث ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کی عمر دراز ہو اور رزق میں اضافہ ہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ سے حُسنِ سلوک اور بھلائی کرے اور (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی رکھے۔[۱]

[۲] حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص اپنے والدین سے نیکی کا سلوک کرے۔ اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) اُس کی عُمر دراز فرما دیتا ہے۔

جزائے والدین

[۳] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

---

[۱] در منثور جلد ۴ صـ ۱۷۳

[۲] الادب المفرد صـ ۶

[۳] الادب المفرد صـ ۱۲، ترمذی جلد ۲ صـ ۱۲، مسند احمد جلد ۲ صـ ۲۳۰، ابن ماجہ صـ ۲۶۸، ابوداؤد جلد ۲ صـ ۳۵۲

Marfat.com

وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشادِ عظیم ہے کہ ایک بیٹا اپنے والدین کو اس کے سوا کوئی جزا نہیں دے سکتا اگر انہیں غلام و لونڈی پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے انہیں اپنا خلیفہ بنا دیا تھا اور وہ ذوالحُلیفہ میں تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ دوسری جگہ ایک گھر میں مقیم تھیں۔ جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو دروازے کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے اے اماں جان! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ تو وہ جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے صد آپ پر رحم فرمائے جس طرح آپ نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا اور میری پرورش فرمائی۔ اور وہ فرماتیں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے صد تم پر رحم فرمائے جیسا کہ تم نے میرے ساتھ بڑھاپے میں نیکی کا سلوک کیا پھر جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر واپس لوٹتے تو اسی طرح کہتے تھے۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے وطن العقیق گئے جب وہ اپنے وطن پہنچے تو

لہ الادب المفرد ص۵

لہ الادب المفرد ص۵

Marfat.com

بڑی اونچی آواز سے کہا اے اماں جان السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) رحم فرمائے۔ جیسا کہ آپ نے میری پرورش فرمائی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ نے جواب عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا اے فرزند عزیز اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور راضی ہو تم سے جیسا کہ تم نے بڑھاپے میں نیک سلوک کیا

اگر گناہ کا کام نہ ہو تو والدین کی اطاعت کی جائے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے مجھے نو باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ کبھی کو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کا شریک نہ کرنا تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاؤ یا جلا دیے جاؤ۔ ۲۔ کبھی بھی عمداً فرض نماز نہ چھوڑنا۔ جس نے عمداً نماز چھوڑی اُس سے (میری) ذمہ داری ختم ہو گئی۔ ۳۔ کبھی بھی شراب نہ پینا یہ تمام برائیوں کی چابی ہے

۴۔ اپنے والدین کی اطاعت کرنا (ہر جائز کام میں) اگر یہ کہیں کہ دنیا چھوڑ دو تو اُن کے لئے دُنیا چھوڑ دینا۔

۵۔ والیانِ حکومت سے (خواہ مخواہ) جھگڑے نہ کرنا اگرچہ دیکھو کہ تم ہی تم ہو۔

۶۔ میدانِ جہاد سے نہ بھاگنا اگرچہ قتل ہلاک (یعنی شہید) کر دیئے جاؤ اور تمہارے دوست (اسلامی بھائی) بھاگ جائیں۔ ۷۔ اپنے گھر والوں (یعنی بیوی بچوں) پر اپنے پاس

لہ الادب المفرد صہ ۶۔ درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۳ (عن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

سے وسعت کے مطابق خرچ کرنا ۸۔ اپنے اہل وعیال سے اپنی لاٹھی اٹھا کر مت رکھ
۹۔ اور اُن کو اللہ جل شانہٗ (کے احکام) کے بارے میں ڈر سناتے رہنا۔

ف ا: لاٹھی اٹھا کر مت رکھ، اس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کی تعلیم و تادیب کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کی جائے اور بشرط ضرورت ڈانٹ ڈپٹ اور تادیبی کارروائی کی جائے۔

لہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے دس چیزوں کی وصیت فرمائی (یعنی تاکیدی حکم دیا۔ عربی میں تاکیدی حکم کو وصیت کہا جاتا ہے) ارشاد فرمایا۔

۱۔ کسی بھی صورت میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کا کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ قتل کئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔

۲۔ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ ہرگز نہ ستانا اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار اور مال سے نکلنے کا حکم کریں۔

۳۔ فرض نماز عمداً نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جو کوئی جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کرتا ہے اس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کا ذمہ جاتا رہا۔ ۴۔ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر بدکاری کا سر ہے۔ ۵۔ اور بچو گناہ سے نافرمانی سے۔ کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔ ۶۔ میدان جہاد سے بھاگ جانے سے بچو اگرچہ لوگ ہلاک (شہید) ہو جائیں ۷۔ اور جب لوگوں کو (کوئی وباتی) موت پہنچے اور تم ان میں ہو تو ثابت قدم رہنا ۸۔ اپنی وسعت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔ ۹۔ اپنی (تربیت کی) کبھی ان

لہ مسند امام احمد جلد ۵ص ، مشکوٰۃ شریف ص۱۸ . مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص۹۰

Marfat.com

سے نہ ہٹاؤ۔ ۱۰۔ اُن کو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد) کی ناراضگی سے ڈراتے رہو۔

جہاد اور والدین کی خدمت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ[1] ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں! رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ انہی میں جہاد کر۔ (یعنی ان کی خدمت میں جو محنت اور کوشش کرے گا اور مال خرچ کرے گا یہ بھی ایک جہاد ہے

ماں کی خدمت، جہاد اور جنت

حضرت[2] معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے والد، حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم میں جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت اقدس میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

---

[1] بخاری جلد ۲ صہ ۸۸۳ مسلم جلد ۲ صہ ۳۱۳، مشکوٰۃ صہ ۳۳۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۴۲۹ الادب المفرد صہ ۶۔ درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۱۔ نسائی جلد ۲ صہ ۵۳

[2] نسائی جلد ۲ صہ ۵۳، مشکوٰۃ صہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۳۹

Marfat.com

آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تیری والدہ ماجدہ ہے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم میری والدہ محترمہ حیات ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ اس کی خدمت کو لازم پکڑلے۔ جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے

ماں باپ کی خدمت میں حج عمرہ اور جہاد کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم میں جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لیکن اس پر قادر نہیں۔ ان کی یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے سوال فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔ عرض کیا والدہ صاحبہ زندہ ہیں۔ فرمایا پس تو اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت اور فرمانبرداری کے معاملہ میں اللہ تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) سے ڈر جب اس پر عمل کرے گا تو تو حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا ہو گا۔ جب تیری ماں تجھے بلائے تو (اس کی فرمانبرداری کے بارے میں) اللہ تبارک وتعالےٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد سے ڈرنا (یعنی نافرمانی مت کرنا) اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنا۔

لہ درمنثور جلد ۴ ص ۱۷۳

Marfat.com

ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ہنسانے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما[1] سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین کے درمیان تیرا تخت پر سو جانا اس طرح ہے کہ تو ان کو ہنساتا ہو اور وہ تجھے ہنساتے ہوں اس کام سے افضل ہے کہ تو فی سبیل اللہ تلوار سے جہاد کرے۔

بیعتِ ہجرت کے لئے والدین کو روتا ہوا چھوڑنے والے کو نصیحت

حضرت[2] عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے بیعتِ ہجرت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ دونوں (میری جدائی کی وجہ سے) رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا واپس جاؤ جیسے تم نے انہیں رُلا دیا ہے۔ ویسے ہی انہیں ہنسا دو۔

---

[1] در منثور جلد ۴ صـ ۱۷۲

[2] مستدرک حاکم جلد ۴ صـ ۱۵۳، الادب المفرد صـ ۶۔

Marfat.com

ماں باپ کے لیے سامانِ زیست کی تگ و دو کرنا جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب رکھتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایسے شخص کا مجلس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم (کے قریب) سے گذر ہوا۔ جس کا جسم دُبلا پتلا تھا اس کو دیکھ کر حاضرین نے کہا کاش یہ جسم اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود (مطلق و بسیط و بے حد) کی راہ میں (یعنی جہاد میں) دُبلا ہوتا۔ یہ سُن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شاید اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرتا ہو۔ اُن کی خدمت کرنے اور اُن کے لئے روزی کمانے کی وجہ سے دُبلا ہو گیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ فی سبیل اللہ ہے (پھر فرمایا کہ) شاید وہ چھوٹے بچوں پر محنت کرتا ہو۔ (یعنی ان کی خدمت پرورش اور ان کے لیے رزقِ حلال مہیا کرنے میں دُبلا ہو گیا ہو۔) اگر ایسا ہے تو وہ فی سبیل اللہ ہے۔ (پھر فرمایا کہ) شاید وہ اپنی جان پر محنت کرتا ہو۔ اپنی جان کے لئے محنت کر کے روزی کماتا ہو۔ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ ہو۔ لوگوں سے بے نیاز ہو جائے (اور مخلوق سے سوال نہ کرنا پڑے)۔ اگر ایسا ہے تو وہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔

ماں باپ کو گالی دینا گناہِ کبیرہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

---

(۱) تفسیر درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۳

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ حاضرین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک بارک وسلم کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے گا۔ عرض کیا۔ کیا کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ (اس کی صورت یہ ہے) کہ وہ دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے (یا دے گا)، تو دوسرا شخص اُس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے (یا دے گا)

ف:۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کو گالی دے سُبحان اللہ وہ وقت کیسا پیارا وقت تھا۔ قدوسیوں کا دور تھا کہ ماں باپ کو گالی دینے کا جرم سُن کر حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اب تو کھلم کھلا نالائق لوگ اپنے اور اپنی آخرت کے دشمن اپنے ماں باپ کو بُرا کہتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں لیکن ذرہ برابر غیرت اور شرم وحیا نہیں کرتے۔

جو بوڑھے والدین کو پائے اور جنت میں نہ جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ[۲] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ وہ ذلیل ہو۔ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ

---

[۱] الادب المفرد ص ۶، بخاری جلد ۲ ص ۸۸۳، مسلم جلد ۲ ص ۳۱۴، مشکوٰۃ ص ۴۱۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۱۹، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۔

[۲] مسلم جلد ۲ ص ۳۱۴، الادب المفرد ص ۶، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸، درمنثور جلد ۴ ص ۱۷۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۱۶

Marfat.com

صلی اللہ علیک وسلم کس کی ۔ فرمایا کہ جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اُس کی زندگی میں بڑھے ہو گئے اور وہ ان کی خدمت کر کے، جنت میں داخل نہ ہوا۔

جو اپنے والدین پر لعنت کرے اُس پر اللہ جل جلالہٗ کی لعنت

حضرت[1] ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے آپ کو کوئی ایسی بات بھی بتائی ہے جو دوسروں کو نہیں بتائی۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے کوئی ایسی بات تو نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو۔ بجز اس کے، جو میری تلوار کے میان میں ہے پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے تلوار کے میان سے ایک نوشتہ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ ۱۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کے سوا کسی نام پر ذبح کرے۔ (یعنی ذبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کے سوا کسی اور کا نام لے) اس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی لعنت۔ ۲۔ جو زمین کی حد بندی کا نشان چرائے۔ اس پر بھی خدا کی لعنت ۳۔ جو اپنے والدین پر لعنت کرے۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق و بسیط وبے حد، کی لعنت۔ ۴۔ اور جس نے دینِ اسلام میں (عمل یا عقیدہ کے اعتبار سے دین کے خلاف) کوئی چیز نکالی۔ اس پر خدا کی لعنت۔

---

[1] الادب المفرد جلد ص ۵،

Marfat.com

ماں باپ کو گھور کر تیز نظر سے دیکھنا

اُمّ المومنین حضرت عائشہ[1] صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا جس نے والدین کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی غصہ سے گھور کر دیکھا)

ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

حضرت[2] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بڑے گناہ ہیں۔ ۱۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بیچوں) کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ۳۔ کسی جان کو قتل کرنا۔ (اگر شرعاً قتل حلال نہ ہو) ۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت[3] ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے تین بار فرمایا کیا سب سے بڑے گناہ تمہیں نہ بتا دوں۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

[1] درمنثور جلد ۴ ص ۱۷۱، بیہقی فی شعب الایمان

[2] بخاری جلد ۲ ص ۹۸۴، مشکوٰۃ ص ۱۷، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۷

[3] الادب المفرد ص ۵۔

Marfat.com

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط وبیحد، کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔
۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (جس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ارشاد فرمار ہے تھے) آپ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے اور فرمایا ہاں اور جھوٹی باتیں بنانا۔ اس کو بار بار فرماتے تھے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا کاش پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا خاموش ہو جاتے۔

ماؤں کی نافرمانی حرام ہے

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ[۱] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط وبے حد) نے ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنا تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے اور بخیلی اور گدائی کو تم پر حرام قرار دیا ہے اور زیادہ[ف] سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

فا:۔ ہر حکم کی وجہ پوچھنا زیادہ بولنا، عمل نہ کرنا، لوگوں سے مانگتے رہنا حرام رسموں پر مال خرچ کرنا، فضول خرچی اور مال کی بربادی ہے۔ اچھا کھانا جب کہ اس میں اسراف نہ ہو بالکل جائز ہے

ماں باپ کے قاتل کے لئے سخت ترین عذاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ[۲]

---

[۱] مشکوٰۃ ص۴۱۹، بخاری جلد ۲ ص۸۸۴، مسلم جلد ص، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۱۸

[۲] باب التصاویر مشکوٰۃ ص۳۸۵، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۲۱۱، درمنثور جلد ۴ ص۱۷۱

Marfat.com

سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب اُس شخص کو ہوگا جو کسی نبی (علیہ السلام) کو قتل کرے یا کوئی نبی (علیہ السلام) اُس کو قتل کرے یا کوئی اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویریں بنانے والوں کو اور ایسے عالم کو جو اپنے علم کے ساتھ نفع حاصل نہیں کرتا۔

فائدہ:۔ ماں باپ یا دونوں کا ظلماً قتل گناہ کبیرہ ہے۔ اگر بیٹا حاکم ہے وہ اپنے باپ کو قصاص یا حد شرعی میں قتل کرے تو وہ اس حکم سے خارج ہے۔

ماں باپ کا نافرمان جنّت میں داخل نہیں ہوگا

حضرت عبداللہ[۱] بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا احسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا دستانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

والدین کے نافرمان کو دُنیا میں سزا مل جاتی ہے

حضرت ابوبکر[۲] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد گناہوں

---

[۱] مشکوٰۃ شریف جلد صفحہ ۴۲۰، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۲۹، نسائی جلد صفحہ، دارمی

[۲] مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۴۳۔

Marfat.com

میں سے جو گناہ چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن ماں باپ کو ستانے والے (ناخلف) کو مرنے سے پہلے پہلے زندگی میں سزا دے دیتا ہے۔ (احقر نے اپنے گاؤں میں ملاحظہ بھی کیا ہے)۔

والدین کی وفات کے بعد حُسنِ سلوک

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس خدمتِ اقدس میں حاضر تھے ایک شخص جس کا تعلق بنو سلمہ قبیلے سے تھا۔ آیا۔ اور عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا ماں باپ کے وصال کے بعد بھی اس کا کوئی موقع ہے کہ اُن سے بھلائی کروں، حسنِ سلوک کروں تو ارشادِ مصطفوی علیہ التحیۃ والثنا ہوا ہاں۔

۱۔ اُن کے لئے دُعا (جس میں نمازِ جنازہ بھی شامل ہے) ۲۔ اُن کے لئے طلبِ مغفرت ۳۔ ان کی وصیت کو اور ان کے وعدوں کو پُورا کرنا، ۴۔ اُس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جاسکتی ہے۔ ۵۔ اُن کے دوستوں کا احترام کرنا۔

ماں باپ کا مرنے کے بعد درجہ بلند ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مرنے والے کا درجہ مرنے کے بعد بلند کیا

لہ الادب المفرد صہ ۹، مشکوٰۃ صہ ۴۲۰، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۳۲، ابوداؤد شریف جلد ۲ صہ ۳۴۵، ابن ماجہ شریف صہ ۲۶۹، درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۳

Marfat.com

جاتا ہے۔ وہ رب کریم سے عرض کرتا ہے یہ درجہ بلند کیسے ہوا۔ تو اُسے بتایا جاتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے مرنے کے بعد تیرے لئے طلبِ مغفرت کی یہ اس وجہ سے ہوا۔ [۱]

والدہ کے لئے طلبِ مغفرت

[۲] حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک شب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُعا فرمائی۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) ابوہریرہ کی اور میری (یعنی محمد بن سیرین کی) والدہ کی اور جو اُن کے لئے طلب مغفرت کرے اُن سب کی مغفرت فرمادے۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا میں داخل ہو جائیں۔

والدین کے لئے مرنے کے بعد اولاد کی دُعا

[۳] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

---

[۱] الادب المفرد ص۹، مشکوٰۃ ص۲۰۵، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ ص۳۷۳
مسند امام احمد

[۲] الادب المفرد ص۹

[۳] الادب المفرد ص۹، مشکوٰۃ ص۳۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص۱۸۸، نسائی جلد ۲ ص۱۳۲
ابو داؤد جلد ۲ ص۲۴۔

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان (مومن) مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین کے :- ۱۔ صدقۂ جاریہ ۲۔ وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں ۳۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

ف ۱ :- یہ وہ تین چیزیں ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب خواہ مخواہ مرنے والے کو پہنچتا رہتا ہے کوئی ایصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صدقہ جاریہ سے مراد مسجدیں، مدرسے، کنویں، نہریں، ہسپتال، وقف کئے ہوئے باغ، مسافر خانے خیرات خانے وغیرہ ہیں، علم سے مراد دینی تصانیف، نیک شاگرد جن سے دینی فیضان پہنچتے رہیں۔ نیک اولاد سے مراد اچھے اعمال کرنے والا بیٹا اور عالم بیٹا جو اپنے ماں باپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ مرنے والے کی اولاد کو بہر صورت دعا استغفار کرنی چاہیئے کیونکہ مرنے والا دعاؤں کا منتظر رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اُسے یہ دعا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے پیاری ہوتی ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) زمین والوں کی دعا (کی برکت) سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندوں کا وصال شدہ لوگوں کے لئے بہترین تحفہ دعائے مغفرت ہے۔

له مشکوٰۃ جلد ۱ صـ ۲۰۶ ، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۳۷۳
بیہقی فی شعب الایمان

Marfat.com

وصال شدہ والدین کے لئے دُعا کرنے والا نافرمان بیٹا بھی نیکوکار لکھا جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی شخص کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے اور وہ ان کا ستانے والا نافرمان ہوتا ہے لیکن ان کے لئے دُعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد اسے نیکوکاروں میں لکھ دیتا ہے۔[1]

مرنے کے بعد اولاد کا صدقہ وخیرات کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکایک (اچانک) فوت ہوگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی۔ اب اگر میں اُس کی طرف سے خیرات کردوں تو اس کو اس کا اجر د

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۲۰۔

[2] بخاری شریف جلد۱ ص۱۸۶، تیسیر الباری شرح بخاری (وحید الزماں صاحب اہل حدیث) جلد۲ ص۳۳۵، مشکوٰۃ ص۱۷۲، مسلم (باب وصول ثواب الصدقات الی المیت) جلد۲ ص۴۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۳ ص۱۲۸، ابن ماجہ ص۱۹۹، بخاری شریف کتاب الوصایا جلد۱ ص۳۸۶، تیسیر الباری جلد۴ ص۲۱-۲۲، الادب المفرد ص۹ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نسائی جلد۲ ص۱۳۲۔

Marfat.com

ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں (جو تو صدقہ و خیرات
کرے گا تیری والدہ کو اُس کا ثواب ملے گا۔)

ف:۔ اس حدیث پاک سے صراحۃً معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ
اور اس کے لئے دُعا کرنا سنت ہے۔ اس سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے کلیات و صدقہ و
خیرات کے ثواب پہنچنے میں تمام اہلِ حق کا اتفاق ہے۔

تیسیر الباری جلد ۴ ص۲۲ حاشیہ ۱ میں تحریر ہے "اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلحدیث کا اس پر اتفاق ہے
لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے دوسری روایت میں ہے۔ سعد نے پوچھا
کون سی خیرات افضل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا، اس کو
امام نسائی نے نکالا" (نسائی جلد ۲ ص۱۳۲)

وِصال شُدہ ماں کے نام کا کنواں لگوانا

حضرت سعد بن عبادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم سعد کی ماں کا انتقال ہو
گیا ہے کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا۔ پانی بہترین صدقہ ہے انہوں نے ایک
کنواں کھدوایا اور کہا یہ اُم سعد کا ہے (هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ)

ف:۔ پانی کی خیرات کرد پانی سے دینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں۔
خصوصاً ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کم ہو۔ بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں
عام مسلمان ختم شریف فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی اور دودھ بھی رکھ دیتے

ؔ ابوداؤد جلد ۱ ص۲۴۳، نسائی جلد ۲ ص۱۳۲، مشکوٰۃ ص۱۶۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ ص

Marfat.com

ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔ بزرگانِ دین کے نام کی سبیلیں وصال شدہ مسلمانوں کے نام کی سبیلیں ایصالِ ثواب کی نیت سے لگانا ان سب کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے۔ ثواب بخشتے وقت ایصال ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنت ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔ دوسرے یہ کہ کسی شے پر میت کا نام آجانے سے وہ شے حرام نہ ہوگی۔ دیکھو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کنویں کو اپنی ماں مرحومہ کے نام سے منسوب کیا۔

(ماخوذ از مرآۃ) مؤلفہ :۔ مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو گواہ بنا کر ماں کے نام باغ صدقہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ میں سے تھے اُن کی ماں اُس وقت مرگئی جب کہ وہ گھر میں نہیں تھے پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں فوت ہوگئی میں اُس وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں کچھ اُس کی طرف سے خیرات کروں تو اُس کو فائدہ ہوگا۔ (ثواب پہنچے گا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

لہ بخاری شریف جلد ۱ صہ ۳۸۶، باب الاشہاد فی الوقف والصدقہ
تیسیر الباری جلد ۴ صہ ۲۲۔ ابوداؤد جلد ۲ صہ ۴۳۔ نسائی جلد ۲ صہ ۱۳۳

Marfat.com

گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

بعد از وصال ماں باپ کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس[1] رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (جو کہ خزرج کے سردار تھے) نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سے مسئلہ پوچھا۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں گذر گئی اس کے ذمہ ایک نذر تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا تو اُس کی طرف سے ادا کر دے۔

ماں باپ کی طرف سے حج یا عُمرہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس[2] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ عرض کرنے لگی یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کا حج اُس وقت

---

[1] بخاری شریف جلد ۱ صہ ۳۸۷/۹۹۱ .... قضاءِ نذور عن المیت
مشکوٰۃ شریف باب فی النذور صہ ۲۹۷، تیسیر الباری جلد ۴ صہ ۲۲،
مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۲۰۵، ابوداؤد جلد ۲ صہ ۱۱۲۔

[2] بخاری شریف جلد ۲ صہ ۹۲۰، تیسیر الباری جلد ۸ صہ ۱۵۴، مشکوٰۃ شریف صہ ۲۲۱
مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صہ ۹۸، مسلم جلد ۱ صہ ۳۱؟، ترمذی جلد ۱ صہ ۱۸۵، نسائی جلد ۲ صہ ۳، ابوداؤد

Marfat.com

فرض ہوا۔ جب کہ میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے۔ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں اُس کی طرف سے حج کرلوں تو کافی ہو گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا ہاں !۔[1]

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ! بلاشبہ میرے والد ماجد بہت بوڑھے آدمی ہیں جو حج یا عمرہ کرنے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے اور نہ سفر کرسکتے ہیں (اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے ؟) پیارے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ کرو۔

وصال شدہ ماں کی طرف سے حج

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے[2] روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مرگئی کیا میں اُس کی طرف سے حج کرلوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] مشکوٰۃ ص۲۲۲، ترمذی جلد ۱ ص۱۸۶، ابو داوٗد جلد ۱ ص۲۵۹، نسائی جلد ۲ ص۳، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص۹۷، جائزۃ الشعوذی جلد ۱ ص۳۴۸ ؛

[2] بخاری جلد ۲ ص۱۰۹۸، تیسیر الباری جلد ۹ ص۳۴۱، بخاری جلد ۱ ص۲۴۹ جلد ۳ ص۵۱، نسائی جلد ۲ ص۳ (نسائی شریف میں ماں کی بجائے بہن کا ذکر ہے ؛

Marfat.com

علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! اُس کی طرف سے حج کر بھلا بتا تو سہی اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو ادا کرتی اس نے عرض کیا بے شک ادا کرتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کا بھی قرض ادا کرو اُس کا قرض ادا کرنا تو اور ضروری ہے۔

باپ کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے کا حکم

ؒ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس بیوی تھی جس کے ساتھ مُجھ کو بہت محبت تھی۔ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کو ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھے فرمایا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ طلاق دے دو۔

ف ۱ :۔ شاید اُس بیوی میں کوئی دینی خرابی ہو گی۔ محض دنیاوی وجہ پر طلاق کا حکم نہ دیا ہو گا (مرآۃ)

ف ۲ :۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ امر وجوب کا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اس حکم کی بنا پر طلاق دینا واجب ہو گیا صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ امر استحباب کے لئے ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ طلاق دے دو تاکہ تمہارے والد تم

ؒ مشکوٰۃ ص ۲۱۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۵۰، ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۲

Marfat.com

پر ناراض نہ ہول۔ (ماخوذ از مرآۃ)
(مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ماں باپ کے قریبیوں کا احترام اور حسن سلوک

حضرت ابو رمثہ[1] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ تو اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اور اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کر ان کے بعد ترتیب وار جو رشتہ دار زیادہ قریب ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

[2] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے (خاندانی) نسب سیکھو۔ جن کے جاننے سے تم اپنے عزیز و اقارب سے صلہ رحمی کر سکو گے۔ اقارب میں صلہ رحمی کرنا مال میں کثرت اور اجل میں تاخیر کا باعث ہے۔

رضاعی والدہ کا مقام

حضرت[3] ابو الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام

---

[1] مستدرک حاکم جلد ۴ ص۱۵۱
[2] مشکوٰۃ ص۴۲۰، ترمذی جلد ص، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۳۰
[3] مشکوٰۃ ص۴۲۰، ابو داؤد جلد ۲ ص۳۵۴ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۳۳

Marfat.com

جعرانہ میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے اسی موقع پر ایک عورت آگئی جب نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے قریب پہنچ گئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اس کے لئے اپنی چادر (مبارک) بچھادی جس پر وہ بیٹھ گئی (یہ ماجرا دیکھ کر) میں نے کسی سے پوچھا یہ کون مائی صاحبہ ہیں اس پر لوگوں نے بتایا یہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کی رضاعی والدہ ہے جس نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کو دودھ پلایا تھا

ماں کی بہن سے حُسن سلوک

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے بہت بڑا گناہ کر لیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا کیا تیری والدہ ہے۔ عرض کیا نہیں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا کیا تیری کوئی خالہ ہے۔ عرض کیا جی ہاں خالہ ہے۔ فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو۔

جس کے ساتھ باپ سلوک کرتا تھا اس کے ساتھ حُسن سلوک

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی ان سے سفر

۱ے ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۲، مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۰، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۳۱، مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ ۱۸۲، درمنثور جلد ۔ صفحہ ۳

۲ے الادب المفرد صفحہ ۹ ۔ زہبۃ المجالس جلد ۱ صفحہ ۲۰۲

Marfat.com

میں ملا۔ اس اعرابی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوست تھا۔ اُس اعرابی نے کہا کیا آپ فلاں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے نہیں ہیں فرمایا ہاں (انہیں کا بیٹا ہوں) اس کے بعد انہوں نے اعرابی کو ایک گدھا دے دیا جسے وہ ساتھ لاتے تھے اور اپنے سر سے عمامہ اُتار کر بھی اُس اعرابی کو دے دیا۔ آپ کے بعض ساتھیوں (اسلامی بھائیوں) نے کہا اس اعرابی کے لئے تو دو درہم ہی کافی تھے۔ اس پر (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) کہا۔ نبی کریم صلی اللہ (تعالیٰ) علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے باپ کی دوستی کو نبھاؤ۔ اُسے ختم نہ کرو ورنہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) تمہارا نور بجھا دے گا

لہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ ایک شخص اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

ٹہ حضرت سعد بن عباد الزرقی فرماتے ہیں کہ ان کے والد (ماجد) نے فرمایا ہم لوگ مدینہ کی مسجد میں عمرو بن عثمان کے ساتھ بیٹھے تھے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے بھتیجے کا سہارا لئے ہوئے آئے اور مجلس سے گذر گئے۔ پھر متوجہ ہوئے اور ان پر لوٹے پھر فرمایا کہ میں دو یا تین مرتبہ عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گذرا۔ قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس نے حضرت محمد (مصطفےٰ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی کتاب میں دو بار (مذکور) ہے کہ اُس سے قطع تعلقی نہ کرو جس سے تمہارا باپ صلہ رحمی اور حسن سلوک کرتا رہا۔ ورنہ اس

لہ الادب المفرد ص۹ ٹہ الادب المفرد ص۹

Marfat.com

کی وجہ سے تیرا نور بجھ جائے گا۔

ماں باپ کی قبر پر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہوا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد) اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔[1]

ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنے والے کو بھی برابر اجر ملتا ہے

[2] فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جب کوئی شخص اپنے مسلمان والدین کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا ہے اور ان کے اجر میں کمی کئے بغیر اس آدمی کو بھی ان کے برابر اجر ملتا ہے۔

جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر کی دوری سے

[3] فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی دوری سے پائی جاتی ہے۔ مگر والدین کا نافرمان

---

[1] انوار الحدیث ص۴۰۵، درمنثور جلد۴ ص۱۷۴ (عن محمد بن نعمان)

[2] مکاشفۃ القلوب مترجم ص۵۹۲ [3] مکاشفۃ القلوب مترجم ص۵۹۱

Marfat.com

اور قطع رحمی کرنے والا اس کی خوشبو کو نہیں پائے گا۔

حدیث آمین

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے لگے تو پہلے دوسرے اور تیسرے زینے پر آمین، آمین، آمین فرمایا۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبریلِ امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس سے حسن سلوک نہ کیا اور مر گیا تو وہ جہنم میں گیا اور اسے اللہ تبارک وتعالیٰ دور کرے اس کی ناک خاک آلود ہو وہ جنت کی راہ بھول گیا۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام عرض کرنے لگے آپ فرما دیجئے آمین۔ تو میں نے آمین کہی۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور گناہ بخشوائے بغیر مر گیا وہ جہنم میں گیا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) نے اسے دور کر دیا۔ آپ آمین فرما دیجئے تو میں نے آمین کہی۔ پھر جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود شریف نہ پڑھا۔ وہ جہنم میں گیا اور جنت کی راہ بھول گیا۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام عرض کرنے لگے آپ فرما دیجئے آمین۔ تو میں نے آمین کہی۔

فا :- اس حدیث شریف میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کی تین دعائیں

---

[1] مستدرک (عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ ابن حبان (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) طبرانی (عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جلاء الافہام ص۶- ۱۷- ۵۶۔

Marfat.com

ہیں۔ اور حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان تینوں پر آمین فرمائی ہے۔ پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کی آمین نے دُعا جتنی سخت بنا دی وہ ظاہر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل امین علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم نے کہا کہ آمین فرمائیے تو جناب سرکارِ دو عالم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آمین فرمایا جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ اس مضمون کی احادیث مختلف راویوں سے بیان ہیں مثلاً حضرت مالک بن حویرث، حضرت انس، حضرت جابر، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوذر، حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان احادیث کا خلاصہ اس طرح ہے کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی دُعا ہے۔ شقاوت حاصل ہونے کی خبر ہے۔ یہ شخص ظالم ہے۔ بخیل ہے۔ جنت کی راہ بھول جانے والا جہنم میں داخل ہونے والا ہے۔

بے دین ماں باپ کی ہدایت کے لئے بزرگوں سے دُعا کروانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی والدہ (محترمہ) کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرکہ تھیں۔ ایک روز (اسی طرح) میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ

---

[1] مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۰۱، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۰۔

Marfat.com

وبارک) وسلم کے بارے میں وہ بات کہی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک) وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم)۔ میں اپنی والدہ (ماجدہ) کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھیں۔ آج جب میں نے ان کو دعوتِ اسلام دی تو انہوں نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے حق میں وہ بات کہی جو مجھے (بہت) ناگوار ہے۔ آپ (مہربانی فرماکر) اللہ (تبارک وتعالےٰ جل جلالہٗ) سے دُعا فرمائیں کہ ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ حضور (نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا) نے فرمایا۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ میں نبی کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی دُعا سے خوش ہوکر نکلا۔ جب میں گھر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ (ماجدہ) نے میرے پاؤں کی آواز کو سُنا اور فرمانے لگیں۔ اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ذرا ٹھہرا رہ۔ (فرماتے ہیں) میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی۔ میری والدہ (محترمہ) نے غسل کیا۔ اپنی قمیص پہنی اور اوڑھنی اوڑھنے میں جلدی کی پھر دروازہ کھولا۔ بعد ازیں فرمانے لگیں اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے سوا کوئی (برحق) معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) نے آپکی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے اور ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی والدہ (ماجدہ) کو (دولت) ہدایت بخشی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل سلطانہٗ) کی حمد وثنا کی اور بہتر بات ارشاد فرمائی۔ (حضرت

Marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت ایمان والوں کے دل میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ تب آقائے دوجہاں سرور انبیا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ (جل جلالک) اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اس کی ماں کی محبت اپنے صاحب ایمان بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت اُن کے دلوں میں ڈال دے۔ پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا کہ جس نے مجھے سُنا یا دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو یعنی ہر ایک مومن بندہ خدا نے مجھ سے محبت کی۔

کافر باپ کی طرف سے وصیت کے بارے میں حکم اور ایصال ثواب

حضرت عمرو ابن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اُس کی طرف سو غلام آزاد کئے جائیں۔ اُس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اُس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دے (پھر انہوں نے سوچا کہ میرا باپ تو کافر ہے اس عمل کا اسے کیا فائدہ ہوگا) حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جب تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں آزاد نہیں کروں گا۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیک وسلم میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام

لہ ابوداؤد شریف جلد ۲ صـ ۴۳، مشکوٰۃ جلد ۱ عربی صـ ۲۶۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صـ ۲۲۵

Marfat.com

نے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور عمرو (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) پر پچاس باقی ہیں۔ کیا میں بھی اس کی طرف سے آزاد کر دوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو ان کا ثواب پہنچتا۔ (مرگیا مردود۔ نہ صدقہ نہ درود)

ماں باپ کیلئے نفل نماز کا ثواب

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا ارشادِ مبارک ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان شب جمعہ کو دو رکعتیں پڑھے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور بعض روایات میں پانچ بار پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ استغفار کرے اور پندرہ مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم پر درود شریف بھیجے اور ان سب کا ثواب اپنے والدین کو بخشے تو اس نے ان دونوں کا حق ادا کر دیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد کے سوا ان دونوں کا ثواب کسی کو معلوم نہیں۔[1]

والدین سے حسن سلوک کرنے والے کا درجہ

حضور اقدس[2] صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے

---

[1] نزہتہ المجالس جلد ۲ ص ۔ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
[2] نزہتہ المجالس جلد ۲ ص ۔ باب معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

والے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا اور اپنے والدین کو ستانے والے اور ابلیس کے درمیان جہنم میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

بیٹے کا مال

ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی بارگاہ میں[1] حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے اُس کا باپ عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کمزور تھا اور میں قوی تھا وہ محتاج تھا اور میں غنی تھا۔ میں اپنی ملک میں سے کسی چیز سے اسے منع نہیں کرتا تھا آج میں کمزور ہو گیا ہوں اور یہ غنی ہے مجھے اپنا مال دینے میں بخل کرتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی اُسے سُنے گا تو رونے لگے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

عقائد کو پختہ اور اعمال کو درست
کرنے والی کتابیں خریدنے کے لئے
نگینہ کُتب خانہ
عُمردین روڈ۔ وسن پورہ۔ لاہور ۳۹ سے رابطہ قائم کریں۔

[1] نزہۃ المجالس جلد ۲ ص باب معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصل سوئم

واقعات اور حکایات

واقعہ نمبر۱ حضرت عبدالرحمن صفوری شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں عیون المجالس کے حوالہ سے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ابویزید بسطامی بیس برس کے تھے۔ اس وقت کی بات ہے فرماتے ہیں کہ میری ماں نے مجھے اپنے پاس بلایا کہ اپنا ہاتھ میرے سر کے نیچے رکھ اور میں آرام کروں۔ فرماتے ہیں میرا دل شب بیداری سے لگ گیا تھا۔ میں نے اُن کا کہا مان لیا۔ اور اُن کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ دیا اور ایک ہاتھ کمر پہ۔ وہ آرام کرنے لگیں اور میں نے قل شریف کی تلاوت شروع کر دی اور اسی طرح صبح تک سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ سُن ہو گیا میں نے کہا ہاتھ تو میرا ہے اور والدہ کا حق خدا کے لئے ہے۔ میں نے اتنے عرصہ میں دس ہزار مرتبہ قُل ہو اللہ احد پڑھی تھی۔ اور اس کے بعد میں نے جو ہاتھ سُن ہوا۔ اُس سے کام نہ لے سکا۔ جب اُن کا وصال ہوا تو ان کے کسی اسلامی بھائی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں اور رحمٰن کی تسبیح پڑھنے میں مصروف ہیں۔ اُن سے پوچھا گیا اس درجہ اور مقام پر

Marfat.com

آپ کس وجہ سے پہنچے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک اور مصیبتوں میں صبر کرنے سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عظیم ہے کہ اپنے والدین کا فرمانبردار بندہ اور پروردگارِ عالم کا فرمانبردار بندہ یہ دونوں اعلیٰ علیین میں ہوں گے۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

واقعہ ۲

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ماں نے پانی منگوایا۔ میرے لانے تک والدہ ماجدہ سو گئیں میں اپنی والدہ محترمہ کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا جب میری ماں بیدار ہوئیں تو پوچھا کہ پانی کہاں ہے میں نے آبخورہ دے دیا۔ سردی کی شدت تھی۔ آب خورے میں سے کچھ پانی بہہ کر گر گیا تھا اور میری انگلی پر جم گیا جب آبخورہ دیا تو میری انگلی کی کھال اُتر گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے پوچھا یہ کیا؟ میں نے حال بیان کیا تو کہنے لگیں کہ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

حکایت ۳

ابن جوزی نے کہا ہے کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہوا ہے کہ ساری عجیب باتیں بنی اسرائیل میں ہوئی ہیں اُن سے نقل کرکے بیان کیا کرو کوئی حرج نہیں ہے اور آدمیں نہیں دو بڑھیوں کا واقعہ بیان کردوں۔ بنی اسرائیل قوم میں ایک شادی شدہ آدمی تھا جس کی ماں اور ساس دونوں زندہ اور نابینا تھیں۔ وہ شخص اپنی بیوی سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اُس کی ماں بہت نیک سیرت عورت تھی جب کہ ساس بد عورت تھی اور اپنی بیٹی کو داماد کی خلاف بھڑکاتی تھی۔ ایک دن وہ شخص اپنی ماں کو بیوی کی خاطر بے آب و دانہ جنگل میں اکیلا چھوڑ آیا

Marfat.com

بوڑھیا بے چاری اکیلی جنگل میں ٹھوکریں کھانے لگی۔ درندے اُس کے گرد جمع ہونے لگے اتنے میں ایک فرشتہ اُس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں جو تیرے چاروں طرف سنائی دے رہی ہیں۔ اُس نے جواب دیا اچھی آوازیں ہیں گلئے بکری اونٹ کی آوازیں ہیں اُس نے کہا اچھا انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا فرشتہ یہ کہہ کر چلا گیا۔ جب اگلا دن ہوا تو میدان اونٹوں، بکریوں اور گائیوں سے بھر گیا۔ ادھر بیٹے کے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں ماں کس حال میں ہے چنانچہ جب وہ آیا تو کیا دیکھتا ہے۔ سارا میدان اونٹوں بکریوں اور گائیوں سے بھرا پڑا ہے اپنی ماں سے پوچھنے لگا ماں یہ کیا ہے۔ ماں نے کہا تو نے تو مجھے ستایا تھا اور بیوی کے کہنے پر مجھے یہاں چھوڑ گیا۔ بہر حال میں تو ماں ہی ہوں۔ لڑکا بڑا نادم ہوا۔

اُس کے بعد وہ اپنی ماں کو اٹھا کر لے گیا اور جو کچھ خدا نے دیا تھا۔ سب کچھ ہنکا کر مع اپنی ماں کے بی بی کے پاس پہنچا۔ اُس کی بیوی کہنے لگی۔ ہرگز نہ مانوں گی جب تک میری والدہ کو بھی وہاں چھوڑ کر نہ آؤ گے۔ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ کر آئے تھے۔ چنانچہ وہ اُس کو بھی لے گیا جب شام ہوئی تو درندوں نے اسے آگھیرا اور وہی فرشتہ جو اُس شخص کی ماں کے پاس آیا تھا پھر آیا اور کہنے لگا اے بڑھیا مائی یہ کیسی آوازیں ہیں وہ کہنے لگی یہ درندوں کی آوازیں ہیں یہ مجھے کھا جائیں گے۔ اُس فرشتے نے کہا ایسا ہی ہو جائے گا اس کے بعد وہ چلا گیا اور ایک درندہ اُسے کھا گیا جب صبح ہوئی تو اس کی بیوی نے کہا جاؤ ذرا دیکھو تو میری ماں کا کیا حال ہوا وہ گیا تو وہاں جو کچھ درندے کھا کے چھوڑ گئے تھے اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اُس کی ماں کی ہڈیاں لا کر دیں جونہی اُس نے اپنی ماں کا بُرا حشر دیکھا تو غم کے مارے مر گئی۔ (نزہتہ المجالس) جلد ا صہ ۱۹۹

Marfat.com

حکایت ۴

حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک مرد صالح تھا۔ اس کے لڑکے نے شراب پی لی۔ باپ نے بیٹے کو ڈانٹا۔ بیٹے نے اپنے باپ کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ طمانچہ اتنے زور سے مارا کہ آنکھ نکل پڑی۔ جب لڑکے کو نشہ سے ہوش آیا تو اپنی مذکورہ بالا ذلیل حرکت پر سخت شرمندگی ہوئی۔ لڑکے کو نہ صرف ندامت ہوئی بلکہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ ہی کاٹ ڈالا۔ باپ نے جب بیٹے کا کٹا ہوا ہاتھ اور اس کی تکلیف دیکھی تو بے چین ہوگیا اور رونے لگا اور کہنے لگا کاش میری ہزار آنکھیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل پڑتیں تو اچھا تھا۔ لیکن تو اپنا ہاتھ نہ کاٹتا اس کے بعد وہ دونوں باپ اور بیٹا حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور قصہ کہہ سنایا۔ حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اُس کی آنکھ اس کی جگہ رکھ دی اور لڑکے کا ہاتھ اپنی جگہ لگا دیا اور حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کی بارگاہ میں گزارش کی دُعا کی کہ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد) والد کی حُرمت اور والدہ کی شفقت کی بدولت ان دونوں کو شفا عنایت فرما کر میری عزت رکھ لے چنانچہ فوراً اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد) نے دونوں کو شفا عنایت فرمادی۔ (نزہتہ المجالس) جلد ا صـ۲۰۱

واقعہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اویس قرنی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ اُن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے

Marfat.com

خیر التابعینؓ فرمایا اور یہ بھی فرمایا ان سے اپنے لیے دعائے مغفرت کرانا۔ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ظاہرہ زمانہ حیات میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن والدہ کی خدمت کی وجہ سے بارگاہِ رسالت مآب علیہ التحیۃ والثنا میں حاضر نہ ہو سکے اور شرف صحابیت سے محروم ہو گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے ان کے اس عمل کی قدر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ان سے دعا کرانا۔ والدین کی خدمت کا کیا مرتبہ ہے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ظاہر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ اویس کی والدہ ہے اس کے ساتھ انہوں نے حسن سلوک کیا ہے۔ اگر اویس (کسی بات میں) اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد پر قسم کھا لے تو اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ضرور اس کی قسم پوری کرے۔

(ماں کی ممتا) حکایت ۶

ایک بار دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لے کر سفر کو نکلیں تو ایک جگہ قیام کے دوران ایک کے بچہ کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا پھر دونوں عورتیں جھگڑنے لگیں کہ تیرے ہی بچے کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے۔ فیصلہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا پر ٹھہرا۔ حضرت داؤد علیہ السلام فرمانے لگے بڑی کو دے دو لیکن حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے

۱؎ صحیح مسلم جلد۲ ص۳۱۱، مشکوٰۃ ص۵۸۲

۲؎ صحیح مسلم جلد۲ ص۳۱۱۔

۳؎ نزہۃ المجالس جلد۱ ص۱۹۸

Marfat.com

فرمایا کہ چھری لاؤ اور میں اس بچہ کو چیر دیتا ہوں چونکہ تم دونوں دعوے دار ہو۔ آدھا آدھا لے لو یہی فیصلہ ہے ۔ چھوٹی بولی خدا کے پیارے نبی ایسا نہ کیجئے یہ اُس کا بیٹا ہے پس اُسی کو دے دیجئے پس اُس کی شفقت اور مامتا سے معلوم ہو گیا کہ یہ اُسی کا بیٹا ہے ۔ بخاری شریف جلد ا صـ ۴۸۷

حکایت ۷

کسی نے استاذ ابو اسحٰق سے بیان کیا کہ میں نے شب گزشتہ کو خواب میں دیکھا ہے گویا آپ کی داڑھی جواہرات اور یاقوت سے مرصع ہے ۔ انہوں نے کہا تم نے سچ کہا کیونکہ گذشتہ شب کو میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے ۔ نزہتہ المجالس جلد ا صفحہ ۲۰۰

حکایت ۸

علامہ عبدالرحمٰن صفوری محدث رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ابن جوزی نے کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جنت میں جو اس کا رفیق ہے ۔ اُسے دکھلا دے ۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ فلاں شہر میں جائیے وہاں آپ کو ایک قصاب ملے گا وہی آپ کا جنت میں رفیق ہو گا ۔ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اس کو دوکان میں جا کر دیکھا ۔ اُس کے پاس ایک تھیلا بھی تھا ۔ اُس نوجوان قصائی نے جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو دیکھا تو کہنے لگا اے خوبرو کیا آپ میرا مہمان بننا پسند کرتے ہیں ۔ فرمایا ہاں ۔ چنانچہ وہ نوجوان آپ کو گھر لے گیا ۔ اور آپ کے سامنے کھانا چنا اور خود بھی کھانے لگا ۔ جب وہ ایک لقمے کھا لیتا تو دو لقمے اُس تھیلے میں رکھتا جاتا تھا ۔ اسی حال میں دفعتاً کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ جوان اُچھل کر گیا اور تھیلا چھوڑ گیا ۔ حضرت موسیٰ

Marfat.com

کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس تھیلے کے اندر دیکھا تو اس میں ایک بوڑھے اور بڑھیا کو پایا۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو دونوں مسکرائے۔ اور ان کی رسالت کی گواہی دیتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ پھر جب وہ نوجوان آیا اور تھیلی کو دیکھا تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور عرض کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کس نے بتایا اُس نے کہا ان دونوں نے۔ پوچھا وہ کیسے۔ عرض کیا حضور میں ہر وقت ان کی نگہداشت کرتا رہتا تھا اور ان کو کھلائے بغیر کبھی نہ کھاتا تھا۔ اور وہ دونوں اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد سے روزانہ دعا کیا کرتے تھے ان کی جان نہ نکلے جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت نہ کرلیں اور میری ماں جب شکم سیر ہوتی تھی تو کہا کرتی تھی کہ اے اللہ جل جلالک ہمارے بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ہمنشیں بنا یو۔ تو حضرت موسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا تیری ماں کی دُعا قبول ہو چکی ہے اور تجھے جنت میں میرا ساتھ نصیب ہو گا۔ نزہۃ المجالس جلد ا صـــ ۲۰۰

حکایت ۹

ایک شخص کے تین لڑکے تھے وہ بیمار پڑا تو بڑے بھائی نے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا تم مجھے باپ کی خدمت کر لینے دو اور میراث تم لے لینا۔ چنانچہ وہ مرتے دم تک اپنے باپ کی خدمت کرتا رہا۔ اُس شخص کے مرنے کے بعد حسب فیصلہ وراثت کے مالک دونوں بھائی ہوئے۔ ایک رات باپ کی خدمت کرنے والے نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ فلاں مقام پر جا اور وہاں سے ایک اشرفی لے لے۔ اُس نے پوچھا اس میں میرے لئے برکت ہو گی؟

Marfat.com

کہنے والے نے کہا نہیں۔ تو اس نے نہ لی۔ پھر دوسری شب اُس نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ فلاں مقام سے دس اشرفیاں لے لے۔ اُس نے پوچھا اس میں برکت ہو گی جواب ملا کہ نہیں اُس نے پھر کچھ نہ لیا پھر تیسری شب کو خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ فلاں مقام سے ایک اشرفی لے لے اور اُس میں تیرے لیے برکت ہوگی۔ چنانچہ صُبح ہوئی تو اس نے ایک اشرفی لے کر اُس کی مچھلی خریدی جب اُس مچھلی کو چیرا۔ اُس میں سے دو جوہر ملے اُن دونوں کو اُس نے بادشاہ کے ہاں ساٹھ ہزار اشرفیوں کے عوض فروخت کر دیا پھر اُس نے خواب دیکھا اور سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تو نے جو اپنے باپ کی خدمت کی ہے یہ اُس کا صلہ ہے۔ نزہتہ المجالس جلد ا صفحہ ۲۰

ماں کی خدمت ماں کی دُعا حکایت نمبر ۱

جب حضرت موسےٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا انطاکیہ سے شام کا ارادہ کر کے چلے تو تھک گئے۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اس پہاڑ کی وادی میں میرے ادھر ادھر کے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ وہیں میرا ایک بندہ بھی ہے۔ اُس سے سوار ہونے کے لیے کوئی شے لے لیجئے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا جب وہاں پہنچے وہ شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ نے اُس سے فرمایا۔ اے بندۂ خدا مجھے سواری چاہیئے۔ اُس نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا چلا جا رہا ہے اُس نے کہا اے بادل کے اُترآ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں چاہتے ہوں پہنچا دے۔ چنانچہ وہ ابر اُتر کر زمین سے لگ گیا۔ حضرت موسیٰ علی نبینا و

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر سوار ہو کر چل دیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود جل جلالک نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا آپ جانتے ہیں میں نے یہ مرتبہ اُسے کیوں عطا فرمایا۔ عرض کیا اے رب نہیں ارشاد ہوا کہ مرتے دم اس کی ماں نے ایک حاجت چاہی تھی اس نے اُسے فوراً پورا کر دیا تو اُس کی ماں نے اُسے دعا دی تھی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالک جیسے اس نے میری حاجت پوری کی ہے۔ آپ اس کی حاجت پوری کیجئے۔ اگر یہ مجھ سے یہ بھی درخواست کرے کہ آسمان کو زمین پر اُلٹ جب بھی منظور کر لوں۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صہ ۲۰۰

حکایت ۱۱

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے ایک شخص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُس کے بیٹے کے ساتھ جیل بھیج دیا۔ اُس شخص کی عادت تھی کہ گرم پانی سے ہی وضو کرتا تھا۔ داروغہ جیل نے قید خانہ میں آگ لے جانے کی ممانعت کی تو لڑکے نے رات کو قندیل پر پانی رکھ کر اپنے والد کے لئے گرم کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص کو ذرا گرم پانی ملا اُس نے بیٹے سے پوچھا یہ پانی کہاں سے آیا ہے تو اس کے بیٹے نے جواب دیا۔ اُس قندیل پر گرم کیا ہے جب یہ خبر داروغہ جیل کو پہنچی۔ تو اُس نے قندیل کو اونچا کر کے لٹکا دیا۔ تب لڑکے نے یہ کیا کہ رات بھر پانی کے برتن کو اپنے سینے سے لگائے دل پر رکھے رہا۔ کسی قدر اُس میں گرمی آگئی اُس کے باپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ اُس نے اصل صورتِ حال بیان کر دی۔ تب باپ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد اس کو جہنم کی گرمی نہ چکھائیو۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صہ ۱۹۷

Marfat.com

واقعہ ۱۲

صاحب نزہتہ المجالس حضرت علامہ عبدالرحمان صفوری شافعی محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں میں نے ترغیب و ترہیب میں بروایت بعض تابعین دیکھا ہے کہ ان کا کسی قبیلے سے گذر ہوا۔ وہاں انہیں گورستان نظر پڑا۔ عصر کے بعد اس میں سے ایک قبر شق ہو گئی اور اس کے اندر سے ایک آدمی نکل آیا۔ اس کا سر گدھے کا سا تھا اور بدن آدمی کا سا۔ تین مرتبہ گدھے کی بولی بولا پھر قبر اس کے اوپر جڑ گئی۔ پھر اس کی عورت سے اس کا حال پوچھا تو اس نے بتلایا کہ یہ شراب پیا کرتا تھا اور اس کی ماں اس سے کہتی تھی کہ خدا سے ڈر تو کہتا تھا تو گدھے کی طرح نہ چلّایا کر۔ پھر عصر کے بعد مر گیا۔ اسی وجہ سے عصر کے بعد اس کی قبر پھٹ جاتی ہے اور وہ نکل کر تین بار گدھے کی بولی بولتا ہے۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صہ ۱۹۹

واقعہ ۱۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک یمنی آدمی کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور اپنی پیٹھ پر اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اور یہ شعر پڑھتا جاتا ہے

انی لھا بعیرھا المذلل ان اذعرت رکابھا لم اذعر

میں اس کے لئے ایک سواری کا اونٹ ہوں

جب سواروں کو ڈرایا جائے تو میں ڈرتا نہیں

پھر اس نے کہا اے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا میں نے اپنی ماں کا حق

لہ الادب المفرد صہ۲

Marfat.com

ادا کر دیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا نہیں! بلکہ اس کی تو ایک آہ کا بھی ابھی حق ادا نہیں ہوا۔ پھر حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف میں مصروف ہو گئے۔ اور مقام ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا پر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر ارشاد فرمایا۔ لے ابن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں اس سے قبل کے لئے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

واقعہ ۱۴

لہ تفسیر ابنِ کثیر میں ہے ایک شخص اپنی والدہ کو کمر پر اٹھائے ہوئے طواف کر رہا تھا۔ اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے عرض کیا کہ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک سانس کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔

حضرت جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واقعہ ۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے[۲]

انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جریج والا بچہ پالنے میں بولا

لوگوں نے عرض کیا یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم) جریج والا بچہ کون ہے فرمایا! سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ہے جریج ایک عابد و زاہد آدمی تھا۔ جو اپنی خانقاہ میں رہائش پذیر تھا۔ ایک چرواہا اس کی خانقاہ کے نیچے ٹھہرا کرتا تھا۔ گاؤں میں ایک

لہ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۵۔ ۲ے مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۰۷/۴۳۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ الادب المفرد صفحہ ۹۔

Marfat.com

عورت تھی جو اُس چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک دن جریج نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی ماں آگئی اُس نے پکارا جریج جریج! جریج نے دل میں سوچا ایک طرف ماں ہے اور دوسری طرف نماز۔ اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ ماں نے دوبارہ پکارا جریج نے دل میں کہا کہ نماز ہے اور ماں ہے پھر اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ جریج نے ماں کو جواب نہ دیا تو ماں نے کہا۔ جریج خدا تجھے موت نہ دے جب تک تو کسبیوں کا منہ نہ دیکھے۔ یہ کہہ کر واپس چلی گئی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ گاؤں والی وہ عورت جو چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی، اُس کو بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ اس کے ہاں بچہ ہوا ہے بادشاہ نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہہ دیا جریج کا۔ بادشاہ نے پوچھا خانقاہ والے جریج کا۔ اُس نے کہا ہاں بادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کی خانقاہ کو توڑ دو اور میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے جریج کی خانقاہ کو پھاوڑے سے توڑ پھوڑ دیا منہدم کر دیا۔ جریج کو مارا پیٹا اور اس کا ہاتھ اس کی گردن سے باندھ دیا اور بادشاہ کے پاس لے کر چلے جب وہ رنڈیوں کے پاس سے گذرے تو اس نے کسبیوں کو دیکھا اور مسکرایا رنڈیاں بھی جریج کو دیکھنے لگیں۔

بادشاہ نے کہا یہ رنڈیاں کیا کہتی ہیں۔ جریج نے کہا کیا کہتی ہیں بادشاہ نے کہا یہ کہتی ہیں کہ اُس عورت کا بچہ تیرا بچہ ہے۔ کسبیوں نے جریج نے پوچھا کیا تم یہی کہتی ہو انہوں نے کہا ہاں۔ چنانچہ جریج نے پوچھا وہ بچہ کہاں ہے لوگوں نے کہا عورت کی گود میں ہے وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور بچہ سے پوچھا تیرا باپ کون ہے بچہ بولا گائے کا چرواہا۔

بادشاہ کو اصل حالات سے بچہ کے بولنے کی وجہ سے آگاہی ہوئی تو جریج

Marfat.com

سے کہا میں تیری خانقاہ سونے کی بنوادوں۔ جریج نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا چاندی کی بنا دوں۔ جریج نے پھر انکار کر دیا بالآخر جریج نے بادشاہ کو کہا اگر تو بنوانا ہی چاہتا ہے تو ویسی ہی بنوادے جیسی تھی پھر بادشاہ نے کہا ایک بات بتاؤ کہ کسبیوں کو دیکھ کر تم مسکراتے کیوں تھے۔ جریج نے کہا ایک بات تھی جسے میں جانتا ہوں وہ بات میری ماں کی بد دعا ہے جو مجھے لگ گئی پھر حضرت جریج نے لوگوں کو اپنا اور اپنی ماں کا واقعہ سنایا۔

ماں باپ کی دعا کا اثر حکایت [۱۶]

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد نے حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف وحی بھیجی کہ دریا کی طرف تشریف لے جائیے تو عجیب وغریب شئی نظر آئے گی چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور آصف بن برخیا کو حکم فرمایا کہ دریا میں غوطہ زن ہو۔ انہوں نے غوطہ لگایا تو کافور کا ایک قبہ ملا جس میں چار دروازے تھے۔ ایک دروازہ موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا اور چوتھا زبرجد سبز کا تھا۔ سب دروازے کھلے ہوئے تھے اور پھر بھی ایک قطرہ پانی اندر نہ جاتا تھا۔ اس قبہ کے اندر ایک خوبصورت نوجوان تھا جو کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیتہ والثنا اس کے پاس گئے اور اس سے اس کا حال اور معاملہ پوچھا اس نے بیان کیا کہ میرے والد صاحب اپاہج تھے اور والدہ صاحبہ نابینا تھیں میں نے سات برس تک دونوں کی خوب خدمت کی جب میری ماں کے وصال کا وقت آیا تو اس نے دعا دی اے رب ذوالجلال اپنی اطاعت میں اس کی عمر دراز فرما اور جب میرے باپ کے اس دنیا سے انتقال کا وقت آیا۔ تو انہوں نے

Marfat.com

رب کائنات کے حضور التجا کی کہ میرے لڑکے سے ایسے مقام پر خدمت لے جہاں شیطان کو اُس کے پاس تک راہ نہ ملے۔ چنانچہ بعدازیں میں اسی دریا کی طرف چل نکلا اور مجھے یہ قبہ نظر پڑا اور میں اس میں داخل ہوگیا۔ تب سے میں اسی جگہ ہوں۔ حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے پوچھا تو کس زمانے میں تھا۔ اُس نے عرض کیا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا کے زمانہ میں۔ حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے تاریخ کا حساب لگا کر فرمایا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار چار سو برس گزر چکے ہیں اور خالق کائنات کی قدرت یہ کہ اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا ہے

پھر آپ نے پوچھا تیرا کھانا پینا کیا ہے اُس نے کہا کہ ایک پرندہ میرے پاس کچھ زرد چیز لئے آدمی کے سر کی طرح آتا ہے مجھے اس میں دنیا کی ہر نعمت کا مزہ آتا ہے مجھ سے بھوک پیاس گرمی سردی نیند غفلت وحشت سب جاتی رہتی ہے پھر حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے اُسے اجازت دی اور وہ اپنے قبہ کی طرف دریا میں واپس چلا گیا۔ نزہتہ المجالس صہ ۱۹۹

ماں سے اجازت اور ماں کی نصیحت حکایت[۱۷]

حضرت شیخ محمد بن قائد الاوانی کہتے ہیں کہ جب میں نے پیران پیر غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے مسائل کی بنیاد کس چیز پر قائم کی ہے آپ نے جواب ارشاد فرمایا "صدق پر" حتیٰ کہ مکتب کی تعلیم کے زمانہ میں بھی میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ بچپن میں ایک مرتبہ نو ذوالحجہ کو میں ایک

Marfat.com

دیہات کی جانب جا نکلا ۔ راستہ میں ہل میں جوتے ہوئے بیل کو چلانے لگا تو میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی ۔جب اُس بیل نے انسان کی زبان میں مجھے کہا عبدالقادر تم کاشتکاری کے لیے پیدا نہیں ہوتے اور اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد نے تمہیں اس کا حکم بھی نہیں دیا ۔ میں گھبرا گیا اور گھر آ گیا اور بے چینی کے عالم میں گھر کی چھت پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں ۔میدانِ عرفات میرے سامنے ہے اور لوگ وہاں کھڑے ہیں (یہ واقعہ آپ کے آبائی گاؤں گیلان شریف کا ہے)

ان واقعات کے بعد میں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت فرمائیں تاکہ میں تحصیلِ علم کے لئے بغداد شریف جا کر والدہ محترمہ نے وجہ دریافت فرمائی تو اُن کی خدمتِ اقدس میں تازہ رونما ہونے والے واقعات عرض کر دیئے ۔

والدہ ماجدہ نے جب میری گذارشات سُنیں تو ہونے والی جدائی کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے ۔ اُٹھیں اور اندر جا کر اسی ۸۰ دینار لے آئیں اور فرمانے لگیں یہ تمہارے والد ماجد کا ورثہ ہے اس میں چالیس دینار تمہارے ہیں اور چالیس دینار تمہارے بھائی کے ہیں ۔ میرے لئے چالیس دینار میری بغل کے نیچے سی دیئے اور سفر کی اجازت فرمائی اور ساتھ ہی نصیحت کی کہ بیٹا **ہمیشہ سچ بولنا** ، پھر الوداع فرماتے ہوئے ارشاد فرمانے لگیں ۔تمہیں اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے حوالے کرتی ہوں شاید میں تمہیں زندگی میں نہ دیکھ سکوں اب روزِ قیامت ہی ملاقات ہوگی ۔

میں ایک قافلے کے ساتھ بغداد روانہ ہوا جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارے کا سارا قافلہ لوٹ لیا ۔ایک ڈاکو میرے پاس آیا اور کہنے لگا ۔تمہارے پاس کچھ ہے میں نے بتا دیا چالیس دینار ہیں جو

Marfat.com

بغل کے نیچے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔ ڈاکو نے مذاق سمجھ کر چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ایک دوسرے ڈاکو نے یہی سوال کیا اور ویسا ہی جواب پایا۔ ہر راہزن کو جب میں نے یہی جواب دیا کہ میری گدڑی میں چالیس دینار ہیں تو وہ اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور میرے متعلق اسے بتایا۔ مجھے اُس ٹیلے پر بلا لیا گیا جہاں وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے میں نے اس کو بتایا چالیس دینار۔ اس نے جب گدڑی کو ادھیڑا تو چالیس دینار نکلے۔ تو پوچھنے لگا تمہیں سچ بولنے پر کس نے آمادہ کیا ہے۔ میں نے بتایا گھر سے چلتے وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی۔ سردار یہ بات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا یہ بچہ ماں کی نصیحت سے نہیں ہٹا اور ایسی حالت میں جب کہ مال لوٹا جا رہا ہے پھر بھی سچ پر قائم ہے اور میں نے ساری عمر اپنے اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی میں ضائع کر دی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اور اس کے تمام ساتھیوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کر کے تمام لوگوں کا مال واپس کر دیا۔ اس طرح یہ سب سے پہلی جماعت تھی جس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔

قلائد الجواہر ص۹۔ نفحات الانس ص۲۵۲۔ نزہتہ الخاطر الفاطر ص۳۲۔
سفینتہ الاولیا ص۶۳ بہجتہ الاسرار ص۸۷۔

گائے کا قصہ واقعہ ۱۸

[1] قوم بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی تھا جس کا ایک چھوٹا لڑکا تھا۔ اس شخص

---

[1] تفسیر نعیمی، ضیاء القرآن، تفسیر عزیزی، نزہتہ المجالس۔ جلد ا ص۱۹۷

Marfat.com

نے گائے کی بچھیا پالی ہوئی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے کہا اے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد ہیں یہ بچھیا اس لڑکے کے لئے تیرے حوالے کرتا ہوں جب یہ لڑکا بڑا ہو تو لے لے یہ تو مر گیا۔ مگر اس کی گائے جنگل میں اور بچہ ماں کے پاس پرورش پاتا رہا یہ بڑا سعادت مند اور فرمانبردار تھا۔ اس نے عبادت میں بڑی کوشش کی۔ ایک تہائی رات شب بیداری کرتا اور ایک تہائی رات میں گریہ وزاری کیا کرتا۔ اور دن کو کاروبار کرتا جو کماتا اُس میں سے ایک خیرات کر دیتا۔ ایک تہائی اپنی ماں کو دے دیتا اور ایک اپنے خرچ میں لاتا۔ ایک روز اس کی والدہ نے کہا کہ تیرے باپ نے فلاں جنگل میں خدا کے نام پر بچھڑی چھوڑی ہے جو کہ اب جوان ہوگئی ہوگی۔ اس میں فلاں فلاں نشانیاں ہیں تو جا اور اُس کو پکڑ کر لے آ وہ گیا اور ماں کی بتائی ہوئی علامتوں سے اس کو پکڑ لیا۔ ماں نے کہا اس کو بازار میں لے جا کر تین اشرفیوں کے عوض بیچ ڈال۔ مگر جب سودا ہو تو پھر مجھ سے اجازت لے لینا۔ یہ نوجوان گائے کو بازار لے گیا۔ اُس کو ایک خریدار ملا۔ اس نے قیمت پوچھی لڑکے نے تین اشرفیاں بتائیں اور ساتھ کہا والدہ کی اجازت شرط ہے خریدار بولا (جو کہ انسانی شکل میں فرشتہ تھا) چھ درہم لے لے مگر ماں سے نہ پوچھ۔ لڑکے نے کہا اگر تم اس کے برابر سونا بھی دو تب بھی ماں سے پوچھے بغیر نہ بیچوں گا۔ وہ لڑکا اپنی ماں کے پاس آیا۔ ماں کو سارا واقعہ سنایا۔ ماں نے کہا جا چھ درہم میں بیچ۔ لیکن سودا ہونے پر پھر مجھ سے پوچھ لینا۔ لڑکا پھر بازار گیا وہی فرشتہ پھر ملا اور کہنے لگا بارہ اشرفیاں لے لے مگر ماں سے نہ پوچھ لڑکا پھر نہ مانا۔ پھر آکر ماں کو ماجرا سنایا۔ لڑکے کی والدہ بڑی عقلمند تھی کہنے لگی شاید یہ کوئی فرشتہ ہے جو تیری آزمائش کے لئے آتا ہے کہ تو اپنی ماں کا کتنا فرمانبردار ہے اب اگر ملے تو پوچھ لینا ہم گائے فروخت کریں کہ نہ کریں۔ لڑکے

Marfat.com

نے یہی کیا۔ فرشتے نے کہا۔ اپنی ماں سے کہنا اس کو رد کے رکھے۔ عنقریب بنی اسرائیل کو اس کی ضرورت پیش آئے گی اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر لوگ اس گائے کو تلاش کریں گے اور جب وہ تجھ سے خریدنے کے لئے آئیں تو تُو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال سونے سے بھر دی جائے اور تجھے اتنی قیمت مل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ماں کی فرمانبرداری کا صلہ بے شمار نصیب ہوا۔

تین مسافروں کا قصہ واقعہ ۱۹[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین آدمی (قوم بنی اسرائیل کے) جا رہے تھے کہ مینہ برسنا شروع ہو گیا وہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آگرا۔ غار کا منہ بند ہو گیا۔ آپس میں صلاح مشورے کرنے لگے۔ ایک دوسرے سے انہوں نے کہا کہ بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد) کے لئے کئے ہوں ان کے وسیلے سے دُعا کرو شاید اللہ (تبارک و واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) یہ مشکل آسان کر دے تم کو نجات دلوائے۔

پھر ان تینوں میں سے ایک کہنے لگا کہ "اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ دونوں ضعیف بڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا

---

[1] بخاری جلد ۲ صہ ۸۸۳، تیسیر الباری جلد ۸ صہ ۷۴۔

Marfat.com

تھا جب شام کو گھر واپس آتا اور دودھ دوہتا تو پہلے والدین کو دودھ پلاتا پھر اپنے بچوں کو۔ ایک دفعہ جانور دور دراز درخت چرنے کے لئے نکل گئے اور میں شام کو دیر سے (گھر) پہنچا دیکھا تو والدین سو گئے میں نے عادت کے مطابق دودھ دوہا۔ اور دودھ لے کر اُن کے پاس آیا اور کھڑا رہا۔ میں نے اس بات کو بُرا سمجھا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور اس بات کو بھی ناپسند کیا کہ پہلے بچوں کو پلاؤں گو رات بھر بچے میرے پاؤں سے لپٹے روتے رہے دودھ مانگتے رہے (میں نے دودھ نہ دینا تھا نہ دیا) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو تو اس پتھر میں شگاف کر دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے اس میں اتنا شگاف کر دیا کہ وہ آسمان کو اس میں سے دیکھنے لگے دا۔

دوسرے شخص نے یوں دعا کی۔ یا اللہ جل جلالک میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس کو ایسے محبت کرتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ ہوتا ہے۔ میں نے اس سے ملاپ کی خواہش ظاہر کی اُس نے کہا سو اشرفیاں لاؤ تو میں قبول کروں گی۔ میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا۔ میں اُس کی ٹانگوں کے بیچ بیٹھا (کہ جماع کروں) اس نے کہا اے اللہ کے بندے! اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) سے ڈر اور مُہر کو مت کھول۔ پس یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضا کے لئے باز رہا۔ تو اس پتھر میں اور زیادہ شگاف کر دے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے شگاف اور زیادہ کر دیا۔ اب تیسرا شخص کہنے لگا اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) میں نے

Marfat.com

ایک شخص کو مزدوری پہ لگایا تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری مقرر ہوئی جب وہ کام سے فارغ ہوا تو کہنے لگا میرا حق مجھے دیجئے۔ میں نے اُس کی مزدوری اُسے پیش کی مگر اس نے اس کو نہ لیا اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے وہ غلہ بو دیا اور برابر اُس میں زراعت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اُس کے نفع میں سے میں نے گائے بیل اور چرواہے خریدے اور جمع کئے۔ وہ میرے پاس (ایک مدت کے بعد) آیا۔ اور کہنے لگا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) سے ڈر اور میرے ساتھ زیادتی نہ کر اور میرا حق مجھے دے۔ تو میں نے اُس سے کہا جا وہ سب گائے بیل اور چرواہے لے لے۔ وہ کہنے لگا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر میں نے کہا میں تجھ سے ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لے کر چلا گیا۔ پس (اے اللہ جل جلالک) اگر تو جانتا ہے کہ یہ سب میں نے تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو جتنا شگاف ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے وہ بھی کر دے۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے وہ بھی کر دیا۔ (وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔)

ف :- اعمال صالحہ سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وبتغوا الیہ الوسیلہ سے ثابت ہے۔ اعمال کی اپنی کوئی صورت تو ہے ہی نہیں۔ بندے کے بجا لانے سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اگر بندہ ہو گا تو عمل ہوں گے۔ اگر بندہ نہ ہو تو عمل کیسے ہوں گے۔ انبیاء اور اولیاء کے وسیلہ سے بھی دعا قبول ہوتی ہے صاحب حصن حصین نے بھی آداب دعا کے بارے میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا وسیلہ دعا میں لینا جائز ہے۔ جب اصل توسل جائز ہے تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہو گا۔ زندوں کی تخصیص

Marfat.com

کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

شفقتِ پدری واقعہ نمبر۲

حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں رونا اور ملاپ کی خوشی۔

حضرت نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت یوسف (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو معلوم تھا کہ ان کے والد مارے خوشی کے ان کا کرتہ اپنے ہاتھ سے نہ لیں گے اسی وجہ سے انہوں نے کہہ دیا تھا اس کو میرے والد ماجد کے چہرہ (مبارک) پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے جب مصر سے قافلہ روانہ ہوا تھا تو حضرت یعقوب (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا) نے اپنے عیال و اطفال سے فرمایا کہ یقیناً مجھے میرے بیٹے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے یہ کہو کہ آپ تو پرانی محبت میں گرفتار ہیں۔ اُن کو اپنے بیٹے کی خوشبو ایک ماہ کی مسافت سے معلوم ہوئی۔ پھر دوسری بار کرتہ ملا۔ تیسری بار خود آ ملے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی ملاقات کے لئے تین لاکھ سوار لے کر نکلے۔ ہر سوار کے پاس چاندی کی ڈھال اور سونے کا جھنڈا تھا حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے جبریل علیہ السلام مجھے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دکھاؤ۔ عرض کیا وہی ہیں جن کے سر پر سائبان ہے۔ حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا جی نہ تھام سکے اور سواری سے نیچے آرہے۔ حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی سواری سے کود پڑے اور ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر دونوں گلے ملے۔ لشکر بھی ایک دوسرے سے

Marfat.com

اُمڈ پڑا۔ اور فرشتے بھی تسبیح پڑھتے ہوئے رقت آمیز منظر دیکھ کر رونے سے نہ رہ سکے۔ بس عجیب ملاقات کا وقت تھا۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ ص ۲۰۱

باپ کا قرضہ دینا، واقعہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ ۲۱

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش کیں۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے میرے والد ماجد اُحد کے غزوہ میں شہید ہو گئے ہیں ان پر بہت زیادہ قرض تھا اور میں یہ چاہتا ہوں (کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لائیں، اور لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ (شاید کوئی رعایت ہو)۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا جا اور تمام قسم کی کھجوروں کو علیٰحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے میں نے ایسا کیا پھر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو بلایا۔ جب آپ کو دیکھا تو قرض خواہ مجھ پر اس وقت دلیر ہو گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے لوگوں کا رویہ دیکھا تو بڑے ڈھیر کا تین دفعہ طواف فرمایا پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بُلا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ان کو ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) نے میرے باپ کا قرضہ ادا فرما دیا اور میں اس بات پر بڑا خوش ہوا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے میرے

لہ بخاری جلد ۱ ص ۵۰۵، مشکوٰۃ جلد ص ۵۳۶، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۲۱۳

Marfat.com

باپ کا قرض پورا فرما دیا (میں سوچ رہا تھا) کہ میں اپنی بہنوں تک ایک کھجور نہ لے جاؤں گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے سارے ڈھیر صحیح وسالم رکھے۔ حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کر دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم قرض کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما تھے کہ اس سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوتی۔

حضرت جابرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب باپ کا قرض ادا ہو گیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا اے جابر تم نے اپنے باپ کا قرض ادا کر دیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے تمہیں بخش دیا۔

حضرت امامؒ اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہو۔ پھر ان کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قرض ادا کر دے، تو وہ نیکوکار اور فرمانبردار لکھا جائے گا اور اگر نیکوکار اور فرمانبردار رہا ہو اور ان کی طرف سے قرض ادا نہ کرے تو نافرمان لکھا جائے گا۔

چچا مثل باپ کے واقعہ ۲۲

حضرتؒ عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عباس غصہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا۔ آپ کو کس نے

ؒ نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۲۰۵ ؒ نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۲۰۶

ؒ ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۷ مشکوٰۃ ص ۵۷۰ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۴۷۹

Marfat.com

غصہ دلایا ہے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمیں اور قریش کو کیا ہے جب وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو نہایت تروتازہ چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملتے ہیں تو ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ یہاں تک کہ چہرۂ انور سُرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے تمہارے ساتھ محبت کرے فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔

واقعہ ۲۳ ماں کی ناراضگی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا۔ جب توریت شریف پڑھتا تو خوش آوازی کی وجہ سے مرد اور عورتیں سبھی نکل پڑتے یہ جوان شراب بھی پیا کرتا تھا۔ ایک روز اس کی ماں اسے کہنے لگی۔ اگر بنی اسرائیل کے نیکوں کو پتہ چل گیا کہ تو شراب پیتا ہے تو اپنے پڑوس سے نکال دیں گے۔ ایک دفعہ ایک شب وہ شراب کے نشہ میں گھر آیا اور تورات شریف پڑھنے لگا۔ لوگ جمع ہو گئے اس کی ماں نے اس سے کہا۔ اُٹھ وضو کر نشے کی حالت میں اُس نے ماں کے چہرہ پر مارا۔ جس سے اُس کی ایک آنکھ نکل گئی اور ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ کہنے لگی خدا تجھ سے کبھی راضی نہ ہو۔ جب صبح ہُوئی اس نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگا اے ماں میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اب سے قیامت تک تجھے کبھی نہ دیکھوں گا۔ اس نے جواب دیا خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔ چاہے جہاں مرضی جا۔ وہ پہاڑ میں جا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور چالیس برس تک عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ بہت ضعیف اور کمزور ہو گیا۔ پھر اس نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی کہ اے مولا کریم اگر تو نے مجھے

Marfat.com

بخش دیا ہے تو مجھے بتلا۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ تیری ماں کی رضامندی میں ہماری رضا ہے یہ سُن کر وہ واپس گیا اور اس نے پکار کر کہا اے جنت کی چابی۔ اگر تو بقید حیات ہے تو نہایت خوشی ہے اور اگر تو فوت ہو چکی ہے تو (میرے لئے) مصیبت ہے۔ اُس کی والدہ نے پوچھا یہ کون ہے اُس نے کہا میں تیرا فلاں بیٹا ہوں۔ ماں نے کہا خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔ اُس نے آگے بڑھ کر ماں سے کہا اے ماں یہی وہ ہاتھ ہے جس نے تجھے مارا تیری آنکھ نکالی اور تیرا دانت توڑا تھا اور اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اُس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لئے لکڑیاں جمع کرو اور آگ جلاؤ۔ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی وہ اُس میں کُود پڑا اور اپنے بدن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ آتش دوزخ سے پہلے آتش دنیا کا مزہ چکھ لے۔ یہ خبر لوگوں نے اس کی ماں کو دی۔ اُس نے آواز دی۔ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے اُس نے جواب دیا۔ آگ کے اندر تب وہ کہنے لگی اے بیٹا خدائے تعالیٰ تجھ سے راضی ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا حکم حضرت جبریل علیہ السلام کو ہوا۔ انہوں نے اپنا ایک پر اُس کی ماں کی آنکھ اور دانت پر مل دیا اس کی آنکھ اور دانت دونوں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے پھر اُس لڑکے کے جسم پر بھی مل دیا وہ بھی حکم خدا سے جیسا تھا ویسا ہو گیا۔ (نزہتہ المجالس) جلد ا ص ۲۰۳

ہر جُمعہ کو ماں کی قبر کی زیارت حکایت ۲۴

کسی مرد صالح کی ایک صالحہ ماں تھی۔ جب وہ مر گئی تو ہر جمعہ کو اس کی قبر کی زیارت کو جایا کرتا تھا۔ اُس کے اور اس کے ہمسایوں کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ ایک شب اُس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا اور اس کی حالت پُوچھی۔ اُس نے بتایا موت کی بے چینی بڑی سخت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ

Marfat.com

واجب الوجود (مطلق وبسیط وبے حد) کے فضل سے میں اچھے برزخ میں ہوں۔ اس میں حریر کا فرش ہے اور قیامت تک ریحان کے گدے بچھے رہیں گے۔ اے میرے بیٹے ہر جمعہ کو میری زیارت کیا کر اور اس کو چھوڑ نا مت۔ کیونکہ مجھے اور میرے ہمسایوں کو تیری دعا اور زیارت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ ص ۲۰۵

باپ کی توبہ کا سبب بیٹی واقعہ ۲۵

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُن کے تائب ہو جانے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بیان کیا۔ میری ایک چھوٹی سی بیٹی تھی جس سے مجھے بڑا پیار تھا۔ میں شراب بھی پیا کرتا تھا۔ جب میری بچی مجھے دیکھتی تو شراب پھینک دیتی۔ جب وہ ۶ برس کی ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا۔ میرے دل کو اس کا بڑا رنج ہوا۔ بیٹی کی موت میرے لئے بے چینی کا سبب بن گئی۔ جب شب برات ہوئی تو خواب میں میں نے دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور ایک بہت بڑا اژدہا منہ کھولے ہوئے میرے درپے ہے۔ میں اس سے بھاگا۔ پھر ایک بزرگ کو دیکھا جن سے خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے ان سے کہا۔ خدا آپ کو اپنی پناہ میں رکھے مجھے بچا لیجئے وہ رو دیئے اور کہنے لگے میں تو ضعیف ہو رہا ہوں۔ لیکن ذرا جلدی کر و شاید اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود (مطلق وبسیط وبے حد) کسی ایسے کو مقرر فرما دے جو تمہیں بچا لے۔ میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے پہنچ گیا۔ پھر مجھے کہا گیا لوٹ تو میں لوٹ پڑا اور اژدھا میرے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ حتیٰ کہ میرا پھر اُس ضعیف پر گزر ہوا۔ میں نے کہا مجھے بچا لیجئے وہ بولا میں تو ضعیف ہو رہا ہوں۔ لیکن اس پہاڑ کی طرف دوڑ۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی ودیعتیں ہیں۔ اگر اس میں تمہاری ودیعت ہو گی تو ابھی تمہاری مدد کرے گی۔ پھر مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا۔ جب میں اُس کے قریب گیا تو کسی فرشتہ نے پکار کر کہا۔ دروازہ

Marfat.com

کھول دو۔ شاید اس کی کوئی ودیعت تمہارے پاس ہو اور وہ اُسے اس کے دشمن سے بچالے۔ پس دروازے کھُل گئے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ میری لڑکی موجود ہے۔ اُس نے دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور بایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا اور اس پر وہ اُلٹا بھاگ کھڑا ہوا اور پھر مجھے کہنے لگی۔ میرے باپ کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خوفِ خدا سے پست ہو کر رہ جائیں۔ میں نے پوچھا کیا تو قرآن جانتی ہے۔ اُس نے کہا ہاں پھر میں نے اس سے کہا۔ اچھا اس اژدھے کا حال بتا اُس نے کہا یہ آپ کی بداعمالی ہے اور وہ ضعیف نیک عمل تھے وہ کہتے ہیں۔ میری آنکھ جو کھلی تو میں سہما ہوا تھا۔ اسی دم میں نے توبہ کی اور خدائے تعالیٰ سے عہد کیا اب ایسا نہ کروں گا۔ اور پھر بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی غلامی میں گزاری۔ (نزہتہ المجالس)

Marfat.com

فصل چہارم

اولاد کے حقوق

اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس طرح والدین کے حقوق اولاد پر ہیں اسی طرح اولاد کے کچھ حقوق ماں باپ پر بھی ہیں۔ دیگر مذاہب نے والدین کے حقوق تو متعین کئے ہیں مگر اولاد کے حقوق کے معاملہ میں مکمل خاموشی اختیار کی ہے۔ اسلام نے چونکہ ہر طبقہ کے افراد کی کارکردگی کی اصلاح کرنا اور معاشرہ میں اعتدال قائم کرنا تھا۔ لہٰذا اس میں اولاد کے متعلق والدین کو پابندِ احکام کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے بلیغ مختصر ارشاد فرمایا" وہ ہم میں سے نہیں جو[1] ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت وتکریم نہ کرے۔

فا: یہ ارشادِ مقدس چھوٹے اور بڑے کے باہمی حقوق کی بنیاد ہے جس میں اسلام

---

[1] ترمذی کتاب البر جلد۲ ص۱۴، ابوداؤد کتاب الادب جلد۲ ص۳۲۸، مشکوٰۃ جلد۲ ص۴۲۳، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ ص۵۶۰،

Marfat.com

لے بزرگ۔ عزیز۔ آقا۔ ماتحت افسر ملازم اور بڑے چھوٹے کے آپس میں روابط کی شاندار عمارت استوار کی ہے۔ اور یہ فرمانا "وہ ہم میں سے نہیں" باہمی تعلق کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ وہ ہماری امت یا ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔ ہاں جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی توہین کرے وہ خارج از اسلام ہے۔ اس فرمانِ عالی شان کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمارے طریقہ والوں یا ہمارے پیاروں میں سے نہیں یا ہم اُس سے ناخوش ہیں۔

پہلا حق تحفظِ جان

والدین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اولاد کا سلسلۂ حیات منقطع کریں۔ اسلام سے پہلے اولاد کو جینے کا حق نہ تھا اور اولاد ختم کرنے کی مختلف صورتیں تھیں۔ زمانہ قدیم میں بت پرست قوموں اور زمانہ جاہلیت میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ تاکہ ان کا کوئی داماد نہ بنے۔ نیز وہ لڑکیوں کو اپنی ذِلّت کا نشان سمجھتے تھے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ج يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ط اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

پ ۱۴ النحل ۷/۱۴ آیہ ۵۹-۵۸

Marfat.com

ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔ لوگوں سے چھپا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا اُسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

فوائد: لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ ہاں لڑکے کی تمنا کرنی دینی خدمت کے لئے سنتِ انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات ہے۔ عرب والے دورِ جاہلیت میں اُس کا مذاق اڑاتے تھے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ کفار کے ہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تھی تو گھر میں صفِ ماتم بچھ جاتی۔ باپ کا چہرہ فرطِ غم سے سیاہ پڑ جاتا۔ عار اور شرم کے مارے لوگوں کی نظروں سے چُھپا چُھپا پھرتا۔ مضر۔ خزاعہ اور تمیم کے قبائل تو اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے۔ اُن کا دستور یہ تھا کہ جب بچی چھ سال کی ہو جاتی تو باپ اُس کے لئے جنگل میں ایک گڑھا کھودتا جو بہت گہرا ہوتا۔ پھر بچی کی ماں کو حکم دیتا اس کو غسل کراؤ۔ اور خوبصورت کپڑے پہناؤ پھر وہ اسے جنگل میں لے جاتا اور اس کو گڑھے کے کنارے کھڑا کر کے کہتا۔ دیکھو نیچے کیا ہے جب وہ جھکتی تو اُسے دھکا دے کر گرا دیتا وہ معصوم بچی ابا ابا کی دل گداز صدائیں بلند کرتی مگر سنگدل باپ منوں مٹی گرا کر زندہ دفنا دیتا۔ یہ اسلام کی برکت اور سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والثنا کی پاکیزہ تعلیم تھی جس نے عورت کو بلند مقام عطا فرمایا اور بچیوں کے لئے والدین کے دل میں محبت شفقت اور فدائیت کے جذبات پیدا فرما دیئے۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام[1]

---

[1] مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۳۰، مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۲۶، ترمذی جلد ۲ ص ۱۳

Marfat.com

والتحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا جو شخص دو لڑکیاں پائے (ان کی پرورش کرے) یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے یہ فرما کر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

[1] حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مومنوں کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی۔ جس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں مجھ سے کچھ مانگتی تھیں میرے پاس ایک کھجور تھی میں نے اس کو دے دی۔ اس عورت نے اس کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دیا خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اٹھی اور چلی گئی۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں یہ واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا وہ ان کی طرف احسان کرے اچھا سلوک کرے وہ اس کے لئے آگ سے آڑ ہو جائیں گی۔

یعنی یہ لڑکیاں اس ایمان والے کے لئے دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوں گی۔

[2] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو پھر نہ تو اس کو ذلیل کرے نہ زندہ دفن کرے اور نہ اس پر اپنے لڑکوں کو ترجیح دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

---

[1] ترمذی جلد ۲ صـ ۱۳، مسلم جلد ۲ صـ ۳۳۰، مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۴۲۱، مسلم جلد ۲ صـ ۳۳۰ ابن ماجہ صـ ۲۶۹ (تین کھجوروں کا ذکر ہے)۔

[2] مشکوٰۃ صـ ۴۲۳۔

Marfat.com

اسلام نے ان تمام ذلیل رسومات اور ننگِ انسانیت عقیدوں پر کاری ضرب لگائی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ان بری اور ننگِ انسانیت رسومات کی نشاندہی فرمائی ہے اور انسانیت کی تذلیل کی بجائے تکریم کی تعلیم فرمائی ہے۔ عربوں میں ایک یہ بھی رسم تھی کہ وہ غربت کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا ارشادِ عظیم ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج پ الانعام ۱۹ ع ۶ ا ۱۵۱

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا گناہ تو شریکِ خدا ٹھہرانے کا ہے۔ حالانکہ یہ شریک خود اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی مخلوق ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پھر کونسا گناہ؟ تو فرمایا کہ بچوں کو مار ڈالنا اس خوف سے کہ انہیں بھی اپنے ساتھ شریکِ غذا بنانا پڑے گا۔

ف: حمل میں جب جان پڑ جائے تو اس کا گرانا حرام ہے کہ یہ بھی قتل اولاد ہے۔ قتل اولاد کی چند صورتیں ہیں۔ بچہ کو ذبح کر دینا۔ زہر دے کر مار دینا۔ گلا گھونٹ کر مار دینا۔ زندہ دفن کر دینا۔ بچہ کو دودھ نہ پلانا جس سے وہ بھوکا مر جائے یہ سب قتل اولاد ہے۔

Marfat.com

قرآنِ مجید میں ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا۔

پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۱ ا ۳۲

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے۔ ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا[۱] ہے۔

دوسرا حق: کان میں اذان

[۲] حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو اپنے نواسے، حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا جب (آپ کی صاحبزادی خاتونِ جنت سیدۃ النساء) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں جو "کنز العمال" میں مسند ابو یعلیٰ موصلی کی تخریج سے حضرت حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے آپ نے نومولود بچہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھنے کی تعلیم و ترغیب دی ہے اور اس کی برکت اور فضیلت کا بھی ذکر فرمایا۔ اس کی وجہ سے بچہ

---

[۱] خطا سے مُراد گناہِ کبیرہ ہے۔

[۲] ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۴۹۔

Marfat.com

اُم الصبیان کے ضرر سے محفوظ رہتے گا۔[1]

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ماں باپ پر نومولود بچہ کا پہلا حق یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے کانوں کو اور کانوں کے ذریعہ اس کے دل و دماغ کو اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اور رسُولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم کے پیارے نام اور شہادت توحید و رسالت اور ایمان و نماز کی دعوت و پکار سے آشنا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم نے پیدائش کے وقت نومولود مسلمان بچے کے کان میں اذان اور اقامت پڑھنے کی تعلیم دی۔ اور جب عمر پوری کرنے کے بعد اس کو موت آجائے تو غسل دے کر اور کفنا کر اس پر نماز جنازہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح یہ بتلا دیا اور جتلا دیا کہ مومن کی زندگی اذان اور نماز کے درمیان کی زندگی ہے اور وہ اس طرح گزرنی چاہیئے۔ جس طرح اذان کے بعد نماز کے انتظار اور اس کی تیاری میں گزرتی ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم کے پاس لایا کرتے تھے تو آپ ان کے لئے خیر و برکت کی دُعا فرماتے تھے اور تحنیک فرماتے تھے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کھجور یا ایسی ہی کوئی چیز چبا کر بچے کے تالو پر مل دیتے اور عرض کرنے پر اپنا نورانی لعاب دہن شریف اُس کے منہ میں ڈال دیتے اور دعائے خیر و برکت فرماتے۔

کتبِ حدیث میں تحنیک کے بہت سے واقعات مروی ہیں۔ ان سے معلوم

---

[1] ابوداؤد جلد ۲ صہ ۳۴۹

Marfat.com

ہوتا ہے کہ جب کسی گھرانے میں بچہ پیدا ہو تو چاہیئے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد کے کسی مقبول اور صالح بندے کے پاس اس کو لے جائیں اس کے لئے خیر وبرکت کی دُعا بھی کرائیں اور "تحنیک" بھی کرائیں۔ یہ اُن سنتوں میں سے ہے جن کا رواج بہت ہی کم رہ گیا ہے۔

بچہ کے پیدا ہونے کے ساتویں روز بچے کے سر کے بال منڈوانا۔ اچھا نام رکھنا عقیقہ کرنا اور ختنہ کروانا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وبارک وسلم نے اس کا اپنے نواسوں کے ذریعے عملی نمونہ پیش فرمایا۔

تیسرا حق، حقِ رضاعت

والدین پر اولاد کا صرف یہی حق نہیں کہ ان کی زندگی کا تحفظ کیا جائے۔ اور کان میں اذان دی جائے۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ پ۲ البقرہ ع۱۴ آیت ۲۳۳

ترجمہ: "اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس۔ اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے اور جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور"۔ (کنز الایمان)

اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ والدۂ حقیقی کے علاوہ دوسری عورت بچہ کو دودھ پلائے اور رضاعی ماں کا درجہ بھی تقریباً حقیقی ماں کے برابر ہے اگر باپ میں دائی رکھنے کی طاقت نہ ہو یا دودھ پلانے والی دائی ملتی نہ ہو یا بچہ ماں کے سوا کسی کا دودھ قبول نہ کرتا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔ عورت کے ذمہ اپنے پیٹ کے بچہ کی پرورش ہے۔ دودھ پلانے کے بارے میں تفصیلات پچھلے صفحات

Marfat.com

میں بیان ہو چکی ہیں۔

والدین پر فرض ہے کہ وہ اولاد کی محبت و شفقت سے مناسب پرورش کریں

[1] ایک اعرابی آیا جب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوم رہے تھے۔ اعرابی نے عرض کیا آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے آج تک کسی کو نہیں چوما۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور ارشادِ نورانی فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

دوسری روایت میں ہے[2] اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بحید نے تیرے دل سے شفقت کو نکال لیا ہے۔

چوتھا حق : اولاد کے درمیان عدل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم اولاد کے درمیان مساوات کی تعلیم فرماتے تھے۔ اور عدم مساوات کی حوصلہ شکنی فرماتے تھے۔

[3] ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے کسی کو ایک غلام ہبہ کیا اور چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی گواہی ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اپنے

---

[1] بخاری کتاب الادب جلد ۲ صفحہ ۸۸۷ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۱۴

[2] بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد جلد ۲ صفحہ ۸۸۷

[3] ابوداؤد کتاب البیوع جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ ۔ مسلم کتاب الھبات جلد ۲ صفحہ ۳۶

Marfat.com

ہر لڑکے کو ایک ایک غلام ہبہ کیا ہے ؟ ۔ عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ میں ایسے ظالمانہ عطیہ پر گواہ نہ بنوں گا ۔"

ہر معاملہ میں یہاں تک کہ عطیات میں بھی اولاد کے ساتھ مکمل عدل و مساوات ہونی چاہیئے ۔ اولادِ نرینہ سے ترجیحی سلوک رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰت والتسلیمات والطیبات کو ناپسند تھا ۔ والدین کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی اولاد کے درمیان تفریق کریں ۔ خصوصاً لڑکے اور لڑکی کے درمیان بعض والدیہ کرتے ہیں کہ کسی ایک لڑکے کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے یا اس کی خدمت سے متاثر ہو کر اپنی جائیداد اپنی زندگی ہی میں اس کے نام کر دیتے ہیں ۔ یہ محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے ۔ لڑکا ماں باپ کی خدمت کرتا ہے تو اپنا فرض ادا کر رہا ہے اس فرض کی ادائیگی میں جنت کا حقدار بن جاتا ہے ۔

پانچواں حق : رزقِ حلال پر پرورش

والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اولاد کی رزقِ حلال سے پرورش کریں ۔ ایامِ حمل اور ایامِ رضاعت میں بھی بچے کی نشو و نما حرام مال سے نہیں ہونی چاہیئے ۔ ورنہ بچہ بڑا ہو کر حلال و حرام میں تمیز نہیں کرے گا ۔

بلکہ والدین بڑی ذمہ داری کے ساتھ بچوں کے ذہن میں یہ بات ڈالیں کہ مسلمان کی خوراک اور رزق صرف حلال ہے ۔ حرام ہے ہی نہیں ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہو گا جو گوشت حرام سے پلا ہو ۔ ہر وہ گوشت جو حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق ہے ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے سے بچے تھے تو انہوں نے صدقہ کی کھجور منہ

Marfat.com

میں ڈال لی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے منہ میں انگلی ڈال کر اگلوائی۔ یہ فرماتے ہوئے کہ صدقہ آلِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وبارک وسلم پر حرام ہے

ہر والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی خوراک کا خیال رکھیں۔ والدین خود حلال کھائیں تب ہی اولاد کو حلال کھلائیں گے۔

چھٹا حق: اچھی تعلیم اور تربیتِ اخلاق

[1] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اتاری جو جن وانس جانوروں چرندوں، پرندوں درندوں اور زہریلے جانوروں میں تقسیم ہے اور اسی کی وجہ سے آپس میں رحم کرتے ہیں۔ اس رحم کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے۔"

اولاد سے محبت کا جذبہ انسان وحیوانِ مطلق میں مشترک ہے۔ گائے بھینس اور بکری وغیرہ بھی اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں انہیں فرطِ محبت سے چومتے چاٹتے ہیں ان کی جدائی محسوس کرتے ہیں۔ ان کا بچہ مر جائے تو تڑپتے ہیں دودھ دینا بند کر دیتے ہیں بعض مرتبہ جب تک کوئی مصنوعی بچہ (کھال میں بھس بھرا یا کوئی اور بچھڑا) سامنے نہ لایا جائے تو یہ دودھ نہیں دیتے۔ جذبہ تولید اور بچے کو ابتدائی مراحل میں پالنا پوسنا فطری جذبہ ہے۔ چڑیا سے لے کر بڑے سے بڑے پرندوں تک اور

---

[1] مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۵۶، مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶، مرآۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸۰

Marfat.com

بلی اور مُرغی سے لے کر بڑے سے بڑے جانوروں تک ہر کوئی اپنی اولاد سے اس فطری جذبہ میں انسان سے ملتا جلتا ہے۔

مگر انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور کائنات میں اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا نائب ہے۔ اس لئے بقائے نوع انسانی کے علاوہ اس کو اور بھی ارفع و اعلیٰ فرائض تفویض کئے گئے ہیں۔ جن میں اولاد کی تعلیم، تربیت تہذیب معاشرت اور تربیت اخلاق بھی شامل ہے۔

لہ ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے کہ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے سارے پیغمبروں اور سب سے آخر میں خاتم النبیین نبی الانبیا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس چند روزہ دنیوی زندگی کے بارے میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دراصل آنے والی اس اُخروی زندگی کی تمہید اور اس کی تیاری کے لئے ہے جو اصلی اور حقیقی زندگی ہے اور جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ہر صاحب اولاد پر اُس کی اولاد کا حق یہ بتایا ہے کہ وہ بالکل شروع ہی سے اس کی دینی تعلیم و تربیت کی فکر کرے اگر وہ اس میں کوتاہی کرے گا تو قصوروار ہوگا۔

ٹہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھلاؤ اور موت

لہ ترمذی کتاب البر جلد ۲ ص ۱۶

ٹہ شعب الایمان للبیہقی۔

Marfat.com

کے وقت ان کو اسی کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔ اور اسی سے زبانی تعلیم و تلقین کا افتتاح ہو۔ بڑا خوش نصیب ہے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا وہ بندہ جس کی زبان سے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے یہی کلمہ نکلے اور دنیا سے جاتے وقت بھی یہی آخری کلمہ ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰت والتسلیمات والطیبات و التحیات والثنا کے صدقے کلمہ طیبہ نصیب فرمائے۔

لہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو اور (اچھی تربیت کے ذریعہ) اُن کو حسن ادب سے آراستہ کرو۔

ف ا:۔ اولاد کا اکرام یہ ہے کہ اُن کو اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا عطیہ اور اس کی امانت سمجھ کر اُن کی قدر اور ان کا لحاظ کیا جائے۔ حسب استطاعت اُن کی ضروریاتِ حیات کا بندوبست کیا جائے۔ اُن کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دس باتوں کی نصیحت فرمائی جس کا صفحہ ۴۶ پر ذکر ہو چکا ہے ان میں سے تین باتیں ایسی ہیں جن کا اس مضمون سے تعلق ہے۔

۱۔ اپنے اہل و عیال پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا۔

۲۔ اور ادب سکھانے کی وجہ سے اپنی لاٹھی (تیار رکھ اور) اُن کی جانب سے (غافل ہو کر لاٹھی) اٹھا کر مت رکھ۔

لہ سنن ابن ماجہ ص ۲۶۹

Marfat.com

۲۔ اور ان کو اللہ جل شانہٗ کے احکام کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

یہ نعمتیں اہل و عیال کی پرورش اور ان کی دینی نگہداشت کے متعلق ہیں۔

لاٹھی اُٹھا کر مت رکھ کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کی تعلیم اور تادیب کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کی جائے اور بشرطِ ضرورت اصلاح اور بہتری کے لیے ڈانٹ ڈپٹ کی جائے۔

اولاد کو تعلیم دی جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد نے انسان کو دولتِ عقل سے نوازا ہے۔ جو حصُولِ علم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے انسان اپنی عقل سے بہت سی چیزیں سیکھتا ہے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد نے انسان کے گرد و پیش ایسے اپنی قدرت کے مناظر پیدا کر رکھے ہیں جن کے مشاہدہ سے وہ اپنے خالق کو پہچان سکے۔ پھر انسان اپنی نوع میں سے کسی سے تعلیم کے ذریعے علم میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ علم کا حصُول اور اس میں اضافہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے میرے لیے فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ علمِ فرائض سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔

ؔ۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ؔ۱ مشکوٰۃ شریف جلد ا ص۳۸، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا ص۲۳۰،۲۳۱ درامی ، دارقطنی

ؔ۲۔ مشکوٰۃ کتاب العلم جلد ا ص۳۴ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا ص۲۰۲ ، بیہقی شعب الایمان ابن ماجہ ص۲۰۔

Marfat.com

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ہر مسلمان پر علم سیکھنا فرض ہے۔

مسند امام ابوحنیفہ میں وَمُسْلِمَةٍ بھی ہے۔ یعنی ہر مسلمان مرد و عورت پر علم سیکھنا فرض ہے۔ علم سے بقدرِ ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں۔ لہٰذا نماز روزے کے مسائل ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے کے لئے عین فرض۔ علم طب، علم جراحت، علم سائنس، علم معاشیات وغیرہ سیکھنا اور نظام زندگی کو درست رکھنے اور چلانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ دین کا پورا عالم بننا فرض کفایہ ہے صوفیا فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کے آفات، شیطانی اثرات وغیرہ کا جاننا بھی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے تاکہ ان سے بچ سکے۔

لہٰذا والدین پر فرض ہے کہ وہ خود علم حاصل کریں۔ اپنی اولاد کو بھی دولتِ علم سے مالا مال کریں۔ والدہ کی گود بچے کی پہلی اور بہترین درس گاہ ہوتی ہے۔ دراصل انسانی سیرت ماں کی گود میں بنتی سنورتی ہے۔ بچے کا سب سے زیادہ رابطہ ماں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ماں اور اس کے ماحول کا اثر قبول کرتا ہے۔ لہٰذا والدہ ہی کو بچے کی ابتدائی تعلیم صحیح طریقے سے بہم پہنچانی چاہیئے۔ ماہرینِ نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ " بہترین نسلوں کو وجود میں لانے کے لئے بہترین مائیں تیار کرو" بچے کو ابتدا ہی سے دینی تعلیم دینی چاہیئے۔ تاکہ اُسے دینِ فطرت یعنی اسلام کی خوبیوں کا علم ہو اور اس کی زندگی اسلام کے آفاقی اُصولوں کے سانچے میں ڈھل جائے علاوہ ازیں سائنسی تعلیم کی ترغیب دی جائے۔ کیونکہ سائنسی علوم کو حاصل کرنے سے ہی انسان کارخانہ قدرت کے قوانین سے آگہی اور احکامِ الٰہی کے مطابق تسخیرِ کائنات کا فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ اس طرح حقیقی معنوں میں خلیفۃ اللہ فی الارض کے منصب

Marfat.com

کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

آج دینی تعلیم کی طرف توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد ابتدائی دینی مسائل سے بھی بے خبر نظر آ رہی ہے۔ قرآن مجید دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے اس محرومی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ سکول کو بھیجنے کے لئے مار پٹائی ہوتی ہے اور ٹیوشن کا انتظام زرِ کثیر سے کیا جاتا ہے لیکن تعلیم قرآن اور نماز کے لئے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی سکول بھیجنے کے لئے سوئے ہوئے بچوں کو مار کر بھی جگایا جاتا ہے مگر نماز اور تعلیم قرآن کے لئے کسی قسم کے جوش و جذبہ کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ کم لوگ اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ مزید قابلِ صد افسوس بات یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو چرچ میں حصولِ تعلیم کے لئے بھیج دیتے ... آج تک نہیں دیکھا گیا کہ کسی عیسائی نے عیسائی ہوتے ہوئے اپنے ... میں بھیجا ہو۔

اسلامی حمیت اور غیرت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے قرآنی تعلیمات اور دینی مسائل اور تعلیم سے آراستہ کریں تاکہ ماں باپ کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ پورا کر سکیں۔ بعض ماں باپ خود تو نمازی ہیں مگر اولادیں نماز نہیں پڑھتیں۔ جب باپ مسجد کی طرف آتا ہے تو اکیلا ہی مسجد میں چلا آتا ہے اور بچے بستروں پر سوتے رہتے ہیں۔ کاموں میں مصروف رہتے ہیں لغویاتوں میں غرق رہتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ ایسے ماں باپ بھی ہیں جو اولاد کو نماز کے لئے کہتے ہیں مگر اولادیں نہیں مانتیں۔ الا ماشاء اللہ۔

اسلام میں محض ذاتی نجات کافی نہیں۔ مذہب اسلام انفرادیت کا داعی نہیں یہ اجتماعیت کا تصور دیتا ہے۔ وہ ہر شخص کو یہ ذمہ داری سپرد کرتا ہے کہ وہ دوسروں کی نجات کا بھی بندوبست کرے۔ خاندان کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اہل و عیال کی ایسی تربیت کرے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و ...

Marfat.com

کی عظمت کبریائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی شان والا اور مقام کے قائل ہوں۔

دنیوی خوشحالی کے علاوہ ابدی زندگی میں سرخروئی کا خیال بھی دامن گیر ہے اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد تنبیہہ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ[1]

"اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اس سے معلوم ہوا ہر شخص پر تبلیغ ضروری ہے اور پہلے اپنے بال بچوں کو تبلیغ کرے۔ خود بھی نیک بنے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی نیک بننے کی ہدایت کرے

[2] حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باپ کا اپنے بچہ کو کوئی ادب سکھانا ایک صالح صدقہ سے بہتر ہے

[3] حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ جب کہ وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے اور کوتاہی کرنے پر اُن کو سزا دو۔ مارو۔ اور بستروں

---

[1] پ ۲۸ التحریم ع ۱۹ ا۔۶

[2] مسلم۔ ترمذی جلد ۲ ص ۱۶

[3] ابو داؤد جلد ۱ ص ۷۷، مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۵۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۳۶۴، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۵۳

Marfat.com

میں خواب گاہوں میں ان کو الگ الگ کردو۔

فائدہ:۔ عام طور پر بچے سات سال کی عمر میں سمجھ دار اور باشعور ہوجاتے ہیں اُس وقت سے ان کو پیارے آقا و مولیٰ سرکارِ دو عالم علیہ التحیۃ والثنا کی اطاعت و غلامی اور ربِ کائنات جل مجدہٗ الکریم کی عبادت کے راستے پر ڈالنا چاہیئے۔ دس سال کی عمر میں ان کا شعور کافی ترقی کر جاتا ہے اور بلوغ کا زمانہ قریب آجاتا ہے اُس وقت نماز پنجگانہ کے لئے سختی کرنی چاہیئے اور اگر وہ کوتاہی کریں تو مناسب طور پر ان کی سرزنش بھی کرنی چاہیئے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ کرنا چاہیئے۔

حدیث پاک کا مدعا یہ ہے کہ ماں باپ پر یہ سب اولاد کے حقوق ہیں لڑکوں کے بھی اور لڑکیوں کے بھی قیامت کے روز ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

عام طور پر والدین کی تربیت کا عکس ان کی اولاد پر مرتب ہوتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور علیہ التحیۃ والثنا نے اُن کی کتنی بے مثال تربیت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب عورتوں سے بڑھ کر دانا تھیں۔ انداز کلام حسنِ اخلاق اور وقار و متانت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکسِ جمیل تھیں

حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے۔ اُن کی زندگیاں اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھیں حضرت غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بچ سے آپ کی تربیت فرمائی۔ دیگر بزرگانِ دین اپنے ماں باپ کی نیکیوں اور تعلیم و تربیت کا بہترین نمونہ بنے

ساتواں حق: نکاح اور شادی کی ذمہ داری

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے والدین

Marfat.com

کی یہ بھی ذمہ داری ارشاد فرمائی ہے کہ جب بچہ یا بچی نکاح کے قابل ہو جائے تو اس کے نکاح کا بندوبست کیا جائے اور تاکید فرمائی کہ اس میں غفلت نہ برتی جائے۔

لہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط دبلے صداولاد دے تو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھی تربیت دے اور سلیقہ سکھائے پھر جب وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے نکاح کا بندوبست کرے اگر اُس نے اس میں کوتاہی کی اور شادی کی عمر کو پہنچ جانے پر بھی اپنی غفلت اور بے پروائی سے اس کی شادی کا بندوبست نہیں کیا اور وہ اس کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہو گیا تو اس کا باپ اس کے گناہ کا ذمہ دار ہوگا۔

اس حدیث مبارک میں اولاد کے قابلِ شادی ہو جانے پر ان کے نکاح اور شادی کے بندوبست کو بھی باپ کا فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس بارے میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔ اور غلط رسومات کی وجہ سے نکاح شادی کو بے حد بوجھل اور مشکل بنا لیا ہے اور غلط رسوم ورواج کی بیڑیاں اپنے پاؤں میں ڈال لی ہیں۔ اگر ہم اس بارے میں اپنے آقا و مولے سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات والطیبات والثنا کے عظیم مقدس اُسوہ حسنہ کی پیروی کریں اور نکاح شادی اس طرح کرنے لگیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے خود اپنی اور اپنی صاحبزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نکاح کیے تھے تو یہ کام بہت ہلکا پھلکا ہو جائے۔ اور پھر اس نکاح اور شادی میں وہ برکتیں ہوں جن سے ہم بالکل محروم ہو گئے ہیں۔

لہ شعب الایمان للبیہقی۔ مشکوٰۃ ص ۲۷۱

Marfat.com

برائے ایصالِ ثواب

شیخ نذیر حسین مرحوم
شیخ مظہر حسین ″
شیخ ظفر حسین ″
شیخ اقبال حسین ″
شیخ الطاف حسین ″

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں، وہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے خیر کریں۔ شکریہ

کتاب ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائی جاسکتی ہے۔

محمد ذیشان پائپ سٹور
رحمان گلی نمبر ۳، نشتر روڈ
لاہور۔ ۵۴۰۰۰

فون: ۲۵۱۳۵۸-۲۵۱۳۶۲-۳۵۶۹۹۶

Marfat.com

اسناد اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید میں آیا ہے :-

وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا (الاعراف - ۱۸۰)

یعنی واسطے اللہ کے ہیں نام سب خاصے پس پکارو تم اپنے پروردگار کو اُن ہی ناموں سے

حدیث شریف میں آیا ہے :-

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسۡعَةً وَّتِسۡعِیۡنَ اِسۡمًا مَّنۡ اَحۡصَاهَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ۔

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بے شک اللہ (تبارک و) تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے اور پڑھے اور اس پر عمل کرے داخل ہو بہشت میں۔

روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم وغیرہما نے اور ان اسمائے مبارک کے برکات بے حد ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ

وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ

بادشاہ پاک سلامت رکھنے والا امن دینے والا نگہبان

اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ

غالب زبردست بڑائی والا پیدا کرنے والا عالم کا بنانے والا

اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ

صورت بنانے والا بخشنے والا زبردست بہت دینے والا رزق دینے والا

اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ

کھولنے والا جاننے والا بند کرنے والا کھولنے والا پست کرنے والا

اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ

بلند کرنے والا عزت دینے والا خوار کرنے والا سننے والا دیکھنے والا

اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ

حاکم عدل کرنے والا باریک بیں خبردار بردبار بزرگ

اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِىُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ

بخشنے والا شکر پسند بلند بڑا نگہبان قوت دینے والا

اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ

کافی بزرگ سخی نگہبان قبول کرنے والا فراخی دینے والا

Marfat.com

اَلْحَكِيْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ

حکمت والا، دوست بڑا، بزرگ، اُٹھانے والا، گواہ، سچا

اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ

کارساز، طاقت والا، مضبوط، دوست، قابل تعریف، گھیرنے والا

اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ

پہلے پیدا کرنیوالا، دوبارہ پیدا کرنیوالا، زندہ کرنیوالا، مارنے والا، زندہ، ہمیشہ رہنے والا

اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ

پانے والا، بزرگی والا، ایک، اکیلا، بے نیاز، قدرت والا

اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ

صاحب قدرت، پہلا، پچھلا، اوّل، آخر، آشکار

اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِيْ اَلْمُتَعَالِ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ

پوشیدہ، کارساز، برتر، احسان کرنیوالا، توبہ قبول کرنیوالا، بدلہ لینے والا، معاف کرنیوالا

اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ

بہت مہربان، مالک مُلک کا، صاحب بزرگی اور بخشش کا، عدل کرنے والا، جمع کرنیوالا

اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِيْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِيْ

بے پرواہ، دولتمند کرنیوالا، منع کرنیوالا، ضرر دینے والا، نفع دینے والا، روشنی والا، راہ دکھانے والا

اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِيْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ

نیا پیدا کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، راہنما، بڑا تحمل والا

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مندرجہ ذیل درود شریف کی بے شمار فضیلتیں ہیں۔ پڑھنے کا یہ طریقہ ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ شریف کی طرف منہ کر کے ایک سو ایک بار پڑھیں۔ چند جمعہ بھی نہ گذرنے پائیں گے کہ اس کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ پڑھنے والے بے سروسامانی کے باوجود حج بیت اللّٰہ اور زیارت حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مشرف ہوئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اسنادِ دُعائے نور

ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خداتعالیٰ نے

Marfat.com

آپ کو سلام کہا ہے اور یہ تحفہ دُعائے نور کا آپ کی اُمّت کے لئے بھیجا ہے کہ یہ دُعا آگے کی اُمتوں پر نہ بھیجی تھی، مگر تمہاری اُمّت کے لئے بخشش کا سبب کر کے بھیجتا ہوں۔ اس دعا کا پڑھنے والا اور پاس رکھنے والا عیش وعشرت سے دنیا میں رہے گا اور ایمان کی سلامتی سے مرے گا اور قیامت کے دن اس کا منہ چودھویں تاریخ کے چاند کی مانند روشن اور نورانی ہوگا وہ بیمار نہ ہوگا ہمیشہ صحت وسلامتی سے رہے گا اگر جنگ پر جائے گا فتح ونصرت ہوگی اور تیر وشمشیر بندوق اس پہ اثر نہ کرے گی اور کوئی مشکل اس پر نہ پڑے گی۔ اگر سفر کو جائے گا صحیح سلامت واپس آئے گا اور بادشاہوں کے نزدیک سرخرو رہے گا اور اس دُعا کو پاس رکھنے والے پر اللہ کی رحمت ہوگی۔

دُعائے نور

اَللّٰهُمَّ یَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِكَ
یَا نُوْرُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا وَادْفَعْ عَنَّا بَلَآئَنَا یَا رَءُوْفُ
لَبَّیْكَ وَاكْرِمْ لَبَّیْكَ وَاَنْ یَّبْعَثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا خَیْرَ الدِّیْنَ مَعَ الْقُرْبِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ
بِلُطْفِكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

Marfat.com

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ
الْاَسْمَآءِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ الضَّرَّآءَ وَالْبَلَآءَ وَالْهُمُوْمَ
وَالْغُمُوْمَ وَجَمِيْعَ الْاٰفَاتِ وَمِنْ اَوْلَادِيْ وَاٰبَآئِيْ وَ
اُمَّهَاتِيْ وَاَقْرِبَآئِيْ وَعَشِيْرَتِيْ فَاِنَّ عَلَيْكَ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ
اِعْتِمَادِيْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صحیح حدیث شریف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

Marfat.com

ان مبارک اور بابرکت کلمات کو دس مرتبہ بخلوصِ دل پڑھنے والے کو بشارت ہو کہ بیس لاکھ نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں درج کی جاتی ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کا کس قدر عظیم انعام اور احسان ہے کہ مومنین پر رحمتوں کی بارش مقدر فرماتے ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ط ایک مرتبہ

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔

ہر سُنّت نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم (پر ضروری ہے کہ) تیرا ذکر کریں اور تیرا شکر بجا لائیں اور تیری اچھی عبادت کریں۔

ہر نماز پوری کرنے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ط ۵ بار

ترجمہ:۔ اے اللہ برکت دے بیچ میری موت کے اور موت کے بعد۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ط ۵ بار

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط ۷ امرتبہ

ترجمہ:۔ اے اللہ نجات دے مجھے دوزخ سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ

اے کھولنے والے دروازوں کے اور سبب پیدا کرنیوالے اسباب کے اور اے پھیرنے والے

الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا

دلوں کے اور نگاہوں کے اور اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کے اور اے

دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا مُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِيْنَ

راہ بتلانے والے حیرانوں کے اور اے فرحت دینے والے غمگینوں کے۔

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ

میری فریاد سن لے، میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے۔ بھروسہ کیا میں نے تجھ پر

يَا رَبِّیْ وَفَوَّضْتُ اِلَيْكَ اَمْرِیْ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ

اے پروردگار میرے اور سپرد کیا میں نے تجھ کو اپنا کام اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگا

يَا اللّٰهُ يَا بَاسِطُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا كَرِيْمُ

اے اللہ اے خوشحالی بخشنے والے، اے روزی دینے والے، اے رحمت کے دروازے کھولنے والے۔ اے سخی۔

(تمام پریشانیوں کے لئے اکسیر ہے کوئی مناسب وقت مقرر کرکے روزانہ ۲۱ بار پڑھیں)

Marfat.com

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو

۳۔ جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ۱ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار کے برابر ہے ۲ تین مرتبہ قُل ہُوَ اللّٰہُ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب ایک قرآن مجید کے برابر ہو گا۔ ۳ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہو گا ۴ دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہو گی۔ ۵ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملیگا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

Marfat.com

لوحِ قرآنی

الٓمّٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	نٓ
الٓمّٓصٓ	حٰمٓ	یٰسٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ	قٓ	اٰمِیْن

اس کے دیکھنے والوں کی سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔ صبح اس کو دیکھ کر جو کام شروع
کیا جائے گا پورا ہوگا اور غیبی طریقوں سے رزق کی دولت آنے لگے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قوّتِ حافظہ کی دُعائیں

قرآن مجید یا کتاب پڑھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ كُلِّ حَرْ
كُتِبَ وَيُكْتَبُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِـ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

Marfat.com

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا پڑھا ہوا ایک حرف بھی فراموش نہ کرے تو وہ اپنا سبق پڑھنے یا کتاب کا مطالعہ شروع کرتے وقت ایک بار یہ دُعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ؕ

قرآنِ کریم پڑھنے کی فضیلت

(۱) روزانہ قرآنِ عظیم کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ :-

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔

(۲) حدیثِ قدسی میں آیا ہے :-

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :- جس شخص کو قرآن کریم (کی تلاوت کرنے، یاد کرنے یا غور و فکر کرنے اور تفسیر و ترجمہ وغیرہ کرنے) کی مشغولیت (اور مصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا (یعنی ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دعائیں (اور حاجتیں) مانگنے والوں کو دیتا ہوں (یعنی اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کر دیتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:- اللہ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود خدا تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔

Marfat.com

(۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- تم قرآن کو سیکھو (اور اس کا علم حاصل کرو) اور اس کو پڑھو پڑھاؤ اس لئے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے قرآن سیکھا (اور اس کا علم حاصل کیا) پھر اس کو پڑھا پڑھایا بھی اور اس پر عمل بھی کیا (خاص کر تہجد کی نماز میں پڑھا) ایسی ہے جیسے مُشک سے بھری ہوئی ایک (مُنہ کھلی) تھیلی جس کی مہک ہر جگہ پہنچتی ہو اور اس شخص کے حق میں جو قرآن کو سیکھتا تو ہے (اور اس کا علم بھی حاصل کرتا ہے) مگر (رات کو غافل پڑا) سوتا رہتا ہے (نہ تہجد میں قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے) حالانکہ اس کے (دل کے) اندر قرآن موجود (محفوظ) ہے۔ ایسی ہے جیسے ایک مُشک سے بھری ہوئی تھیلی جس کا منہ کس کر باندھ دیا گیا ہو۔

Marfat.com

اسمائے مقدسہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص ان اسمائے مقدسہ کو با وضو ہر شب سونے سے پیشتر باادب شوق و محبت سے جناب سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کا تصور باندھ کر پڑھا کرے اور ہر نام مبارک کے سَیِّدُنَا اور بعد ہر نام مقدس کے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی ضرور کہہ لیا کرے حق تعالیٰ جل شانہٗ سے اُمید ہے کہ اپنے محبوبِ یکتا اور حبیبِ بے مثال کے جمالِ جہاں آرا سے مشرف فرماوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُودٌ	قَاسِمٌ
تعریف والا	سب سے زیادہ حمد کرنے والا	سراہنے والا	سراہا گیا	بانٹنے والا
عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ
پیچھے آنے والا	کھولنے والا	ختم کرنے والا	اُٹھنے والا	محو کرنے والا
دَاعٍ	سِرَاجٌ	رَشِیْدٌ	مُنِیْرٌ	بَشِیْرٌ	نَذِیْرٌ
بلانے والا	چراغ	نیک	نور والا	خوشخبری دینے والا	ڈرسنانے والے

Marfat.com

هَادٍ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ نَبِیٌّ طٰهٰ یٰسٓ

ہادی ہدایت والا رسول نبی طٰہٰ یٰسٓ

مُزَمِّلٌ مُدَثِّرٌ شَفِیْعٌ خَلِیْلٌ کَلِیْمٌ حَبِیْبٌ

کملی والے چادر اوڑھنے والے شفاعت والا دوست جانی کلام کرنیوالا دوست

مُصْطَفٰی مُرْتَضٰی مُجْتَبٰی مُخْتَارٌ نَاصِرٌ

چنا ہوا برگزیدہ چنا ہوا پسندیدہ مدد دینے والا

مَنْصُوْرٌ قَائِمٌ حَافِظٌ شَهِیْدٌ عَادِلٌ حَکِیْمٌ

مدد دیا گیا قائم حافظ گواہ عدل والا حکمت والا

نُوْرٌ حُجَّةٌ بُرْهَانٌ اَبْطَحِیٌّ مُؤْمِنٌ مُطِیْعٌ

نور دلیل حجت ابطح والا ایمان والا تابعدار

مُذَکِّرٌ وَاعِظٌ اَمِیْنٌ مَدَنِیٌّ عَرَبِیٌّ

نصیحت کرنیوالا واعظ امانت دار مدینہ والا عرب والا

هَاشِمِیٌّ تِهَامِیٌّ حِجَازِیٌّ نِزَارِیٌّ قُرَیْشِیٌّ

ہاشمی تہامی حجاز والا مضر بن نزار کی اولاد سے قریشی

مُضَرِیٌّ اُمِّیٌّ عَزِیْزٌ حَرِیْصٌ رَءُوْفٌ رَحِیْمٌ

مضر والا نہ پڑھا ہوا غالب حرص کرنیوالے لوگوں کے ایمان کیلئے نرم دل رحم والا

یَتِیْمٌ غَنِیٌّ جَوَّادٌ فَتَّاحٌ عَالِمٌ طَیِّبٌ طَاهِرٌ

دُرِّ یتیم بے پرواہ سخی فتح کرنیوالا جاننے والا پاک پاک کرنے والا

مُطَهَّرٌ خَطِیْبٌ فَصِیْحٌ سَیِّدٌ مُنْتَقِی اِمَامٌ

پاکیزہ واعظ عمدہ بیان والا سردار پاک کرنے والا امام پیشوا

Marfat.com

بَآرٌّ شَافٍ مُتَوَسِّطٌ سَابِقٌ مُقْتَصِدٌ مَهْدِیٌّ

نیک شفا دینے والا متوسط آگے جانے والا میانہ رَو ہدایت والا

حَقٌّ مُبِیْنٌ اَوَّلٌ اٰخِرٌ ظَاهِرٌ بَاطِنٌ رَحْمَةٌ

سچا ظاہر اوّل پچھلا ظاہر پوشیدہ رحمت

مُحَلِّلٌ مُحَرِّمٌ اٰمِرٌ صَادِقٌ مُصَدِّقٌ

حلال کرنے والا حرام کرنے والا حکم دینے والا سچا سچ بولنے والا

نَاطِقٌ صَاحِبٌ مَکِّیٌّ نَاهٍ شَکُوْرٌ

بولنے والا صاحب مکّے والا منع کرنے والا شکر کرنے والا

قَرِیْبٌ مُنِیْبٌ مُبَلِّغٌ طٰسٓ حٰمٓ

قریب رجوع کرنے والا پہنچانے والا طٰسٓ حٰمٓ

حَبِیْبٌ اَوْلٰی

محبوب بہتر

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اور رحمت اللہ کی اُوپر بہترین خلقت اس کی کے یعنی اوپر ہمارے سردار محمد کے اور

عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اوپر اولاد اُن کی اور اصحاب اُن کے سب کے ۔

Marfat.com

اسناد دُعائے قدح معظم و مکرم

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دُعا حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے معراج کی رات تحفہ لائے اور کہا کہ یہ دُعا خدائے تعالیٰ نے آپکو عنایت کی ہے یہ دُعا معلق آسمان میں سبز خط سے لکھی ہوئی ہے اور فوائد اس کے بہت ہیں. خدا تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو پیدا نہیں فرمایا تھا تب اس کے آگے پانچ سو برس اس دُعا کو نور کے ورقوں پر لکھ کر پردے میں رکھا تھا اب حکم ہُوا ہے کہ آپ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت اس دُعا کو پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے جو کوئی یہ دُعا پڑھے گا اُسے بے حساب ثواب ملے گا اور وہ شخص ولی ہوگا اگر تمام آدمی اور پریاں اور چرند و پرند سب مل کر اس دُعا کی فضیلت بیان کریں تو بھی شمار اس کی فضیلت کا بیان نہ ہو سکے گا جو کوئی اس دُعا کو دریا کے سفر میں پڑھے موج و طوفان سے سلامت رہے اور امن و امان سے گھر کو آوے اور جو کوئی صدقِ نیت سے لوہے پر پڑھے تو عجب نہیں کہ لوہا بھی پانی ہو جاوے اور آگ پر پڑھے تو آگ سرد ہو جاوے اور کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر مُردے کے کفن میں رکھے تو خدائے تعالیٰ اس بندے کو تا روز قیامت عذاب نہ کرے گا اور قبر اُس کی کشادہ ہوگی اور نور سے روشن ہوگی اور جنت کی کھڑکی اُس بندے کے واسطے کھول جائے گی اور جو کوئی اس دُعا کو قبرستان میں پڑھے گا. خدائے تعالیٰ بارہ ہزار فرشتوں کو نور کا طبق دے کر اُن مُردوں کے پاس بھیجے گا اور عذابِ قبر ان سے دُور کرے گا اور قیامت کے دن اُس شخص کو حشر کے میدان میں سواری ملے گی اور پینے کے واسطے شرابِ طہور ملے گا اور اس شخص کو دیکھ کر اہلِ عرصات کہیں گے یاالٰہی یہ بندہ کوئی پیغمبر ہے یا ولی. فرشتے

Marfat.com

جواب دیں گے کہ یہ بندہ اُمت میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اتنی عزت اس کی اس سبب سے کہ یہ بندہ دنیا میں دُعائے قدح پڑھتا تھا اور جو کوئی اُس دُعا کو مُشک اور زعفران سے طبق میں لکھ کر گلاب سے دھو دے اور پانی کو شیشے میں حفاظت سے رکھے تو وہ پانی ہر بیماری کے لیے کام آوے گا اگرچہ تمام طبیب اس مرض کے علاج سے عاجز ہو ویں۔ خدائے تعالیٰ اس کو شفا بخشے گا۔ اور جس کی اولاد نہ ہوتی ہو تو صدق نیت سے اس دُعا کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کو اولاد بخشے گا۔ اگر کسی شہر یا گھر میں یا کسی زمین پر کچھ آفت نازل ہووے تو اس دُعا کو پاک مٹی پر پڑھ کر اس شہر یا گھر یا زمین کے چاروں کونوں میں ڈال دیوے تو خدائے تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے سب آفت اور بلا اس سے دُور کر دیوے اور جو بندۂ مومن اس دُعا کو صدق نیت سے ایک وقت پڑھے گا تو بلا حساب بہشت میں جاوے اور اس دُعا کے پڑھنے والے کو خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور نظرِ رحمت کی اس پر ہمیشہ رکھے گا۔ یقین رکھو۔

پانچ نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح

فجر کی نماز کے بعد هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ	سو بار پڑھے
ظہر کی نماز کے بعد هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ	سو بار پڑھے
عصر کی نماز کے بعد هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	سو بار پڑھے
مغرب کی نماز کے بعد هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ	سو بار پڑھے
عشاء کی نماز کے بعد هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ	سو بار پڑھے

Marfat.com

دُعائے
قدح مُعظّم ومُکرّم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ بِسۡمِهِ الۡمُبۡتَدِیۡ رَبِّ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰی

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو ہر چیز سے پہلے ہے دنیا و آخرت کا مالک ہے

الَّذِیۡ لَاغَایَةَ لَهٗ وَلَا مُنۡتَہٰی لَهٗ فِی السَّمٰوٰتِ

جس کی نہ غایت ہے نہ انتہا ۔ بلند آسمانوں میں جو کچھ ہے

الۡعُلٰی ، اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی لَهٗ مَا فِی

سب اسی کا ہے وہ بڑا رحم کرنے والا ہے عرش پر اس نے قرار پکڑا ہے اور

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان اور زمین کے نیچے

الثَّرٰی وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَ

ہے سو سب اسی کا ہے اور اگر دُعا وغیرہ تم پکار کے پڑھو پکارنے کی حاجت نہیں ہے

اَخۡفٰی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی

پس وہ چھپی ہوئی باتوں کو اور دلوں کے بھید وں کو جانتا ہے وہ ایسا اللہ ہے کہ اس کے سوا دوسرا

اَللّٰهُ الۡعَظِیۡمُ عَظِیۡمُ الۡعُظَمَآءِ دَآئِمُ النَّعۡمَآءِ

کوئی معبود نہیں اسکے سب نام اچھے ہیں وہ بڑا معبود ہے سب بڑوں سے بڑا ہے ہمیشہ نعمتیں دینے والا ہے

Marfat.com

قَاهِرُ الْاَعْدَآءِ اَلرَّحْمٰنُ الْعَاطِفُ عَلٰی خَلْقِهٖ

دشمنوں پر قہر کرنے والا وہ بڑا رحم والا ہے اپنی مخلوق کو مہربانی سے روزی دیتا ہے۔

بِرِزْقِهٖ اَلْمَعْرُوْفُ بِلُطْفِهٖ اَلْعَادِلُ فِیْ حُکْمِهٖ

وہ اپنی مہربانی میں معروف ہے اپنے حکم کرنے میں عادل ہے اپنے تمام

اَلْعَالِمُ فِیْ مُلْکِهٖ رَحِیْمًا بِخَلْقِهٖ رَحِیْمُ الرُّحَمَآءِ

ملک کو جانتا ہے اپنی ساری مخلوق پر رحم کرتا ہے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ

عَلِیْمُ الْعُلَمَآءِ بَصِیْرُ الْبُصَرَآءِ غَفُوْرُ الْغُفَرَآءِ

رحم والا ہے سب جاننے والوں سے زیادہ جاننے والا ہے سب دیکھنے والوں سے زیادہ دیکھنے والا ہے سب

بَاعِثُ الْاَنْبِیَآءِ صَاحِبُ الْاَوْلِیَآءِ سُبْحَانَهٗ قَادِرٌ

معاف کرنے والوں میں زیادہ معاف کرنے والا ہے نبیوں کو بھیجنے والا ولیوں کو دوست رکھنے والا وہ

عَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَمِیْدِ ذِی

پاک ہے قدرت والا ہے ہر چیز پر قادر ہے پاک ہے بادشاہ ہے تعریف والا

الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ رَبُّ الْاَرْبَابِ

عرش بزرگ کا مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سب پالنے والوں کا پالنے والا ہے۔

وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ وَسَابِقُ الْاَسْبَاقِ وَ رَازِقُ

اور ہر چیز کے سبب مہیا کرنے والا ہے اور سب پہلی چیزوں سے وہ پہلے ہے اور سب کو وہی روزی

الْاَرْزَاقِ وَخَالِقُ الْخَلَآئِقِ وَ قَادِرُ الْمَقْدُوْرِ وَ

دیتا ہے اور سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور ہر چیز پر وہ قادر ہے اور ہر چیز پر

قَاهِرُ الْمَقْهُوْرِ وَعَادِلٌ فِیْ یَوْمِ الْحَشْرِ وَ النُّشُوْرِ

غالب ہے اور قیامت کے دن انصاف کرنے والا وہی ہے سب

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جَامِعُ النَّاسِ یَوْمَ الْوَاقِعَةِ رَبَّنَا

نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے حشر کے دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہمارا

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ حَلِیْمٌ شَکُوْرٌ اَلْاَوَّلُ الْقَدِیْمُ خَالِقُ

پروردگار مغفرت کرنے والا رحم کرنیوالا حلم والا شکر کرنیوالوں کا جزا دینے والا سب چیزوں سے پہلے ہے قدیم

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَهُوَ

عرش عظیم کا پیدا کرنے والا اور آسمانوں اور زمینوں کا وہی ہے اور

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قَابِلُ التَّوْبَةِ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ غَفُوْرٌ

وہی سننے والا جاننے والا توبہ قبول کرنے والا شکر کرنیوالوں کو جزا دینے والا گناہ معاف کرنیوالا

رَّحِیْمٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ هُوَ الْاَوَّلُ

رحم والا ہے۔ اور سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہی اول

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالدَّائِمُ

اور وہی آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن (پوشیدہ) ہے اور ہمیشہ ہے

الرَّزَّاقُ لِلْخَلَائِقِ وَالْبَهَائِمِ صَاحِبُ الْعَطَایَا وَدَافِعُ

مخلوق اور جانوروں کا رازق ہے اور جس کو جو کچھ ملتا ہے سو اسی کا دیا ہوا ہے اور

الْبَلَایَا یَا مَنْ یَّشْفِی السَّقِیْمَ وَیَغْفِرُ الْخَاطِئِیْنَ

بلاؤں کا دفع کرنے والا وہی ہے اور بیماروں کو شفا دینے والا اور خطاکاروں کو معاف کرنیوالا اور

وَیُبَوِّءُ النَّادِمِیْنَ وَیُبْغِضُ الظَّالِمِیْنَ وَیُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ

گناہوں سے پشیمان ہونیوالوں کو پناہ دینے والا اور ظالموں کو مغلوب کرنیوالا اور نیک بندوں کو دوست رکھنے

وَیُنْجِی الْمَغْمُوْمِیْنَ وَیُنْذِرُ الْمُذْنِبِیْنَ وَیَسْتُرُ

والا۔ اور غمگینوں کو غم سے نجات دینے والا اور بدکاروں کو عذاب سے ڈرانے والا اور گنہگاروں کی پردہ پوشی

Marfat.com

الْمُذْنِبِيْنَ وَ يُؤْمِنُ الْخَائِفِيْنَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ

کرنے والے اور عذاب سے ڈرنے والوں کو امن دینے والے تو پاک ہے تو پاک ہے

سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمَعْبُوْدُ كَثِيْرُ

تو پاک ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر تو ہی جو کریم ہے سب کا معبود ہے بہت

الْعَطَايَا وَ غَافِرُ الْخَطَايَا سَاتِرُ الْعُيُوْبِ شَكُوْرٌ

دینے والا اور خطائیں معاف کرنے والا بندوں کے عیب چھپانے والا شکر کی جزا دینے والا

رَحِيْمٌ عَالِمُ مَا فِي الصُّدُوْرِ مُنْبِتُ الزُّرُوْعِ وَ

رحم والا سینوں کے بھید جاننے والا کھیتیاں اور درخت اگانے

الْاَشْجَارِ وَ مُدَبِّرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَالِقُ الْحُبُوْبِ

والا اور رات اور دن کو تدبیریں چلانے والا دانوں کو چیر کر ان میں

خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ غَنِيٌّ عَنِ الْخَلَآئِقِ قَاسِمُ

روئیدگیاں اگانے والا آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا سب مخلوق سے بے پرواہ سب کو

الْاَرْزَاقِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مُذْهِبُ الْهُمُوْمِ اَنْتَ

روزیاں بانٹنے والا غیب کی خبریں جاننے والا غم دور کرنے والا تجھی کو

الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ

سجدہ کرتا ہے رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی اور چاند کی چاندنی

الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ وَخَفِيْقُ الشَّجَرِ

اور آفتاب کی دھوپ اور پانی کی کھلکھلاہٹ اور درختوں کی

اِلٰهِيْ اَنْتَ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

کھڑکھڑاہٹ ہے میرے معبود تو وہ ہے کہ جس کے جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور جو ہر چیز پر

Marfat.com

قَدِيْرٌ وَاَنْتَ الَّذِىْ تَعْلَمُ السِّرَّ وَالْاِعْلَانَ وَمَا
قادر ہے اور تو ہی مخفی اور ظاہر باتوں اور دلوں کے

فِى الْقُلُوْبِ اِلٰهِىْ اَنْتَ الَّذِىْ تَعْفُوْ عَنِ الْمَعَاصِىْ بَعْدَ
بھیدوں کو جانتا ہے اے میرے معبود جب بندہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے تب

اَنْ يَّغْرُقَ فِى الذُّنُوْبِ اِلٰهِىْ اَنْتَ الَّذِىْ قُلْتَ لَا
ان کے گناہ تو ہی معاف کر دیتا ہے اے میرے معبود تیرا ہی یہ قول ہے کہ اے میرے بندو، تم

تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو تحقیق اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنْتَ بِقَوْلِكَ
بے شک وہی غفور ورحیم ہے اور تیرا قول

صَادِقٌ لَسْتَ بِمَكْذُوْبٍ نَجِّنِىْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الْكَرْبِ
سچا ہے جھوٹ کا بہتان تجھ پر نہیں آسکتا اے اللہ سخت بے چینی

الْعَظِيْمِ وَالْغَمِّ وَاَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَّ
اور غم سے مجھے نجات دے کیونکہ ہر غمگین کا اور

مَصْرُوْفٍ مَّظْلُوْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ
پریشان حال مظلوم کا فریاد رس تو ہی ہے اور ہر شے پر تو ہی قادر ہے

وَاحْفَظْنِىْ مَوْلَاىَ مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا
اور اے میرے مولا دنیا و آخرت کی آفتوں سے مجھے محفوظ رکھ اور اے

تَفْضَحْنِىْ يَا سَيِّدِىْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ خَاصَّةً
میرے آقا مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کر خصوصاً قیامت کے

Marfat.com

فِی یَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دن اللہ ہر چیز سے بڑا ہے سب مخلوق سے تمام عالم سے بڑا ہے

کَبِیْرًا لَاضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ لَہٗ وَلَا جَوْرَ لَہٗ وَلَا شِبْہَ لَہٗ

بے شک بڑا ہے کوئی اس کا مخالف نہیں اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے

وَلَا حَدَّ لَہٗ وَلَا عَدَّ لَہٗ وَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا کُفُوَ لَہٗ وَلَا

اور نہ کوئی اس کے لئے کوئی حد ہے اور نہ گنتی ہے اور نہ کوئی اس کے مانند ہے اور نہ اسکے برابر اور نہ

نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْمُلْکِ

کوئی اس کا ثانی ہے اور نہ وزیر ہے اور نہ اس کے ملک میں کوئی شریک ہے اے تمام

اَسْأَلُکَ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ اَنْ تُعِزَّنِیْ

مخلوق پر غلبہ رکھنے والے اے قدرت رکھنے والے اے عزت والے اپنی عزت اور

بِالْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ

بزرگی اور بڑائی اور ہیبت اور قدرت اور

وَالْجَبَرُوْتِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ

تجبری کے طفیل سے مجھے عزت عطا کر یا اللہ اے اللہ اے اللہ اے رحمٰن اے رحمٰن

یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ

اے رحمٰن اے رحیم اے رحیم اے رحیم تو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

مَنَامِیْ لِقَآءَ نَبِیِّکَ وَمَا رَجَوْتُ مِنْکَ وَاَکْرِمْنِیْ

کا دیدار شریف مجھے خواب میں دکھلا اور میں جو امیدیں تجھ سے چاہتا ہوں سو بھر لا

بِمَغْفِرَتِکَ خَطِیْئَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور میرے گناہ معاف کرنے کی مجھ پر نوازش فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ

اور اللہ بلند اور بزرگ کی مدد کے سوا ہم کو کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے اے

یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَشْھَدُ

بڑے انعام والے اے بزرگ والے اور نوازش کرنے والے میں گواہی دیتا ہوں۔

اَنَّ کُلَّ مَعْبُوْدٍ مِّنْ دُوْنِ عَرْشِکَ اِلٰی مُنْتَھٰی قَرَارِ

یعنی یقین کیساتھ مانتا ہوں تیرے عرش کے نیچے سے لے کر زمینوں کی قرار گاہ کی انتہا

الْاَرْضِیْنَ بَاطِلٌ مَّا خَلَا وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اٰمَنْتُ

تک تیری ذاتِ پاک کے سوا جس چیز کی بندگی کی جاتی ہے سو باطل ہے میں نے یقین کر کے

بِاَنَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رَضِیْتُ رَبَّنَا یَا غِیَاثَ

مان لیا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھی سے راضی ہوں اے میرے پروردگار اے فریاد

الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ مِنَ النَّارِ وَنَجِّنِیْ مِنْ سَخَطِکَ

کے فریادرس تو مجھے دوزخ سے بچا اور اپنے غضب اور ناراضی سے نجات دے اور

وَاَجِرْنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَفَرِّجْ عَنِّیْ شَرَّ کُلِّ خَلْقِکَ

اپنے عذاب سے مجھے پناہ دے اور اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے باز رکھ۔

وَارْزُقْنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا مُّبَارَکًا حَلَالًا طَیِّبًا لَآ

اور کشادہ اور برکت والی حلال اور پاک روزی مجھے عنایت فرما اے بزرگ اور

اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ

بزرگی دینے والے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ یا اللہ تو اپنی حلال روزی

بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ

کے ساتھ اپنے حرام سے مجھے بے پرواہ کر اور اپنی بندگی کے ساتھ ...

Marfat.com

وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اِلٰهِیْ خَلَقْتَنِیْ وَلَمْ اَكُ شَیْئًا

سے مجھے باز رکھ اور اپنی عنایت میں رکھ کر اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج نہ کر اے میرے معبود میں

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَارْتَكَبْتُ الْمَعَاصِیْ وَاَنَا مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ

نیست و نابود تھا تو نے مجھے پیدا کیا میں نے اپنی جان پر (تیری نافرمانی سے) ظلم کیا اور معصیتیں کیں اور اب میں

یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ اِنْ غَفَرْتَنِیْ یَارَبِّ فَلَا یَنْقُصُ مِنْ

اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اے میرے اللہ میرے گناہ معاف کردے یارب اگر تو میری مغفرت فرمائے تو تیری بادشاہی

مُّلْكِكَ شَیْئٌ وَاِنْ عَذَّبْتَنِیْ یَارَبِّ فَلَا یَزِیْدُ فِیْ

میں سے کچھ بھی کم نہ ہو اور اگر تو مجھے عذاب کرے تو تیری شان و شوکت میں کچھ بھی زیادہ نہ ہوگا

سُلْطَانِكَ شَیْئٌ یَارَبِّ تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُهٗ غَیْرِیْ وَاَنَا

اے میرے پروردگار عذاب کرنے کے لئے میرے سوا کوئی دوسرا تجھے مل جائے گا

لَا اَجِدُ مَنْ یَّغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ غَیْرَكَ یَا غَفُوْرُ یَا

مگر میرے گناہ معاف کرنے کے لئے تیرے سوا کون ہے اے غفور اے

رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

رحیم یا ذوالجلال والاکرام و یا ارحم الراحمین

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ

اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ط بِرَحْمَتِكَ

اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیات الخوف اور آیات الحرس

قرآن مجید کی صداقت پر ایمان رکھنے والے مسلمان کلام پاک کی شفاء اور بے شمار رُوحانی و مادی برکتوں کا یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ۳۳ آیاتِ حرز کو یکجا کر کے پیش کرنے کی عزت حاصل کی جاتی ہے کہ لوگ آسانی سے چند منٹ صرف کر کے یومیہ اس کا ورد کر لیا کریں تاکہ ان آیتوں کی برکات سے بہت سی بیماریوں اور دُکھوں سے نجات رہے۔ اِن آیاتِ حرز کی برکتوں کے باب میں بعض قیمتی شہادتیں درج ذیل ہیں:-

۱۔ حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ مینی المعروف بہ امام یافعی نے اپنی بے نظیر تالیف "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں تحریر فرمایا ہے کہ فرمایا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص دن رات میں ایک بار یہ ۳۳ آیتیں پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ نہ اُسے کوئی درندہ دُکھ دے گا اور نہ کوئی چور اُسے نقصان پہنچائے گا ان آیات کا نام آیات الخوف اور آیات الحرس (نگہبان و محافظ) ہے اور یہ آیتیں حصن (حصن بمعنی قلعہ) ہیں اور ان میں ہر بیماری کی شفاء ہے جن میں سے ایک جذام اور بَرص بھی ہے۔

۲۔ ابنِ سیرین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے۔ ایک نہر پر مقام ہُوا۔ لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لُٹ جاتے ہیں۔ میرے سب رفیق وہاں سے چل دیئے مگر میں چونکہ آیاتِ حرز پڑھا کرتا تھا اس لئے وہاں ٹھہر رہا۔ جب رات ہُوئی ابھی سونے نہ پایا تھا

Marfat.com

کر چند آدمی شمشیر بکف آئے مگر مجھ تک نہ پہنچ سکے جب صبح کو وہاں سے چلا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور ہم سے کہا کہ ہم لوگ شب میں سو بار سے زائد تیرے پاس گئے مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حائل ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا یہ ان آیات کی برکت ہے۔ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا۔

یہ ۳۳ آیتیں ہیں۔ ان کے پڑھنے سے آسیب درندہ اور چور اور ہر قسم کی بلا و آفت دفع ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیماریوں سے شفا ہے۔ محمد ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک بڈھے کو فالج ہو گیا تھا۔ اس پر یہ آیتیں پڑھیں تو اس کو شفاء ہو گئی۔

یہ ۳۳ آیتیں حفاظتِ درندہ اور چور اور دفع آسیب اور عافیت جان و مال کے لئے اور شفاءِ جذام و جمیع امراض کے لئے اکسیرِ اعظم ہیں۔ آیات الحرس ان کا لقب ہے۔

محمّد ذیشان پائپ سٹور
سیم لیس سٹیل پائپس / ٹیوبز
ایم۔ ایس اینڈ جی آئی پائپس
اینڈ فٹنگز
رحمان گلی بمک نشتر (برانڈرتھ) روڈ لاہور ۷

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۚ هُدًى

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں رہنما ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

پرہیزگاروں کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور درست رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳ وَالَّذِيْنَ

نماز کو اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نازل کی گئی تمہاری طرف اور جو نازل کی گئی تم سے

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

پہلے اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

رب کی طرف سے اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے اسکو نہیں آتی اونگھ

وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ

ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے وہ جانتا ہے

Marfat.com

مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ
جو کچھ خلق کے رو برو ہے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ احاطہ نہیں کر سکتے اس کی
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
معلومات میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی تمام آسمانوں
وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔
اور زمین کو اور نہیں گراں گزرتی اس کو ان کی حفاظت اور وہ عالی شان عظمت والا ہے
لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قف قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
کچھ زبردستی نہیں دین کے بارے میں بے شک ظاہر ہو چکی ہدایت گمراہی
الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
سے پھر جو نہ مانے بتوں کو اور ایمان لائے اللہ پر تو
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ق لَا انْفِصَامَ
بے شک اس نے پکڑ لی مضبوط رسی جو ٹوٹنے والی نہیں
لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ ان کا حامی ہے جو ایمان لائے
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَالَّذِیْنَ
ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے اجالے کی جانب اور جو لوگ
كَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
کافر ہیں ان کے رفیق شیطان ہیں جو ان کو نکالتے ہیں اجالے سے
اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِیْهَا
اندھیروں کی جانب یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں

Marfat.com

خٰلِدُوْنَ ۚ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
ہمیشہ رہیں گے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ
اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اس کا تم سے حساب
بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ
لے گا اللہ، پھر اللہ بخشے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے
یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ
چاہے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مان لیا
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
رسول نے جو کچھ اس پر اترا اس کے پروردگار کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟
سب کے سب ایمان لے آئے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
پیغمبروں پر کہ ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں اور بول اُٹھے کہ ہم نے سنا
وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝
اور مان لیا تیری بخشش (چاہتے ہیں) اے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔
لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ
اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا
وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ
اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں۔

Marfat.com

أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ

یا چوک جائیں اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ تو نے رکھا تھا

عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے پروردگار ہم سے نہ اٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں

لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ أَنْتَ

سکت نہیں اور درگذر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر تو ہی

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۱۱ إِنَّ رَبَّكُمُ

ہمارا حامی ہے تو ہماری مدد کر ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں بیشک تمہارا پروردگار

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ

اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ دن میں

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ

پھر قائم ہوا تخت پر چھپا لیتا ہے رات کو دن سے

النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ

کہ رات کے دن پیچھے لگا آرہا ہے دوڑا ہوا اور اسی نے پیدا کئے سورج اور چاند اور ستارے

مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ط

تابعدار اپنے حکم کے سن لو اسی کی خلق ہے اور (اسی کا) حکم

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۱۲ اُدْعُوا رَبَّكُمْ

بڑا بابرکت ہے اللہ جو پالنے والا ہے تمام عالم کا، پکارو اپنے رب کو

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۱۳

گڑگڑا کر اور چپکے چپکے وہ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

Marfat.com

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

اور نہ فساد کرو زمین میں اس کی درستی کے بعد اس کو پکارتے ہو

خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ

ڈر اور توقع سے بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے نیک

الْمُحْسِنِيْنَ ١٤ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط

لوگوں کے کہدو کہ تم اللہ کو پکارو یا پکارو رحمٰن کو

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ

جس نام سے بھی پکاروگے وہ اُسی کے اچھے اچھے نام ہیں اور (اے محمد) نہ اپنی

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

نماز چلّا کر پڑھو اور نہ اس کو چپکے پڑھو اور ڈھونڈلو اس کے بیچ

سَبِيْلًا ١٥ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ

میں راہ اور کہو کہ ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ

ہے اور نہ کوئی اس کا شریک ہے سلطنت میں اور نہ کوئی اس کا مددگار

يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ١٦

ہے کمزوری کے سبب اور اس کی بڑائی کرو بڑا جان کر

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا لا ١٧ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا لا ١٨ فَالتّٰلِيٰتِ

قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک پھر ذکر کی تلاوت

ذِكْرًا لا ١٩ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ط ٢٠ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کرنے والوں کی بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہے پروردگار ہے آسمانوں کا

Marfat.com

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۲۱ اِنَّا زَيَّنَّا

اور زمین کا اور جو کچھ کہ ان میں ہے سب کا اور پروردگار مشرقوں کا ہم نے آراستہ کیا

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۲۲ وَحِفْظًا مِّنْ

ہے آسمان دنیا کو ایک زینت یعنی ستاروں سے اور محفوظ کیا ہے

كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۲۳ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ

ہر شیطان سرکش سے کہ وہ کان بھی نہیں لگا سکتے اوپر کی

الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۲۴ دُحُوْرًا

مجلس کی طرف اور پھینکے جاتے ہیں (ان کی جانب شہاب) ہر طرف سے بھگانے کے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۲۵ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

لئے اور ان کے لئے عذاب دائم ہے مگر ہاں جو اُچک لے گیا چھپکے سے

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۲۶ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ

پھر اس کے پیچھے لگا چمکتا ہوا انگارہ اب ان سے پوچھو کہ ان کا بنانا زیادہ

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ

مشکل ہے یا وہ جو ہم نے پیدا فرمائے ہم ہی نے ان کو پیدا کیا گیلی ہوئی مٹی

لَّازِبٍ ۲۷ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

سے۔ اے گروہ جن و انس اگر ہو سکے تم سے

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

تو نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کناروں سے پھر نکلو تم

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۲۸

نہیں نکل سکو گے مگر ایک خاص قوت سے۔ تم کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے

Marfat.com

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۵ وَّنُحَاسٌ فَلَا

چھوڑا جائے گا تم پر آگ کا شعلہ اور دُھواں پس تم

تَنْتَصِرٰنِ ۲۹ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ

مقابلہ نہ کرسکوگے اگر ہم نازل کرتے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ

تو ضرور تو اُس کو دیکھتا کہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے اور

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۳۰

یہ مثالیں ہیں جن کو ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے تاکہ وہ غور کریں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جاننے والا ہے چھپے اور کھلے کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ

وہ نہایت مہربان ہے بڑا رحم والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

نہیں بادشاہ ہے پاک ذات (عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان ہے

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۳۱

زبردست خودمختار (اور) عظمت والا ہے۔ اللہ پاک ہے ان کے شرک ٹھہرانے سے

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ

وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا موجد صورت بنانے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتا ہے اس کی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست

Marfat.com

الْحَكِيْمُ ۝ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ

حکمت والا ۔ (اے محمد) کہدو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قرآن سنا ایک جماعت نے

الْجِنِّ فَقَالُوْٓا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ

جنات میں سے (اپنی قوم سے جا کر) کہا کہ ہم نے سنا ہے ایک عجیب قرآن جو راہ دکھاتا ہے

إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝۲

نیکی کی سو ہم ایمان لائے اس پر اور ہرگز شریک نہ بنائیں گے اپنے رب کا

وَّأَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

کسی کو اور یہ کہا، کہ بڑی شان ہے ہمارے رب کی نہ اس نے بی بی

وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا

بنائی اور نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں بے وقوف لوگ کہتے تھے

عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

اللہ پر جھوٹ

کوئی کام دشوار اور مشکل ہو جانیکے وقت کی دعا

کوئی کام دشوار ہو جائے (یا کوئی مشکل آن پڑے) تو یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ ۔

ترجمہ :- اے اللہ کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کر دے اور تو جب چاہے سنگلاخ زمینوں کو بھی نرم و ہموار کر دے ۔

Marfat.com

دعائے جمیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنیوالا ہے

یَا جَمِیْلُ یَا اَللّٰہُ	یَا قَرِیْبُ یَا اَللّٰہُ	یَا عَجِیْبُ یَا اَللّٰہُ
اے خوبی والے اے اللہ	اے نزدیک اے اللہ	اے عجیب اے اللہ
یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰہُ	یَا رَءُوْفُ یَا اَللّٰہُ	یَا مَعْرُوْفُ یَا اَللّٰہُ
اے قبول کرنیوالے اے اللہ	اے مہربانی کرنے والے اے اللہ	اے نیکوکار اے اللہ
یَا مَنَّانُ یَا اَللّٰہُ	یَا دَیَّانُ یَا اَللّٰہُ	یَا بُرْهَانُ یَا اَللّٰہُ
اے احسان والے اے اللہ	اے دیان والے اے اللہ	اے قوی دلیل اے اللہ
یَا سُلْطٰنُ یَا اَللّٰہُ	یَا مُسْتَعَانُ یَا اَللّٰہُ	یَا مُحْسِنُ یَا اَللّٰہُ
اے غالب اے اللہ	اے مدد چاہے گئے اے اللہ	اے احسان کرنیوالے اے اللہ
یَا مُتَعَالِیْ یَا اَللّٰہُ	یَا رَحْمٰنُ یَا اَللّٰہُ	یَا رَحِیْمُ یَا اَللّٰہُ
اے سب سے برتر اے اللہ	اے مہربان اے اللہ	اے نہایت رحم والے اے اللہ
یَا حَلِیْمُ یَا اَللّٰہُ	یَا عَلِیْمُ یَا اَللّٰہُ	یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰہُ
اے بردبار اے اللہ	اے خبردار اے اللہ	اے نہایت کرم کرنے والے اے اللہ
یَا جَلِیْلُ یَا اَللّٰہُ	یَا مَجِیْدُ یَا اَللّٰہُ	یَا حَکِیْمُ یَا اَللّٰہُ
اے بزرگ اے اللہ	اے صاحب بزرگی کے اے اللہ	اے حکمت والے اے اللہ

Marfat.com

يَا مُقْتَدِرُ يَا اَللّٰهُ　يَا عَفُوُّ يَا اَللّٰهُ　يَا غَفَّارُ يَا اَللّٰهُ

اے ظاہر قدرت والے اے اللہ　اے بخشنے والے اے اللہ　اے گناہ بخشنے والے اے اللہ

يَا مُبْدِئُ يَا اَللّٰهُ　يَا رَافِعُ يَا اَللّٰهُ　يَا شَكُوْرُ يَا اَللّٰهُ

اے پیدا کرنے والے اے اللہ　اے بلند کرنے والے اے اللہ　اے قدر دان شکر کرنیوالوں کے اے اللہ

يَا خَبِيْرُ يَا اَللّٰهُ　يَا بَصِيْرُ يَا اَللّٰهُ　يَا سَمِيْعُ يَا اَللّٰهُ

اے خبردار اے اللہ　اے دیکھنے والے اے اللہ　اے سننے والے اے اللہ

يَا اَوَّلُ يَا اَللّٰهُ　يَا اٰخِرُ يَا اَللّٰهُ　يَا ظَاهِرُ يَا اَللّٰهُ

اے اوّل اے اللہ　اے آخر اے اللہ　اے ظاہر اے اللہ

يَا بَاطِنُ يَا اَللّٰهُ　يَا قُدُّوْسُ يَا اَللّٰهُ　يَا سَلَامُ يَا اَللّٰهُ

اے باطن اے اللہ　اے پاکیزہ بُرے صفتوں سے اے اللہ　اے سلامتی والے اے اللہ

يَا مُهَيْمِنُ يَا اَللّٰهُ　يَا عَزِيْزُ يَا اَللّٰهُ　يَا مُتَكَبِّرُ يَا اَللّٰهُ

اے نگہبان اے اللہ　اے زبردست اے اللہ　اے عظمت والے اے اللہ

يَا خَالِقُ يَا اَللّٰهُ　يَا وَلِيُّ يَا اَللّٰهُ　يَا مُصَوِّرُ يَا اَللّٰهُ

اے پیدا کنندہ اے اللہ　اے پیدا کنندہ خلق کے اے اللہ　اے صورت بنانے والے اے اللہ

يَا جَبَّارُ يَا اَللّٰهُ　يَا حَيُّ يَا اَللّٰهُ　يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ

اے زبردست اے اللہ　اے ہمیشہ جینے والے اے اللہ　اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے اللہ

يَا قَابِضُ يَا اَللّٰهُ　يَا بَاسِطُ يَا اَللّٰهُ　يَا مُذِلُّ يَا اَللّٰهُ

اے تنگ کنندہ اے اللہ　اے فراخ کنندہ روزی کے اے اللہ　اے ذلت دینے والے اے اللہ

يَا قَوِيُّ يَا اَللّٰهُ　يَا شَهِيْدُ يَا اَللّٰهُ　يَا مُعْطِيْ يَا اَللّٰهُ

اے قوت دینے والے اے اللہ　اے حاضر اے اللہ　اے عطا کرنے والے اے اللہ

Marfat.com

يَا مَانِعُ يَا اَللّٰهُ يَا خَافِضُ يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعُ يَا اَللّٰهُ

اے ہٹانے والے اے اللہ اے پست کرنے والے اے اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ

يَا وَكِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا كَفِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے کارساز اے اللہ اے کفایت کرنے والے اے اللہ اے صاحب بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَشِيْدُ يَا اَللّٰهُ يَا صَبُوْرُ يَا اَللّٰهُ

بخشش کے اے اللہ اے راہنما اے اللہ اے بُردبار اے اللہ

يَا فَتَّاحُ يَا اَللّٰهُ

اے کھولنے والے اے اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؕ

نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق تھا میں ظالموں میں سے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

اور رحمت اللہ تعالیٰ کی ہو اوپر بہترین خلق کے جو نام اُن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

ہے اور ان کی آل اور ان کے اصحاب سب پر تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ

الرّٰحِمِيْنَ

رحم کرنے والے۔

Marfat.com

آیاتِ شفاء

الحمد شریف تین مرتبہ پڑھ کر یہ آیات شریفہ پڑھے اور بیمار شخص پر دم کرے پانی پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بیمار تندرست ہوگا۔

۱۔ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ وَیُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ

(التوبہ۔ ۱۴، ۱۵)

۲۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (یونس۔ ۵۷)

۳۔ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ

فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط (النحل۔ ۶۹)

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۔ بنی اسرائیل = ۸۲

۵۔ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ

وَیَسْقِیْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (الشعراء ۷۸ تا ۸۰)

۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط (حٰم السجدہ = ۴۴)

Marfat.com

۷۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُكَ

شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ o

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

الْمُعْتَدِيْنَ ۔ (الاعراف ۵۴، ۵۵)

۔۔یہاں پر دعا مانگے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف ۵۶)

مُعْتَدِیْنَ کے بعد کوئی بھی دعا مانگے اس کے بعد پوری آیت پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o اِنَّا كَذٰلِكَ

Marfat.com

نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ (المرسلت ۴۳، ۴۴)

جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو تو اس کو پڑھ کر پیٹ پر ہاتھ پھرانے سے یا کھانے پر دم کرکے کھانے سے وہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ سَیُبۡطِلُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ

وَ یُحِقُّ اللّٰہُ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ (یونس ۸۱، ۸۲)

اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرکے پلانے سے جادو اور جنات کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اَلۡقِ مَا فِیۡ یَمِیۡنِکَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا کَیۡدُ سٰحِرٍ

وَ لَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَیۡثُ اَتٰی (طٰہٰ - ۶۹)

اگر کوئی بیمار ایسا ہو جو بے ہوش ہو جاتا ہو تو پانی کا چلّو بھر کے اس آیت کو پڑھ کر دم کرکے منہ پر مارنے سے صحت ہوتی ہے اور جادو و جنات کا اثر دور ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ قُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ ہَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ۙ وَ اَعُوۡذُ بِکَ

رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ (المؤمنون ۹۷، ۹۸)

قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اَعُوۡذُ اور بِسۡمِ اللّٰہ کے بعد اس آیت کو پڑھنے سے ہر قسم کے شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر ۵۳)

اوپر کی آیات، استغفار پڑھنے سے پہلے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ ہود۔۴۱

کوئی بھی نیا کام شروع کرنا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر شروع کرے

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ المومنون ۲۹

کوئی بھی سفر میں یا سواری پر بیٹھے بیٹھے اس آیت کو پڑھے تو نہایت امن و امان سے اپنے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

حالتِ زچگی کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ

Marfat.com

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (الانشقاق ۱ تا ۵)

یہ سورت کسی عورت کے بچہ اڑا ہو یا حالتِ زچگی میں ہر تکلیف کے لئے پڑھنے سے اور تین مرتبہ پانی پر دم کر کے پلا لے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ایامِ بیض کی دعا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

زیادتیِ علم کی دعا

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ط (طٰہٰ ۔ ۱۱۴)

اس کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ علم عطا کرتا ہے۔

زبان کی لکنت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠ (طٰہٰ ۲۵ تا ۲۸)

اگر زبان میں لکنت ہو اس کو پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

نفاق، ریا وغیرہ سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَ لِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۔ (الفرقان: ۴۷)

دعائے طلبِ اولاد

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ (الانبیا۔ ۸۹)

منڈی یا بازار میں داخل ہونے کے لئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیت الخلا میں جاتے وقت کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلا سے نکلنے کے وقت کہے

غُفْرَانَکَ (البقرہ۔ ۲۸۵)

Marfat.com

قومی قوت کے لئے

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا۔

گناہوں کی بخشش اور عمل نامہ کو بھاری کرنے کیلئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

تزکیہ نفس کے لئے

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَأَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلٰهَا۔

گھر سے سفر کے لئے نکلتے وقت کہے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

سواری پر سوار ہونے کی دُعا

خواہ کسی قسم کی سواری ہو، سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہے۔ جب پوری طرح سوار ہو کر بیٹھ جائے تو یہ دُعا پڑھے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف-۱۳، ۱۴)

Marfat.com

قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ط یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ

اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

سخت مصیبت سے پناہ کی دُعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء۔۸۷)

فکروغم میں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ لا سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ لا

سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ لا سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ

سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاھُمْ عَدَدًا

سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا

Marfat.com

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ لا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا بڑا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا

اے اللہ تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں

عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اپنی

صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

بدکاریوں سے اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے

ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

گناہ میرے، پس تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

دُعائے امن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع ساتھ نام اللہ بخشنے والے مہربان کے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْنَا بِدُخُوْلِ الْقَبْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ

اے اللہ! کشادگی کر ہم کو ساتھ داخل ہونے قبر کے اور خاتمہ کر ہمارا ساتھ بھلائی کے

وَالظَّفْرِ وَاغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور کامیابی کے اور بخش دے ہم کو اور ہمارے والدین کو اور سب مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

اور مومن عورتوں کو ساتھ رحمت اپنی کے لئے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

اور درود بھیجے اللہ اوپر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور آل اس کی کے سب کے

عمل مجرّب و اکسیر

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ:۔ بھلا کون پہنچتا ہے بیکس کی پکار کو جب اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی۔

روزانہ بعد نمازِ عشاء پانچ سو مرتبہ پڑھیں چالیس دن تک یہی عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ ہر جائز مراد برآئے گی۔

وظیفہ کے شروع و آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

Marfat.com

نماز پڑھنے کا طریقہ

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ اُنگلی کا فاصلہ کرکے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہو اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے بشلاً نیّت کی میں نے آج کی نمازِ ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سُنّت کی، اللہ جل جلالہٗ کے واسطے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے ۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور اُنگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں اور نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں ۔ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین اُنگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر، اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثناء پڑھے ۔

ثناء :- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ -

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ فاتحہ :- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

Marfat.com

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۔ اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے اٰمِیۡنَ

سورۂ اخلاص :- قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے :-

تسبیح رکوع :- سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط

تسمیع :- سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ط

قومہ :- پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ ط

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور

Marfat.com

رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح :- سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

جلسہ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر، اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے ان کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ اسی طرح کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام :- تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ :- دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تشہد :- اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو

Marfat.com

تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدے کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے۔ لیکن اگر امام کے پیچھے مقتدی ہے تو مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ وہ خاموش کھڑا رہے گا پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دُعا:۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱)

اور چاہے رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔

سلام:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور اسی طرح امام بھی، دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لئے ہے ۔عورتوں کے لئے چند باتوں میں فرق ہے عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی ۔ قیام میں سینے پر ہاتھ رکھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی باندھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور اُنگلیاں کشادہ رکھے گی ۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی ۔سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی ۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سُرین پر بیٹھے گی اور اُنگلیاں ملا کر رکھے گی۔ باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے ۔

Marfat.com

نماز کے بعد کی دعائیں و اذکار

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ ط

ترجمہ:- اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو اوّل ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے۔

دعائے اوّل:- اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے پڑھنے سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔

ذکرِ دوم:- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

Marfat.com

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ذکر سوئم آیتہ الکرسی :۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (البقرہ۔ ۵۵)

اوقاتِ مکروہہ

۱۔ سورج نکلتے وقت ۲۔ غروب ہوتے وقت ۳۔ استوار[1] کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ ۴۔ طلوعِ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو سنت نمازِ فجر اور

---

[1] دوپہر کو جب سورج بالکل سر پر ہو (زوالِ آفتاب سے قبل کا وقت)

Marfat.com

عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں۔ ۵۔ امام کے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

تعدادِ رکعات

نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کُل رکعتیں
فجر		۲	۲			۴
ظہر		۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴		۴			۸
مغرب			۳	۲	۲	۷
عشاء	۴		۴	۲ ۳ وتر واجب	۴ ۲ وتروں سے پہلے بعد	۱۷
میزان	۸	٦	۱۷	۳-٦	۸	۴۸
جمعۃ المبارک		۴	۲ ۴ ظہر احتیاطی	۴ ۴ غیر مؤکدہ	۲	۱۸

نمازِ وتر

نماز وتر واجب ہے اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے

Marfat.com

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے: ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اگر دعائے قنوت پڑھنی بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدہ سہو کرلے۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، خیریت، سلامتی والا کردے اور (ہمیں) توفیق دے اس عمل کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط

Marfat.com

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا پاک ہے۔ عزت اور بزرگی اور ہیبت والا اور قدرت اور بڑائی اور دبدبے والا۔ پاک ہے بادشاہ (حقیقی)، زندہ جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا بہت ہی پاک ہے اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔

نمازِ قضائے حاجات

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

Marfat.com

دُعا

یہ دُعا امام محمد بن ادریس خوارزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے
اِس دُعا سے فرشتے کانپتے ہیں

اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ
یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یَا ذَا الْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَالْمُلْکِ الَّذِیْ
لَا یُضَامُ یَا مَنْ عَلٰی نُوْرِہٖ اَرْکَانُ عَرْشِہٖ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ
یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

فرماتے ہیں ایک مظلوم نے یہ دُعا پڑھی اسی وقت ایک کڑک کی آواز آسمان سے آئی اور ایک فرشتہ ہاتھ میں برچھا لیے ہوئے نازل ہوا۔ اس قزاق کو جو اس مظلوم کو قتل کرنا چاہتا تھا قتل کر دیا اور کہنے لگے زید جب تو نے پہلی بار خدا سے دُعا کی تو میں ساتویں آسمان پر تھا جبریل نے آواز دی کہ اس مظلوم کی مدد کو کون جاتا ہے میں نے کہا میں جاتا ہوں۔ پھر جب تو نے دُعا کی تو میں آسمانِ دنیا پر تھا پھر جب تو نے تیسری بار دُعا کی تو میں آن پہنچا۔ جو اس دُعا کو پڑھے گا اس کی دُعا قبول ہو گی۔

پھر جب زید حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھ کو اپنا اسمِ اعظم تلقین کیا جس کے ساتھ جو دُعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔

Marfat.com

کلماتِ خیر و برکت

کوئی کام شروع کرو تو کہو	بِسْمِ اللّٰہِ	شروع اللہ کے نام سے
چھینک آئے تو کہو	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	شکر اللہ کے لیے ہے
خدا کے نام پر دو تو کہو	فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ	اللہ تعالیٰ کی راہ میں
کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو کہو	اِنْ شَآءَ اللّٰہُ	اگر اللہ نے چاہا
کوئی اچھی خبر سنو تو کہو	سُبْحَانَ اللّٰہِ	اللہ تعالیٰ پاک ہے
کسی کو تکلیف ہو تو کہو	یَا اَللّٰہُ	اے میرے اللہ
کسی کی تعریف کرنا ہو تو کہو	مَا شَآءَ اللّٰہُ	جو اللہ نے چاہا
سو کر اٹھو تو کہو	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ کے سوا کوئی نہیں
شکریہ ادا کرنا ہو تو کہو	جَزَاکَ اللّٰہُ	اللہ تمہیں بدلہ دے
کسی کو رخصت کرو تو کہو	فِی اَمَانِ اللّٰہِ	اللہ کی حفاظت میں
جب خوشگواری ہو تو کہو	فَتَبَارَکَ اللّٰہُ	اللہ تعالیٰ برکت والا ہے
جب ناگواری ہو تو کہو	نَعُوْذُ بِاللّٰہِ	اللہ تعالیٰ کی پناہ درکار ہے
غلط کام پر افسوس کرنا ہے تو کہو	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	اللہ سے معافی چاہتا ہوں
جب مدد درکار ہو تو کہو	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	اے اللہ تعالیٰ کے رسول
موت کی خبر سنو تو کہو	اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔	ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے

Marfat.com

اللہ جل شانہٗ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۱۔ حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرلیتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔"

۲۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں ؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے۔ اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدانِ جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں ؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ضرور بتلائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے ؟"

۳۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "کوئی صدقہ (عملِ خیر) اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔"

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ

Marfat.com

کسی جماعت کو اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں آخر حدیث تک۔

۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" اور "مردے" کی سی مثال ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتلایا "جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکون و اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنیوالوں کا تذکرہ کرتا ہے جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں۔"

۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ایک صحابی نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں" (اور برابر کرتا رہوں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری زبان برابر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیئے۔

۸۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ:۔

ایک صحابی (معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔"

Marfat.com

۹۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے:

انہی صحابی (معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مقدور بھر اللہ تعالیٰ کے تقویٰ (خوف و خشیت) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی برا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سر نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ:

۱۰۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو:

۱۱۔ اسی روایت میں آیا ہے کہ

صحابہ نے عرض کیا:۔ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) نہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد، بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے (آخری جملہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔"

۱۲۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ:۔

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ ان کو (برابر) تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اُس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔

۱۳۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو) صحابہ نے عرض کیا

Marfat.com

بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ذکر کے حلقے" لبے جمے۔

۱۴۔ ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ :۔

" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ، آج تمام محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت واحترام) کے لائق کون لوگ ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ عزت اور احترام کے لائق کون لوگ ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد کرنے والے ذاکرین) ہیں "

۱۵۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

" ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھریاں ہوتی ہیں ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان پس جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں معروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے "۔

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

" جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک "حج" اور ایک "عمرہ" کی مانند اجر ملے گا۔ پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا پورے حج اور عمرہ کا ثواب۔

۱۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

"(ذکر اللہ سے غافل لوگوں) کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدانِ جنگ سے بھاگنے والوں) کی جماعت میں ثابت قدم رہا۔

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے منتشر ہوئی تو

Marfat.com

یُوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش پر جمع ہوئے تھے اور اُسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی۔"

۱۹۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

"جو شخص بھی کسی راستہ پر کسی کام کے لیے ، چلا اور اس (اثناء) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی۔

۲۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

"ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو تو جب (جواب میں) کہتا ہے "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو) مبارکباد دیتا ہے آخر حدیث تک

۲۱۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

"اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، ہلال اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور ہر موقع کے مناسب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے۔ بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا (کاش اس ساعت میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

۲۳۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ :۔

"تم اتنی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔"

Marfat.com

۲۴۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ)
تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)
کی تعداد کا خیال رکھیں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں۔ فرمایا اس لیے کہ قیامت کے دن
ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور (انہیں قوتِ گویائی دے کر) بلوایا جائے گا (اور
وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس و تہلیل کی تھی۔

۲۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :-

"رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا : تم تسبیح (سُبْحَانَ
اللّٰہِ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)
کو اپنے اوپر لازم کر لو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فراموش
(محروم) کر دی جاؤ"

۲۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے"

۲۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ
تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرتِ
اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کر دوں اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں
جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ مجھے اس سے
زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسماعیل علیہ السلام کے) آزاد کروں"

۲۸۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :-

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں"

اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ان کے گناہوں کے بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

۲۹۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لئے اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن نہایت تیز رفتاری سے نکلا ہو اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزیں ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ اپنے دشمن شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔"

۳۰۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی سونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

۳۱۔ ایک اور حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رہتی ہیں وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔"

Marfat.com

اسمِ اعظم اور دُعا کی قبولیّت میں اس کے اثر کا بیان

۱۔ ایک حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ :۔

" اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم جس کے ساتھ جو بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ جو بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں ہے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (انبیاء رکوع ۶)

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگا جائے (ضرور) دیتا ہے اور جو بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ (ضرور) قبول کرتا ہے یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

الٰہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے تو اکیلا ہے۔ بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کے کوئی برابر کا (ہمسر) ہے۔

بعض روایتوں میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

Marfat.com

اَلَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو اللہ ہے۔ اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ نہ کوئی اس کا ہمسر ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

۳۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا نام جس سے جب بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتے ہیں اور جو بھی مانگا جائے ضرور دیتے ہیں، یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تیری ہی سب تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (تو) بہت بڑا مہربان ہے۔ بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے۔ اے (عظمت و) جلال اور (انعام و) احسان کے مالک۔

اور بعض روایتوں میں (بجائے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے)

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے) بھی اس کے آخر میں آیا ہے۔

۴۔ (۱) وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (بقرہ۔ رکوع ۱۹)

اور تمہارا معبود تو وہی یگانہ معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا

Marfat.com

اور بہت ہی مہربان ہے۔

(۲) الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آل عمران رکوع ۱)

الف، لام، میم، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔

۱۔ سورۃ بقرہ ۲۔ سورۃ آل عمران ۳۔ سورۃ طٰہٰ

۶۔ قاسم (بن عبدالرحمن) نے کہا ہے:۔ میں نے (اس حدیث کے تحت) اس کو تلاش کیا تو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو اسم اعظم پایا۔

۷۔ امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

میرے نزدیک اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے تاکہ (سب) حدیثیں موافق و مطابق ہو جائیں اور اس لئے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعاء کی حدیث جو یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے وہ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

نیز فرماتے ہیں:۔

یہ قاسم، عبدالرحمن کے بیٹے شام کے رہنے والے تابعی ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قابل اعتماد شاگرد ہیں ______

(صفحہ ۱۹۲ کا بقیہ)

اور ایک درود شریف کثیر الثواب یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

ترجمہ:۔ خدا اور فرشتے اور پیغمبروں نبیوں، رسولوں اور پوری مخلوق کی طرف سے درود اور رحمت اتارے ہمارے سردار پر جن کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کی اُمّت پر اور سب پر درود و سلام و رحمت و برکت نازل ہو۔

فائدہ:۔ جو شخص جمعہ کے دن ایک سَو مرتبہ اور روزانہ تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کی گنتی کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت کے ساتھ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریں گے۔

فضائلِ درود شریف

حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میزان میں نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھے گا اتنا ثواب پائے گا کہ اگر ہزار فرشتے ستر دن تک یا ستر فرشتے ہزار دن تک اس کے ثواب کو لکھیں تو نہ لکھ سکیں گے۔ وہ یہ ہے:۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۔ باقی صفحہ ۱۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

برائے

ایصال ثواب

شیخ [illegible] مرحوم

شیخ [illegible] حسین مرحوم

شیخ [illegible] مرحوم

شیخ اقبال حسین مرحوم

شیخ الطاف حسین مرحوم

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں وہ مرحومین کے لئے ایصال

ثواب اور دعائے خیر کریں۔ شکریہ

مبلغ [illegible] روپے نقد بھیج کر کتاب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

محمد ذیشان پائپ سٹور

رحمان گلی نمبر ۷ نشتر روڈ لاہور ۔ ۵۴۰۰۰

فون :۔ 7651358 - 7651362 - 356996

Marfat.com

ماں دی عظمت

مانواں لکھ جہان وچہ بنن بھاویں
جس وچہ چین قرار سکون مِل دا
جس نوں تکناں بندگی رب دی اے
بچہ جدوں رووے ماں ماں کردا
پہنچی سد جاں حشر میدان اندر
رب نے ماں دیاں عزتاں عظمتاں دا

اے پر اپنی ماں جہی ماں ایں نئیں
ماں دی گود ورگی کوئی تھاں، ایں نئیں
اودھرے پیار جہی گوہڑی کوئی چھاں ایں نئیں
بناں ماں دے اوہ لبھدا ناں ایں نئیں
ناں نواں مانواں دے ناں تے بولنا ایں
عُقدہ حشر میدان وچہ کھولنا ایں

روہڑن واسطے موسیٰ کلیم علیہ السلام تائیں
ڈھاواں مار دی پئی چیخ دیپکار کردی
جدوں ماں دی مامتا جوش مارے
حد ماں دے صبر دی دیکھ ڈٹھی
دُدھ دائیاں دے ہو گئے حرام اُس تے
خوف کریں پیا جاندنہ رائی رجناں

جدوں ماں دریا تے آوندی اے
رو رو کے نیر وگاوندی اے
چُم چُم کے سینے لگاوندی اے
فوراً رب دلوں وچ آوندی اے
دُدھ تیرا ای پیوے گا لال تیرا
تیری گود وچہ کھیڈے گا بال تیرا

ہر اِک بچے نوں ماں دیاں خدمتاں دا
پیسے خرچ کے دی ماں دی مامتا دا
مِل دا ہور اوہ کِسے دی جھولی چوں نئیں
پُرسکون اِک ماں دی گود وچوں
دِل نوں عجب اے کیف سرور آوندا
جدوں کِسے نوں کوئی تکلیف آوندی

بدلہ رب کولوں شان دار مِل دا
سودا کدی نئیں کِسے بازار مِل دا
جیہڑا ماں دی گود وچوں پیار مِل دا
بچے تائیں حقیقی قرار مِل دا
جدوں منہ وچوں ماں دا ناں نکلے
ذرا منہ وچوں ہائے ماں نکلے

کِناں ماں دی عظمت دا خیال رب نوں
قسم رب دی ماں دے وِچہ قدماں
دیکھو پاک قرآن دے وِچہ تھاں تھاں
جنت ماں دیاں قدماں دے ہیٹھ رکھ کے
خدمت ماں دی یوسفے کر کر کے
ہو جاوے گی عظمت بلند تیری

کِنی ماں دی شان ودھائی رب نے
رکھ دِتی اے ساری خدائی رب نے
ماں دی شان دی دِتی دہائی رب نے
شان کر دِتی ہور سوائی رب نے
ماں کولوں دعاواں توں لے ہر دم
چُم دا ماں دے پیراں نوں رہے ہر دم

Marfat.com

ماں دی عظمت

مانواں لکھ جہان وچہ بنن بھاویں
جس وچہ چین قرار سکون مِل دا
جس نوں تکناں بندگی رب دی اے
بچہ جدوں رووے ماں ماں کردا
پہنچی سد جاں حشر میدان اندر
رب نے ماں دیاں عزتاں عظمتاں دا

اے پر اپنی ماں جہی ماں ایں نئیں
ماں دی گود ورگی کوئی تھاں، ایں نئیں
اُوہدے پیار جہی گوہڑی کوئی چھاں ایں نئیں
بناں ماں دے اُوہ لبندا ناں ایں نئیں
نانواں مانواں دے ناں تے بولناایں
عُقدہ حشر میدان وچہ کھولناایں

روہڑن واسطے موسیٰ کلیم علیہ السلام تائیں
ڈھاواں مار دی ہے چیخ پُکار کردی
جدوں ماں دی مامتا جوش مارے
جد ماں دے صبر دی ویکھ ٹُٹّدی
دُدھ دائیاں دے ہو گئے حرام اُس تے
خوف کریں پو جاندہ رائی رجناں

جدوں ماں دریا تے آوندی اے
رو رو کے نیر وگاوندی اے
چُم چُم کے سینے لگاوندی اے
فوراً رب دلوں وچ آوندی اے
دُدھ تیرا ای پیوے گا لال تیرا
تیری گود وچہ کھیڈے گا بال تیرا

ہر اِک بچے نوں ماں دیاں خدمتاں دا
پیسے خرچ کے وی ماں دی مامتا دا
مِل دا ہور اُوہ کسے دی جھولی چوں نئیں
پُرسکون اِک ماں دی گود وچوں
دِل نوں عجب اے کیف سرور آوندا
جدوی کسے نوں کوئی تکلیف آوندی

بدلہ رب کولوں شان دار مِل دا
سودا کدی نئیں کسے بازار مِل دا
جیہڑا ماں دی گود چوں پیار مِل دا
بچے تائیں حقیقی قرار مِل دا
جدوں منہ وچوں ماں دا ناں نکلے
فوراً منہ وچوں ہائے ماں نکلے

کِنّاں ماں دی عظمت دا خیال رب نوں
قسم رب دی ماں دے وچہ قدماں
دیکھو پاک قرآن دے وچہ تھاں تھاں
جنت ماں دیاں قدماں دے ہیٹھ رکھ کے
خدمت ماں دی یوسفے کر کر کے
ہو جاوے گی عظمت بلند تیری

کِنّی ماں دی شان ودھائی رب نے
رکھ دِتی اے ساری خدائی رب نے
ماں دی شان دی دِتی دہائی رب نے
شان کر دِتی ہور سوائی رب نے
ماں کولوں دُعاواں توں لے ہر دم
چُم دا ماں دے پیراں نوں رے ہر دم

Marfat.com